اَلدُّرَرُ المُنْتَشِرَہ فِی الاَحَادِیثِ المُشْتَهِرَہ

بکھرے موتی

تصنیف:

علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ

مترجم:

علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی

ناشر
اکبر بک سیلرز
زبیدہ سنٹر ۴۰ اردو بازار لاہور
Ph: 37352022

نام کتاب	....	الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتہرہ (بکھرے موتی)
مؤلف	....	علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ
مترجم	....	علامہ مفتی غلام معین الدین نعیمی علیہ الرحمۃ
تصحیح جدید	....	محمد شکیل مصطفیٰ اعوان صابری چشتی
صفحات	....	128
تعداد	....	600
کمپوزنگ	....	فیصل رشید
اشاعت	....	جون 2016ء
ناشر	....	محمد اکبر قادری
قیمت	....	-/130 روپے

فہرست

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ تعظیمًا بشانہ والصلوٰۃ والسلام علٰی سیّدنا

وآلہٖ واصحابہٖ وانصارہ واعوانہ وبعد

یہ امر انتہائی اہم وضروری ہے کہ ان احادیث کا حال بیان کیا جائے جو عام لوگوں میں مشہور ہیں اور جنہیں فقہاء کرام علم حدیث سے ناواقف لوگوں پر واضح کرتے رہتے ہیں اور جو اس سلسلہ میں اعتراضات وجوابات دیئے جاتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ شیخ امام بدرالدین زرکشی رحمۃ اللہ علیہ نے اس اہم موضوع پر ایک مجموعہ لطیف بھی تالیف فرمایا ہے اس کی موجودگی میں کسی مزید تالیف وتنقیح اور کمی وزیادتی کی ضرورت بھی نہیں ہے۔ مگر میں نے بغرض افادہ اسی کتاب سے خلاصہ لے کر بہت سے ضروری فوائد اور جو ان پر اعتراضات وارد ہوتے تھے ان پر تنبیہات اضافہ کر کے یہ رسالہ مرتب کیا ہے اور اپنی طرف سے بات کو میں نے اول ''قلت'' اور آخر میں ''انتہیٰ'' لکھ کر ممتاز کر دیا ہے اور اسے حروف معجمہ یعنی حرف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر دیا ہے تاکہ وضاحت وبیان میں زیادہ آسان ہو جائے اور اس مجموعہ تالیف کا نام '' الدرر المنتشرہ فی الاحادیث المشتھرہ '' رکھ دیا ہے۔ اب اللہ تعالیٰ سے استدعا کرتا ہوں کہ اسے قبول فرمائے اور اپنے فضل واحسان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت مسلمہ میں قابل ذکر بنائے۔ آمین

حرف ہمزہ (الف)

حدیث ۱- ابغض الحلال الی اللہ الطلاق: اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال چیزوں میں طلاق ہے۔

اس حدیث کو ابوداؤد و ابن ماجہ نے بروایت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا اور حاکم نے ان لفظوں سے نقل کیا:

ما احل اللہ شیئا ابغض الیہ من الطلاق: اللہ تعالیٰ نے اپنے نزدیک طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ ومبغوض چیز اور کوئی حلال نہ فرمائی۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ دیلمی کے نزدیک معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے حدیث کے یہ الفاظ ہیں۔

ان اللہ یبغض الطلاق ویحب العتاق: اللہ تعالیٰ طلاق کو ناپسند فرماتا ہے اور غلاموں کی آزادی کو محبوب رکھتا ہے اور دیلمی ہی کے نزدیک دوسری سند سے جو مقاتل بن سلیمان از عمرو ابن شعیب عن ابیہ عن جدہ مرفوعا مروی ہے یہ ہے:

ما احل اللہ حلالا احب الیہ من النکاح ولا احل حلالا اکرہ الیہ من الطلاق: نکاح سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور کوئی چیز زیادہ پیاری حلال نہیں اور طلاق سے بڑھ کر اس کے نزدیک کوئی چیز زیادہ مکروہ وناپسند نہیں۔ اور تاریخ ابن عساکر میں بطریق جعفر بن محمد از شجاع بن اشرس از ربیع بن بدر از ایوب از ابی قلابہ از ابن عباس مرفوعا حدیث یہ ہے۔

ما من شیء مما احل اللہ اکرہ عندہ من الطلاق: اللہ تعالیٰ نے جتنی

چیزیں حلال فرمائی ہیں' ان میں سب سے ناپسندیدہ حلال چیز اس کے نزدیک طلاق ہے۔انتہیٰ۔

حدیث۲- اتقوا النار ولو بشق تمر : آگ سے بچو اگرچہ وہ کھجور کی گٹھلی کے برابر ہو۔(امام احمد از عائشہ رضی اللہ عنہما)

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں یہ حدیث بخاری و مسلم میں عدی بن اتم سے مروی ہے' اور انہی میں حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے اور جب کوئی حدیث بخاری و مسلم میں یا صحاح ستہ کی کسی کتاب میں آجاتی ہے تو ان کے بعد کسی اور حوالہ کی حاجت نہیں ہوتی۔انتہیٰ۔

حدیث۳- اتقوا فراست المؤمن فانه ینظر بنور الله : مومن کی فراست سے ڈرو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔طبرانی از حدیث ابی امامہ۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں: اس حدیث کو ترمذی نے سیّدنا ابوسعید سے ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سیّدنا ابن عمر اور ثوبان سے اس اضافہ کے ساتھ نقل فرمایا کہ وینطق بتوفیق الله اور وہ توفیق الٰہی سے بولتا ہے۔انتہیٰ۔

حدیث۴-احترسوا من الناس بسوء الظن :لوگوں کے ساتھ برے گمان سے بچو۔

امام بیہقی نے مطرف بن عبداللہ کے کلام سے نقل فرما کر کہا اس حدیث کے مثل سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً ہے۔

قلت- علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے اوسط میں نقل کیا اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں بطریق محمود بن محمد ابن الفضل رافعی از احمد بن ابی غانم رافعی از فریابی از اوزاعی از حسان ابن عطیہ از طاؤس از ابن عباس رضی اللہ عنہما' مرفوعاً یہ نقل کیا۔

من حسن ظنه بالناس کثرت ندامته :جس نے لوگوں کے ساتھ بہت زیادہ

گمان اچھا رکھا' اس کی ندامت زیادہ ہوئی۔ انتہیٰ۔

اور وہ حدیث جسے تقلہ ابن عدی نے ابی الدرداء کی حدیث سے مرفوعاً بیان کیا اور اس کے اول میں وجدت الناس ہے تو اس کی سند ضعیف ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں اس حدیث کو بھی طبرانی اور ابونعیم نے انہیں سے روایت کیا ہے۔ انتہیٰ۔

حدیث ۵-اختلاف امتی رحمت: میری امت کا اختلاف رحمت ہے۔

اس حدیث کو شیخ نصر مقدسی نے کتاب الحجہ میں مرفوعاً اور بیہقی نے "مدخل" میں از قاسم بن محمد ان کے قول سے (مرسلاً) اور حضرت عمر بن عبدالعزیز سے مروی ہے۔ انہوں نے فرمایا: ماسرنی لوان اصحاب محمد لم یختلفوا لانهم لو لم یختلفوا لم تکن رخصت۔ یعنی اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں اختلاف رائے نہ ہوتا تو مجھے خوشی نہ ہوتی اس لئے کہ اگر اختلاف نہ ہوتا تو رخصت معلوم نہ ہوتی۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ بات دلالت کرتی ہے کہ اس اختلاف سے ان کی مراد احکام میں مختلف رائے ہونا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ ان کے اختلاف سے مراد حرف اور اسلوب کلام (صنائع) میں مختلف ہونا ہے اسے ایک جماعت نے ذکر کیا اور مسند فردوسی میں بطریق جویبر از ضحاک از ابن عباس رضی اللہ عنہم مرفوعاً ہے کہ اختلاف اصحابی رحمة لکم: میرے صحابہ کا اختلاف تمہارے لئے رحمت ہے۔

ابن سعد "الطبقات" میں فرماتے ہیں یہ حدیث بروایت قیصر ابن عقیل از افلح بن حمید از قاسم بن محمد (مرسلاً) پہنچی، فرمایا:

اختلاف اصحاب محمد رحمة للناس: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا اختلاف لوگوں کے لئے رحمت ہے۔ انتہیٰ۔

حدیث ۶-اخروهن من حیث اخرهن الله: عورتوں کو پیچھے رکھو جس طرح اللہ نے ان کو پیچھے رکھا ہے۔

اسے عبدالرزاق نے اپنی کتاب میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعاً نقل فرمایا:

حدیث ۷- ادبنی ربی فاحسن تادیبی: میرے رب نے مجھے سکھایا اور خوب اچھا مجھے سکھایا:

اس حدیث کو ابو سعید ابن سمعانی نے ''ادب الاملاء'' میں بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور عسکری نے ''الامثال'' میں نقل کیا اور ابن جوزی نے ''الاحادیث الواھیم'' میں بروایت علی نقل کر کے کہا یہ صحیح نہیں حالانکہ اس کی تصحیح ابوالفضل بن ناصر نے فرمائی ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے بروایت محمد بن عبدالرحمٰن زھری از ابیہ از جدہ نقل کیا کہ:

ان ابابکر قال یارسول اللہ لقد طفت فی العرب وسمعت فصحاء منک فمن ادبک قال ادبنی ربی ونشات فی بنی سعد: سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے عرب کی سیر کی ہے اور فصحاء عرب کا کلام سنا ہے' آپ کو کس نے سکھایا ہے؟ فرمایا مجھے میرے رب نے سکھایا ہے اور میں نے قبیلہ بنی سعد میں پرورش پائی ہے۔ انتہیٰ۔

حدیث ۸- اذا اتاکم کریم قوم فاکرموہ: جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز شخص آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

اس حدیث کو ابن ماجہ نے حدیث ابن عمر سے اور بزار نے حدیث جریر اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم سے بیان کیا۔

حدیث ۹- اذا اراداللہ انفاذ قضائہ وقدرہ سلب ذوی العقول عقولھم حتی ینفذ فیھم: اللہ تعالیٰ جب اپنی قضاء وقدر کو جاری کرنا چاہتا ہے تو عقلمندوں کی عقلوں کو سلب کر لیتا ہے یہاں تک کہ ان میں اپنی قضاء وقدر جاری فرما دیتا ہے۔

اسے دیلمی اور خطیب نے حدیث ابن عباس سے بسند ضعیف روایت کیا۔

حدیث ۱۰- اذا حدث الرجل بحدیث ثم التفت فھی امانۃ: جب کوئی

شخص کوئی بات کرے۔ پھر وہ متوجہ ہو جائے (دوسری طرف) تو وہ بات امانت ہے۔

اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے بیان کیا اور اسے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کو حسن کہا۔

حدیث۱۱-اذا کتبت کتابا فتربه فانه انجح للحاجة والتراب تبارك : جب تم کوئی تحریر لکھو تو اس پر مٹی چھڑک دو۔ کیونکہ وہ خوب خشک کرتی ہے اور مٹی برکت والی بھی ہے۔

امام احمد رضی اللہ عنہ نے اسے ''منکر'' کہا اور یہی حدیث ترمذی میں جابر کی حدیث سے ان لفظوں کے ساتھ ہے اور اسے ''منکر'' کہا۔

اتربوا الکتاب فان التراب مبارك: تحریر پر مٹی چھڑک دو کیونکہ مٹی برکت والی بھی ہے۔

قلت-علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے جسے دیلمی اور ابن عدی نے روایت کی اور یزید بن حجاج کی حدیث سے بھی ہے جسے ابن منیع نے اپنی مسند میں نقل کیا اور ابونعیم نے ان لفظوں سے کہ فانه انجح للحاجة یعنی یہ ضرورت کو خوب پوری کرتا ہے' اور ابوالدرداء کی حدیث سے بھی ہے جسے طبرانی نے ''اوسط'' میں ان لفظوں سے نقل کیا ہے۔

اذا کتب احدکم بلیترب فهو انجح: تم میں سے کوئی جب تحریر کرے تو اسے مٹی سے خشک کرو' کیونکہ وہ خوب خشک کرتی ہے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بھی ہے جسے ابن عدی نے نقل کیا۔ ان سب کی سندیں ضعیف ہیں۔ انتہی۔

حدیث۱۲-اربع لا تشبع من اربع ارض من مطر وانثی من ذکر وعین من نظر وعالم من علم : چار چیزیں' چار چیزوں سے کبھی سیر نہیں ہوتیں' زمین' بارش سے' عورت مرد سے' آنکھ دیکھنے سے' عالم علم سے۔

اسے حاکم نے ''تاریخ'' میں سیدنا ابوہریرہ کی حدیث سے اور ابن عدی نے سیدتنا

مثل مرسلاً روایت کی اور اسے ابن مندہ نے دوسری سند سے سعید بن معاویہ قشیری جو کہ بہز کے دادا ہیں سے روایت کی۔ ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اس کی سندیں مضطرب ہیں۔

اور دیلمی کی حدیث جو کہ عبداللہ بن مغفل سے ہے: **الرجیل رغبا** ''یعنی جما کر قدم رکھو'' مروی ہے۔

حدیث ۱۶- **استعینوا علی قیام اللیل بقیلولة النهار وعلی صیام النهار باکل السحور**: رات میں نماز کے قیام کے لئے دوپہر کو آرام کرنے سے اور دن میں روزہ رکھنے پر سحری کھانے سے مدد لیا کرو۔

اسے بزار نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث سے بیان کیا اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بیان کیا کہ

ثلث من الحاقهن الحاق الصوم من اکل قبل ان یشرب وتسحر وقال یعنی نام بانهار: تین چیزیں ہیں جو طاقت پہنچاتی ہیں' روزے کو طاقت پہنچانا پانی پینے سے پہلے کھانا کھانے اور سحری کھانے اور دن میں سونے سے ہے۔

حدیث ۱۷- **استعینوا علی انجاح حوائجکم بالکتمان فان کل ذی نعمة محسود**: چھپا کر اپنی ضرورتوں کو پورا کرنے سے مدد لو' کیونکہ ہر نعمت والے پر حسد کیا جاتا ہے۔

اسے امام بیہقی نے شعب الایمان میں اور طبرانی نے ''الاوسط'' از حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

حدیث ۱۸- **اشتدی ازمت تنفرجی**: (گھوڑے کی) لگام کھینچے رہو تا کہ خوب دوڑے۔

اسے دیلمی نے از حدیث علی رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

حدیث ۱۹- **اشفعوا توجروا**: سفارش کرو اجر پاؤ گے۔

اسے بخاری و مسلم نے ابوموسیٰ کی حدیث سے اور نسائی نے معاویہ کی حدیث سے

عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث نقل کر کے اسے منکر کہا۔

حدیث ۱۳- **ارحموا ثلاثة عزيز قوم ذل رغني اقتقر عالم بين جهال :** تین شخصوں پر مہربانی کرو، قوم کا سردار ماتحتوں پر، مالدار غریبوں پر، عالم جاہلوں پر۔

اسے سلیمانی نے ''الضعفاء'' میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے ضعیف قرار دیا۔

اور ابن جوزی کہتے ہیں فضیل بن عیاض کے کلام کا حصہ (یعنی مرسلاً) سمجھ میں آتا ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اسے ابن حبان نے اپنی ''تاریخ'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیلمی نے سیّدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راہی سندوں سے نقل کیا ہے۔

حدیث ۱۴- **الاروح جنود تحبذه فما تعارف سنها ائتلف وما تناكر منها اختلف :** روحوں کی پہرہ بندیاں ہیں پس وہ جنہیں پہچانتی ہیں ان سے الفت کرتی ہیں اور جنہیں نہیں پہچانتی ان سے الگ رہتی ہیں۔

شیخین نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۵- **استاكوا عرضا وادهنوا انمبا واكتحلوا وتراً** ۔ چوڑائی میں مسواک کرو، تر کر کے تیل ملو اور طاق سرمہ لگاؤ۔

ابن صلاح فرماتے ہیں میں نے اس کی سند تلاش کی میں نے اس کی اصل نہ پائی اور نہ اس کا ذکر کتب حدیث میں پایا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں اسی معنی میں وہ روایت ہے جسے ابوداؤد نے مراسیل میں عطاء بن رباح سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اذا شربتم فاشربوا مصاواذا استكتم فاستاكوا عرضا : جب پانی پیو تو چسکی سے پیو اور جب مسواک کرو عرض میں کرو۔

اور بغوی نے ''الصحابہ'' میں بروایت سعید بن مسیب از بہز یعنی ابن حکیم سے اس کی

روایت کیا۔

حدیث۲۰-اصل کل داء البردۃ: ہر مرض کی جڑ ٹھنڈک ہے۔

اسے دارقطنی نے "العلل" میں انس رضی اللہ عنہ کی حدیث روایت کر کے اسے ضعیف بتایا اور کہا کہ حسن کے لفظوں کی حدیث درستی کے زیادہ مشابہ ہے۔

حدیث۲۱-اعطی یوسف شطر الحسن: یوسف علیہ السلام کو نصف حسن دیا گیا۔

اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی تصنیف میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ان مختصر لفظوں سے بیان کیا حالانکہ صحیح بخاری میں معراج کی حدیث کے ضمن میں مذکور ہے۔

حدیث۲۲-وعقلھا وتوکل: خوب سوچو اور بھروسہ کرو۔

اسے ترمذی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اور ابن حبان نے عمرو بن امیہ ضمیری کی حدیث سے نقل کیا۔

حدیث۲۳-الاعمال بالخواتیم: عملوں کا مدار انجام کے ساتھ ہے۔

اسے امام بخاری نے سہل بن سعد سے اثناء حدیث میں بیان کیا اور ابن حبان نے معاویہ سے مختصراً بیان کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اور ابن عدی نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے مختصراً روایت کیا کہ

انما الاعمال بالخواتیم: بلاشبہ اعمال کا مدار خاتموں کے ساتھ ہے۔

اور طبرانی نے حدیث علی سے ان لفظوں کے ساتھ الاعمال بخواتمھا (اعمال کا مدار اس کے انجام کے ساتھ ہے) تین مرتبہ بیان کیا اور بزار نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ان لفظوں سے کہ العمل بخواتمہ (یعنی اس کے انجام کے ساتھ ہے) تین مرتبہ بیان کیا۔انتہی۔

حدیث۲۴-افضل العبادۃ آخرھا لایعرف: افضل عبادت اس کا آخر ہے اسے کوئی نہیں جانتا۔

حدیث۲۵-افضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر :افضل جہاد ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنا ہے۔

اسے بیہقی نے ''الشعب'' میں ابی امامہ کی حدیث سے نرم سند کے ساتھ بیان کیا۔ ان کے نزدیک اس کا ثبوت ہے کہ طارق بن شہاب ''مرسل'' سے ہے۔

قلت: میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی کے نزدیک ابوسعید کی حدیث سے ہے۔

حدیث۲۶-اكثر اهل الجنة البله: کم عقل لوگ زیادہ جنتی ہوں گے۔

اسے بزار نے بروایت انس بیان کیا۔

حدیث۲۷-اكرموا الخبز روٹی کی عزت کرو۔اسے ابوالقاسم بغوی نے ''معجم الصحابہ'' میں بروایت عبداللہ بن زید مرفوعاً بیان کیا اور ابن قتیبہ نے ''الغریب'' میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما۔

حدیث۲۸-اكرموا حملة القرآن فمن اكرمهم فقد اكرمني ومن اكرمني فقد اكرم الله: حاملین قرآن کی عزت کرو لہٰذا جوان کی عزت کرتا ہے بلاشبہ وہ میری عزت کرتا ہے اور جو میری عزت کرتا ہے یقیناً وہ اللہ کی عزت کرتا ہے۔

اسے دیلمی نے ''الابانة'' میں بروایت عبداللہ بن عمر بیان کر کے کہا کہ یہ حدیث بہت غریب ہے۔

حدیث۲۹-اللهم انك اخرجتني من احب البقاع الي فاسكني في احب البلاد اليك: اے خدا تو نے مجھے میرے نزدیک سب سے محبوب حصہ زمین سے نکالا اب مجھے تو اپنے نزدیک سب سے محبوب شہر میں سکونت فرما۔

اسے حاکم نے اپنی ''مستدرک'' میں بیان کیا اور ابن عبدالبر کہتے ہیں کہ اس کے منکر وضعی ہونے میں اہل علم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

حدیث۳۰- اللهم بارك لامتي في بكورها :اے خدا میری امت کو اس کی

صبحوں میں برکت دے۔

یہ حدیث ''سحر الغامدی'' کی چوتھی حدیث ہے۔

حدیث ۳۱- **اللھم اعز الاسلام باحد ھذین الرجلین الیك** : اے خدا ان دو شخصوں میں سے کسی ایک سے اپنی طرف سے اسلام کو عزت دے۔

امام ترمذی نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کر کے اسے حسن ''صحیح'' کہا اور حاکم نے بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کیا کہ:

اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب خاصة : اے خدا! خاص عمر بن خطاب کے ذریعے اسلام کو عزت دے۔

اور کہا کہ برشرط علی' یہ صحیح ہے' اور ابوبکر تاریخی نے عکرمہ سے ذکر کیا کہ ان سے حدیث **اللھم ایدالاسلام** (اے خدا اسلام کی تائید کر) کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا معاذ اللہ' اسلام اس سے زیادہ معزز ہے۔ لیکن یوں کہا: ''**اللھم اعز عمر بالدین او اباجھل**۔ (اے خدا! عمر کو یا ابوجہل کو دین سے عزت دے)

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ نیز ابن عمر کے لفظ کے ساتھ خود سیّدنا عمر کی حدیث سے وارد ہے جسے بیہقی نے ''الدلائل'' میں روایت کیا اور بروایت انس مروی ہے جسے بیہقی نے نقل کیا اور بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما مروی ہے جسے حاکم نے نقل کیا اور بروایت ربیعہ سعدی منقول ہے جسے امام بغوی نے اپنی ''معجم'' میں ذکر کیا اور بروایت ابن عباس وخباب مروی ان دونوں سے ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بیان کیا۔

اور بروایت عثمان بن ارقم مروی اور مرسلاً سعید بن میتب اور مرسلاً زھری سے مروی' ان دونوں سے ابن سعد نے ''الطبقات'' میں ذکر کیا۔

اور سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے لفظ سے مروی جسے حاکم نے نقل کیا اور ابن عمر سے مروی جسے ابن سعد نے اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی جسے طبرانی نے ''اوسط'' میں اور ابن مسعود سے مروی جسے ابن عساکر نے اور ثوبان سے مروی جسے

طبرانی نے اور مرسلاً حسن سے مروی جسے ابن سعد نے بیان کیا ہے۔ ابن عساکر دونوں حدیثوں کے لفظوں کے درمیان جمع کرنے میں فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلے پہلی دعا فرمائی پھر جب آپ کو وحی فرمائی گئی کہ ابوجہل ہرگز ایمان نہ لائے گا تو آپ نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اپنی دعا میں خاص فرمایا' تو اس میں یہی جواب درست ہے بلاشبہ آج تک ہر زبان پر "احب العمرین" (دونوں عمر کو پسند کرنے) کے لفظ مشہور ہیں مگر بسیار جستجو و تلاش کے سند حدیث میں کچھ اصلیت نہیں ہے۔ انتہیٰ۔

حدیث۳۲- امرت ان احکم مابظاهر والله یتولی السرائر: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ظاہر پر فیصلہ کروں اور اللہ ہی دلوں کے حالات کا مالک ہے۔

میں ان لفظوں کی سند سے واقف نہیں۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ یہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے جو کہ "الرسالہ" میں ہے اور حافظ عماد الدین بن کثیر "تخریج احادیث المختصر" میں فرماتے ہیں کہ میں اس حدیث کی سند سے واقف نہیں۔

حدیث۳۳- امرنا ان تنزل الناس منازلهم: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ ہم لوگوں کو ان کے مرتبوں میں رکھیں۔

اسے امام مسلم نے مقدمہ میں اور ابوداؤد و حاکم نے بروایت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کیا۔

حدیث۳۴- امرنا ان تکلم الناس علی قدر عقولهم: ہمیں حکم دیا گیا کہ لوگوں کی سمجھ کے مطابق بات کریں۔

اسے دیلمی نے بسند ضعیف سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے جس کے اول میں ہے "انا معاشر الانبیاء............ الی آخره" روایت کیا ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دارقطنی نے "الافراد" میں بروایت سلیمان بن عبدالرحمٰن بن عبدالملک بن مہران از عبید بن نجیح از مقام بن عروہ از ابیہ از

عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعاً یہ روایت کی کہ

عاتبوا ارقاء کم علی قدر عقولھم :لوگوں کی عقل کے مطابق تم گفتگو کیا کرو۔
اور فرمایا کہ اسے عبید نے ہشام سے افراداً اور سلیمان نے عبدالملک سے افراداً نقل کیا۔ انتہیٰ۔

حدیث ۳۵-انا وامتی براء من التکلف: میں اور میری امت تکلف سے بری ہیں۔

امام نووی نے کہا یہ ثابت نہیں ملے اور امام بخاری نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا:"نھینا عن التکلف "(ہمیں تکلف سے منع کیا گیا ہے)

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "مسند الفردوس" میں بروایت زبیر ابن عوام مروی کہ

الاانی بری من التکلف وصالحوا امتی :خبردار'میں اور میری امت کے صالح لوگ تکلف سے بری ہیں۔

اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں بروایت بیہقی از زبیر بن عوام ان لفظوں سے نقل کیا کہ اللھم انی وصالح امتی براءٌ من کل متکلف:اے خدا میں اور میری امت کے صالحین ہر تکلف کرنے والے سے بری ہیں۔

اس حدیث کو پہلے لفظوں سے بروایت بیہقی از زبیر بن ابی ہالہ جو کہ خدیجہ زوجہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادہ ہیں نقل کیا۔ انتہیٰ واللہ اعلم۔

حدیث ۳۶- انا افصح من نطق الضاد: میں تمام عرب میں زیادہ فصیح ہوں۔
ابن کثیر فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث ۳۷- انا مدینۃ العلم وعلی بابھا: میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کے دروازہ۔

امام ترمذی نے اسے حدیث علی کے ضمن میں بیان کر کے "منکر" کہا اور امام بخاری

نے سرے سے ہی اسے منکر قرار دیا اور حاکم نے ''المستدرک'' میں بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما بیان کر کے کہا یہ صحیح ہے ذہبی نے کہا کہ بلکہ یہ موضوع ہے ابوزرعہ نے کہا کتنی ہی باتیں لوگ بے پر کی اڑاتے ہیں اور یحیٰ ابن معین کہتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ایسا ہی ابوحاتم بن سعید نے کہا اور دار قطنی غیر ثابت کہتے ہیں اور ابن رفیق السعید نے کہا کہ یہ ثابت نہیں ہے اور ابن جوزی نے اسے موضوعات میں بیان کیا اور حافظ ابو سعید العلائی الصواب' کہتے ہیں کہ اپنی سند کے اعتبار سے حسن ہے نہ ضعیف ہے نہ صحیح' یہ موضوع ہونے سے بڑھ کر ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور اسی طرح شیخ الاسلام ابن حجر نے اپنے فتاویٰ میں بیان کیا۔ بلاشبہ انہوں نے العلائی کے کلام کو تفصیل سے بیان کیا اور ابن حجر نے ''تعقبات'' میں جو میرے نزدیک موضوعات پر مشتمل ہے بیان کیا۔ انتہیٰ۔

حدیث ۳۸-انا من اللہ والمومنون منی: میں اللہ کی جانب سے ہوں اور تمام مسلمان مجھ سے ہیں۔

اس کی سند معلوم نہیں۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے دیلمی' عبداللہ بن جراد سے بغیر سند کے لائے ہیں۔

حدیث ۳۹-انا جلیس من ذکرنی: میں اس مجلس میں موجود ہوتا ہوں' جہاں میرا ذکر کیا جائے۔ بیہقی نے ''الشعب'' میں اسرائیلیات کے ضمن میں بیان کیا پھر اس کے معنی میں ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ان لفظوں سے لائے کہ

انا مع عبدی ماذکرنی وبحرکت بی شفتاہ: میں اپنے اسی بندے کے ساتھ ہوتا ہوں جو میرا ذکر کرے اور اپنے ہونٹوں کو میرے ذکر سے ہلائے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے دیلمی' پہلے لفظ کے ساتھ بروایت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا لائے ہیں اور اس کی سند بیان نہیں کی ہے' اور

اس کی سند بطریق عمرو بن حکم از ثوبان مرفوعاً یہ بیان کی ہے کہ

قال اللہ یاموسیٰ اناجلیس عبدی حین یذکرنی وانا معہ' اذا دعانی :اللہ نے فرمایا اے موسیٰ میں اپنے بندے کے ساتھ ہوں جب وہ مجھے یاد کرے اور میں اس کے ساتھ ہوں' جب وہ مجھے پکارے۔

اور عبدالرزاق اپنی تصنیف میں کتب سے روایت کرتے ہیں کہ:

قال موسیٰ یارب اقریب انت فانا جیلك ام بعید فاناديك.قال یا موسیٰ انا جلیس من ذکرنی :موسیٰ نے کہا:اے خدا کیا تو بہت قریب ہے کہ میں تجھے مناجات کروں یا تو دور ہے کہ میں تجھے پکاروں فرمایا اے موسیٰ میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے۔

پھر میں نے ابن شاہین کو دیکھا کہ انہوں نے ''الترغیب'' میں ذکر کے بیان میں کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی احمد بن محمد بن اسماعیل نے ان سے فضل بن سہیل نے ان سے محمد بن جعفر نے یعنی دانی نے ان سے سلام بن مسلم نے بروایت زید عمی از ابن نصرہ از جابر از نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ:

اوحی اللہ الی موسیٰ یا موسیٰ احب ان اسکن معك بیتك فخر للہ ساجد اثم قال وکیف تسکن معی بیتی قال یا موسیٰ اما علمت انی جلیس من ذکرنی وحیث ما التمسنی عبدی وجدنی :اللہ نے موسیٰ کو وحی فرمائی کہ میں پسند کرتا ہوں کہ تمہارے گھر تمہارے ساتھ رہوں تو تم اللہ کے لئے سجدہ کرو پھر کہا: اے خدا تو کیونکر میرے گھر میں میرے ساتھ رہے گا فرمایا اے موسیٰ کیا تم نہیں جانتے میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے اور جس طرح بھی میرا بندہ مجھے التماس کرے وہ مجھے پالیتا ہے۔

اس حدیث کی سند میں محمد بن جعفر اور اس کے شیخ دونوں متروک ہیں اور زید عمی قوی نہیں ہیں۔

حدیث۴۰-ان الرفق لایکون فی شیء الازانه ولا نزع من شیء الاشانه: کسی چیز کی نرمی معلوم نہیں ہوتی جب تک برتا نہ جائے اور کسی چیز کی سختی معلوم نہیں ہوتی جب تک اس کا استعمال نہ ہو۔

اسے امام احمد نے بروایت ام المومنین سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت کیا:

حدیث۴۱-ان الرزق یطلب العبد کما یطلبه اجله: بلاشبہ بندہ رزق کا اسی طرح طالب ہے جس طرح اس کی موت اس بندے کی طالب ہے۔

اسے امام بیہقی نے ''الشعب'' میں ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے اور دار قطنی نے کہا کہ یہ مرفوع سے زیادہ صحیح ہے۔

حدیث۴۲-ان اللہ یکرہ الرجل البطال: بلاشبہ اللہ تعالیٰ لغو باتونی شخص کو ناپسند کرتا ہے۔

اس کی سند نہیں پائی گئی۔ لیکن ابن عدی کے نزدیک بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما۔ ایسی سند سے جس میں متروک راوی ہے یہ ہے کہ:

ان اللہ یحب المؤمن المحترف: بلاشبہ اللہ تعالیٰ یاوہ گو (حراف) مومن پر واجب کرتا ہے (اپنی سزا کو)۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور دیلمی کے نزدیک بروایت علی کرم اللہ وجہہ یہ حدیث ہے کہ ان اللہ یحب ان یری عبده تعبافی طلب الحلال: اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کے رزق حلال کی جستجو میں مشقت کو دیکھنے کو پسند فرماتا ہے۔

اور سنن سعید بن منصور میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ موقوفاً یہ ہے کہ

انی لاکرہ ان اری الرجل فارغاً لافی عمل الدنیا والاخرہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں ناپسند کرتا ہوں کہ بندے کو اس حال میں دیکھوں کہ وہ دنیا وآخرت کے عمل کو چھوڑے ہوئے ہو۔

حدیث۴۳-ان اللہ یبعث علی رأس کل مائه سنة من یجدد هذه الامت امر دینها: بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع میں مبعوث فرماتا ہے جو اس

امت کے لئے اس کے دینی کاموں کی تجدید فرمائے۔

اسے ابوداؤد نے بروایت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کیا۔

حدیث ۴۴- انتظار الفرج عبادة: کشادگی کا انتظار کرنا عبادت ہے۔

اسے الخلیلی نے ''الارشاد'' میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

قلت: (علامہ سیوطی فرماتے ہیں) کہ ترمذی کے نزدیک سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث بسند حسن مروی ہے انتہیٰ۔

حدیث ۴۵- اولاد المومنین فی جبل فی الجنة یکفلهم ابراهیم وسارہ حتیٰ من یردهم الی آباء هم یوم القیامه: مسلمانوں کے خوردسال بچے جنت کے بلند گوشہ میں جن کی کفالت سیّدنا ابراہیم علیہ السلام اوران کی بی بی سارہ کرتے ہیں یہاں تک کہ روز قیامت ان کوان کے والدین کے سپرد کیا جائے۔

یہ حدیث سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے صحیح ہے۔

حدیث ۴۶- الا انه لم یبق من الدنیا الابلاء وفتنة: خبردار ہو کہ دنیا باقی نہیں رہتی مگر مصیبت وفتنہ۔

اسے ابن ماجہ نے بروایت معاویہ روایت کیا۔

حدیث ۴۷-الایمان عقد بالقلب واقراء باللسان وعمل بالا رکان : دل کے اعتقاد اور زبان سے اقرار اور اعضا سے عمل کرنے کا نام ایمان ہے۔

اسے ابن ماجہ نے بروایت علی کرم اللہ وجہہٗ بیان کیا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن جوزی ''موضوعات'' میں لائے ہیں۔ جو صحیح نہیں ہے۔ اب چند وہ حدیثیں مزید بیان کی جاتی ہیں جو اسی حرف کے تحت ہیں۔

حدیث ۴۸-آیته المنافق ثلاثة اذا حدث کذب واذا وعدخلف واذا اوتمن خان: منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے خلاف کرے اور جب امانت رکھی جائے خیانت کرے۔

اسے شیخین نے بروایت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کیا۔

حدیث۴۹- ابی اللہ ان یرزق عبده المومن الامن حیثت لایحتسب:
اللہ تعالیٰ بندۂ مومن کورزق دینے سے انکار فرماتا ہے مگر یہ کہ بے حساب دے۔
اسے دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵۰-ابردوا یالطعام فان الحار لابرکة فیه:
کھانے کو ٹھنڈا کر کے کھاؤ کیونکہ گرمی میں برکت نہیں ہے۔اسے دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵۱-ابدا ء بنفسك ثم بمن یلیك :پہلے اپنے آپ سے (تقسیم) شروع کرو پھر جو تم سے قریب تر ہو۔
نسائی میں بروایت جابر ابن عبداللہ ہے کہ
ابنـه بنفسك فتصدق علیها فان فضل شیء فلاهلك فان فضل عن اهلك شیء فلذی قرابتك فان فضل عن ذی قرابتك شیء فهٰكذا وهٰكذا :تقسیم کو پہلے اپنے آپ سے شروع کرو، پھر اگر کچھ بچ رہے تو اپنے گھر والوں کے لئے ہے، پھر اگر کچھ بچ رہے تو اپنے رشتہ داروں کے لئے ہے پھر بھی ان سے بچ رہے تو ان کے عزیزوں پر پھر ان کے عزیزوں کو۔
اور طبرانی میں بروایت جابر بن سمرہ ہے:
اذا انعم اللہ علی عبد نعمة فلیبدأ واهل بیته :جب اللہ تعالیٰ کوئی نعمت دے تو پہلے اپنے سے پھر اپنے گھر والوں سے شروع کرے۔
سنن سعید بن منصور میں بسند ہشام بن عروہ ہے کہ سیّدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں تشہد کی تعلیم دی اور السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین تک سکھایا اس کے بعد فرمایا:
ان احدکم یصلی فیسلم ولا یسلم علی نفسه فابدء وابانفسکم :تم

میں سے کوئی نماز پڑھے تو پھر سلام سے نماز ختم کرے اور اسے کوئی سلام نہ کرے پھر (دعا کو) اپنے آپ سے شروع کرے اور سنین ابوداؤد میں "ابی" سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ

اذادعا بدا بنفسه جب دعا مانگتے تو اپنے آپ سے شروع فرماتے۔

اور طیالسی نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کیا کہ اے عبداللہ

ابداء بنفسك فعادها و جاهد ها: اپنے آپ سے شروع کرو اور اس کی عادت ڈالو اور کوشش کرو۔ واللہ اعلم۔

حدیث۵۲-ابلغوا حاجة من لایستطیع ابلاغ حاجته فمن ابلغ سلطانا حاجته من لایستطیع ابلاغها ثبت الله قدمیه علی الصراط:
ان لوگوں کی حاجتوں کو پہچاؤ جو اپنی حاجت پہنچانے کی قدرت نہ رکھتے ہوں' پس جو شخص بادشاہ کے سامنے اس کی حاجت پہنچائے جو وہاں پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتا تھا' تو اللہ تعالیٰ اس کے قدموں کو پل صراط پر قائم رکھے گا۔ اسے طبرانی اور ابوالشیخ نے ابوالدرداء سے روایت کیا۔

حدیث۵۳-انا ابن الذبیحین: میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں۔
اسے حاکم وابن جریر نے بروایت معاویہ بیان کیا کہ ایک بدوی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے دو ذبیحوں کے فرزند' تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم فرمایا اور اس پر آپ نے اسے منع نہ فرمایا:

حدیث۵۴-اتبعوا ولا تبتدعوا فقد كفيتم :تم اتباع کرو اور دین میں نئی بات پیدا نہ کرو یہی تمارے لئے کافی ہے۔ اسے طبرانی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۵۵-اتخذوا عند الفقراء ایادی فان لهم دولة یوم القیامة :اپنے ہاتھوں کو مسکینوں کے لئے بنالو کیونکہ ان کے ذریعہ قیامت میں دولت ہوگی۔

اسے ابونعیم نے ''الحلیہ'' میں حسین ابن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵۶- اثنان فما فوقهما جمة: انفرادیت دوتک ہے دو سے زیادہ جماعت ہے اسے ابن ماجہ نے ابوموسیٰ سے روایت کیا۔

حدیث۵۷-احب الاسماء الى الله عبدالله وعبدالرحمن :اللہ کے نزدیک سب سے محبوب نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن ہے۔

اسے امام مسلم نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵۸-احب العرب لثلاث لانی عربی والقرآن عربی و کلام اهل الجنه عربی:

مجھے تین وجہ سے عرب سے زیادہ محبت ہے ایک یہ کہ میں عربی ہوں دوسرے یہ کہ قرآن عربی ہے' تیسرے یہ کہ جنتیوں کی زبان عربی ہے۔

اسے طبرانی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵۹-احثوا التراب فی وجوہ المداحین :بے جاتعریف کرنے والے اور چاپلوسوں اور قصیدہ گویوں کے مونہوں پر خاک ڈالو۔

اسے امام مسلم نے مقداد بن اسود سے روایت ہے:

حدیث۶۰-احذرواصغر الوجوه من غير علة: بے سبب منہ بنانے والوں سے بچو۔

اسے دیلمی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان لفظوں کے ساتھ روایت کیا

فانه ان لم يكن من علة ولا سهر كان من غل فی قلوبهم المسلمين :یعنی منہ بنانے کی وجہ سے کسی بیماری یا بیداری سے نہ ہوتو ان کے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے پرخاش ہے۔

حدیث۶۱-اخذنا فالك من فيك :ہم نے تمہاری.........تمہاری خوشحالی حاصل کی ہے۔اسے ابوداؤد نے سیّدنا ابوہریرہ سے اور ابوالشیخ نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ

عنہم سے روایت کیا۔

حدیث۶۲- ادرؤ الحدود من المسلمین ما استطعتم ' فان وجد تم للمسلم مخرجا فخلوا سبیله فان الامام لان یخطئ فی العفو خیر من ان یخطئ فی العقوبة: مسلمانوں پر حد قائم کرنے سے جہاں تک ہو باز رہو پھر اگر تم مسلمان کے لئے آزادی کی راہ پا سکو تو اسے چھوڑ دو' کیونکہ حاکم خطا کر سکتا ہے لیکن معاف کرنا سزا دینے میں غلطی کرنے سے زیادہ بہتر ہے اسے ترمذی و حاکم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً و موقوفاً روایت کیا اور ابن عساکر کی روایت میں ہے کہ بعض جرم میں حاکم سے خطا ہو سکتی ہے۔ مگر عفو سزا میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ اسے ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایات سے موقوفاً نقل کیا۔

حدیث۶۳- ادرؤ ا الحدود بالشبهات :شبہات کی موجودگی میں قیام حد سے باز رہو۔

اسے ابن عدی نے اپنی تالیف میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور مسدد نے اپنی سند میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کی۔

حدیث۶۴- ادفنوا موتاکم وسط قوم صالحین فان المیت تیاذی بجار السؤ کما تیاذی الحی بجار السوء: اپنے مردوں کو صالح لوگوں کے قبرستان میں دفن کرو کیونکہ مردہ برے پڑوسی سے ویسا ہی اذیت پاتا ہے جس طرح زندہ برے ہمسائے سے اذیت پاتا ہے۔

اسے ابونعیم نے ''الحلیہ'' میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۶۵- اذا اراد اللہ قبض روح عبد بارض جعل له فیها حاجت: جب اللہ کسی کی جان کسی خاص جگہ قبض کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو اسے وہاں کی ضرورت ڈال دیتا ہے۔

اسے ترمذی نے مطر بن عکامس سے اور طیالسی نے ابوعزہ ہذلی سے روایت کیا ہے۔

حدیث۶۶- اذا حج رجل مال من غیر حلا فقال لبیك اللهم لبیك قال الله لا لبیك ولا سعدیك وحجك مردود علیك :جب کوئی شخص مال حرام سے حج کرتا ہے اور لبیك اللهم لبیك کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تیری حاضری نہیں ہے اور تیری نیک بختی نہیں ہے اور تیرا حج تجھ پر مار دیا جائے گا۔

اسے دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۶۷- اذا حدثت ان جبلاً زال عن مکانه' فصدق واذا حدثت ان رجلاًزال عن خلقه فلا تصدق :جب کوئی کہے کہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ گیا تو تصدیق کر دو لیکن جب کوئی یہ کہے کہ فلاں اپنی عادت سے باز آ گیا تو تصدیق نہ کر۔

اسے امام احمد نے سند صحیح کے ساتھ ابوالدرداء سے روایت کیا۔

حدیث۶۸- اذا حضر العشاء والعشاء فابدوا بالعشاء :جب رات کا کھانا آ جائے اور وقت نماز عشاء بھی تو کھانے کو پہلے شروع کرو۔

ان لفظوں کے ساتھ ان کی کوئی اصل نہیں ہے' جیسا کہ اسے عراقی نے کہا ہے۔ انہیں وہم ہو گیا کہ اس کی نسبت ابن ابی شیبہ کی تصنیف کی طرف کر دی۔

حدیث۶۹-اذا لم تستح فاصنع ماشئت :جب تجھے شرم وحیا نہیں تو جو چاہے سو کرو۔

اسے امام بخاری نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷۰-اذا نزل القضاء عمی البصر :جب تقدیر غالب ہوتی ہے تو آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔ اسے حاکم نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷۱-اذا وزنتم فارجحوا :جب تول کرو تو زائد تول کر دو (کم نہ دو)

اسے ابن ماجہ نے جابر سے روایت کیا۔

حدیث۷۲-اذا ولی احدکم اخاه فلیحسن کفنه:جب تمہارا کوئی بھائی مر جائے تو اس کو اچھا کفن دو۔اسے مسلم نے جابر سے روایت کیا۔

حدیث۷۳- اذکروا محاسن موتاکم و کفوا عن مساویھم:
اپنے مردوں کی خوبیوں کو بیان کرو اور ان کی برائیوں سے زبان کو روکو۔
اسے ابوداؤد اور ترمذی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷۴- ارحم امتی ابوبکر واشدھم عمر واصدقھم حیاء عثمان واقضاء ھم علی وافرضھم زید واقرؤ ھم ابی واعلمھم بالحلال والحرم معاذ: میری امت میں سب سے زیادہ مہربان ابوبکر ہیں اور سب سے زیادہ سخت گیر عمر ہیں اور سب سے زیادہ حیادار عثمان ہیں اور سب سے بڑھ کر قاضی علی ہیں اور سب سے زیادہ فرض شناس زید ہیں اور سب سے بڑھ کر قاری ابی ہیں اور حلال وحرام کا سب سے زیادہ علم رکھنے والے معاذ ہیں۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)۔
اسے امام احمد نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ان کے سوا اور دوسری سندیں بھی ہیں۔

حدیث۷۵-ارحموا ترحموا: مہربانی کرو تاکہ مہربانی کے تم لائق بنو۔
اسے امام احمد نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷۶-ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء:
زمین والوں پر تم رحم کرو تاکہ آسمان والا تم پر رحم فرمائے۔
اسے ابوداؤد و ترمذی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷۷-ازھد فی الدنیا یحبك اللہ وازھد فیما ایدی الناس یحبك الناس: دنیا میں خوب زہد کرو اللہ تمہیں محبوب بنالے گا اور جس میں لوگ مبتلا ہیں اس میں زہد کرو تو لوگ تمہیں محبوب بنالیں گے۔
اسے ابن ماجہ نے سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۷۸- استتمام المعروف افضل من ابتدائه: نیکی کو آخر تک لے جانا اس کے شروع سے افضل ہے۔

اسے طبرانی نے ''الاوسط'' میں جابر سے روایت کیا ہے۔

حدیث۷۹-استعن بیمینك علی حفظك :اپنی حفاظت پر اپنے داہنے (ہاتھ) سے مدد لو۔اسے طبرانی نے ''الاوسط'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۸۰-استعینوا علی کل صنعت باھلھا:

ہر حرفت میں اس کے ماہر سے مدد لو۔

ابن النجار اپنی تاریخ میں ''بالاسناد'' روایت کو نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابوالنصر مفضل بن علی کاتب الراضی بیان کرتے ہیں کہ وہ ابوالحسن بن فرات کی مجلس میں موجود تھے اور ان کے پاس قاضی ابو عمر محمد بن یوسف بھی تھے تو انہوں نے کسی چیز کے بارے میں سوال کیا تو اس پر قاضی ابو عمر کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ''ہر ہنر وحرفت میں اس کے ماہر سے مدد لو'' اور اسے ثعالبی کتاب ''اللطائف واللطف'' میں بیان کر کے اس کی سند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک رفع کرتے ہیں کہ فرمایا:

استعینوا فی الصناعات باھلھا: کاریگری اور ہنر میں اس کے ماہر سے مدد لو۔

حدیث۸۱-استغنوا عن الناس ولو لجثوص السواك:ل

وگوں سے بے نیاز رہو اگرچہ مسواک کی ٹہنی ہی کیوں نہ ہو۔

اسے طبرانی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۸۲- استفرھوا ضحایاکم فانھا مطایاکم علی الصراط :اپنی قربانیوں کو فربہ کرو کیونکہ وہ صراط پر تمہاری سواری ہے۔

اسے دیلمی نے 'بطریق یحییٰ بن عبید اللہ از ابیہ از ابو ہریرہ روایت کیا ہے اور اس میں یحییٰ راوی ضعیف ہے۔

حدیث۸۳-اسمح یسمح لك: سخاوت کرو' تمہیں خوب دیا جائے گا۔

الطمرانی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۸۴-الاسلام یعلو ولا یعلیٰ علیه :اسلام سربلند رہے گا' اس پر کوئی

غالب نہ آئے گا۔

اسے دار قطنی نے عابد بن عمرو سے روایت کیا۔

حدیث ۸۵- اشتد غضب اللہ علی من ظلم من لایجدلہ ناصر غیرہ : اللہ کا غضب اس ظالم پر بہت سخت ہوتا ہے جس مظلوم کا خدا کے سوا کوئی مددگار نہ ہو۔

اسے طبرانی نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔

حدیث ۸۶- اطلبوا العلم ولو بالصین: علم سیکھو اگرچہ چین میں ہو۔

اسے ابن عدی، عقیلی اور بیہقی نے شعب میں اور عبدالبر نے فصل العلم میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۸۷- اطلبوا الخیر من حسان الوجوہ : بھلائی کو حاصل کرو خوش رو چہروں سے۔

اسے طبرانی نے ''الکبیر'' میں بسند ابن عباس اور ''الاوسط'' میں بروایت جابر اور ابوہریرہ، اور عبد بن حمید نے از حدیث ابن عمر، اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں از حدیث انس روایت کیا، اور تمامہ نے اپنی ''فوائد'' میں ابی بکرہ سے اور ابویعلیٰ اور بیہقی نے ''الشعب'' میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ شاعر کہتا ہے۔

انت شرط النبی اوقال یوماً

اطلبوا الخیر من حسان الوجوہ

تمہارے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم فرمایا ہے جبکہ ایک دن فرمایا۔ بھلائی کو حاصل کرو خوش رو (خوب صورت) چہروں سے۔

اور ابن ابی الدنیا کی کتاب ''قضاء الحوائج'' میں شامیوں سے ہے کہ عبداللہ بن رواحہ یا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہما نے یہ شعر کہا

قد سمعنا نبیا قال قولا

ھو لمن یطلب الحوائج راحہ

اغتدوا فاطلبوا الحوائج ممن
زین اللہ وجہہ بصباحہ

بیشک ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سنا ہے جسے اپنی ضرورتوں کے پورے ہونے کی خواہش ہے وہ اپنی حاجتیں ان لوگوں سے حاصل کریں جن کے چہروں کو صبح کی مانند اللہ تعالیٰ نے روشن و مزین کر دیا ہے۔

اور اسی میں حسین بن عبدالرحمٰن سے ہے بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب اور بہترین بات فرمائی ہے کہ فرمایا:

اذا الحاجات ابدت فاطلبوها الی من وجهه حسن جميل: جب تمہیں کوئی حاجت لاحق ہو تو اسے حسین و جمیل چہروں سے حاصل کرو۔

حدیث ۸۸- اعمار امتی مابین الستین الی سبعین واقلهم من يجور ذالك: میری امت کی عمریں ساٹھ، ستر کے درمیان ہیں اور اس سے تجاوز کرنے والے بہت کم ہوں گے۔

اسے ترمذی نے بروایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کیا۔

حدیث ۸۹- افطرا لحاجم والمحجوم: سینگی لگانے والے اور لگوانے والے کا روزہ کھول دو۔

اسے امام بخاری نے حسن سے اور ایک سے زائد صحابہ سے روایت کیا۔

حدیث ۹۰- الا قتصاد نصف العيش: میانہ روی نصف زندگی ہے۔

اسے ابن لال نے انس سے روایت کیا۔

حدیث ۹۱- اقیلوا ذوی المحصیات زلا تهن الا الحدود: خواتین کی لغزشوں سے درگزر کرو مگر حدود الٰہی جاری کرو۔

اسے امام احمد نے بروایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نقل کیا۔

حدیث ۹۲- اكثر من يموت من امتی بعد قضاء وقدره بالعين: میری

امت کے زیادہ لوگ اللہ کی قضاء وقدر کے بعد عین سے مریں گے۔

اسے بزار نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۹۳-اکثروا من الصلوٰۃ فی اللیلۃ الغراء والیوم الازھر: مجھ پر بکثرت درود بھیج کر راتوں کو منور اور دن کو تاباں بنایا کرو۔

اسے بیہقی نے ''الشعب'' میں اور طبرانی نے ''الاوسط'' میں سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۹۴- اکرامت المیت دفنہ: میت کی عزت کرنا اس کے دفن میں ہے۔

اسے ابن ابی الدنیا نے ایوب سے روایت کر کے کہا' کہا گیا ہے کہ

من کرابت المیت علی اھلہ تعجیلہ الی حضرتہ: گھر والوں پر میت کی عزت میں سے یہ ہے کہ خدا کے حضور پہچانے میں جلدی کریں۔

حدیث۹۵- اکرموا الشھود فان اللہ یستخرج بھم الحقوق ویدفع بھم الظلم: گواہوں کی عزت کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ ان سے حقوق ادا کراتا اور ان سے ظلم کو دور کراتا ہے۔

اسے دیلمی نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کر کے کہا کہ یہ منکر ہے۔

حدیث۹۶- اکرموا عمتکم النخلہ فانھا فلقت من الطین الذی خلق منہ آدم: اپنی پھوپھی نخلہ کی عزت کرو کیونکہ وہ اسی مٹی سے بنی ہے جس سے آدم کی تخلیق ہوئی۔

اسے ابو یعلیٰ اور ابو نعیم نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کر کے کہا کہ یہ ضعیف ہے۔

حدیث۹۷-اللھم اجعلنا من المفلحین حین یقول الموذن حیٰ علی الفلاح: اے اللہ ہمیں فلاح کہنے والوں میں بنا جبکہ موذن کہے ''حی علی الفلاح''

اسے ابن سنی نے معاویہ بن ابی سفیان سے روایت کیا۔

حدیث ۹۸- اللّٰھم خرلی واخترلی: اے خدا میرے لئے وہ اختیار کر جو میرے حق میں تجھے پسند ہو۔

اسے ترمذی نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰۰-اللھم لا تؤمنا مکرک: اے خدا ہمیں اپنی خفیہ تدبیر سے بے خوف نہ بنا۔

اسے دیلمی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰۱-اللھم لاطھل الا ما سھلتہ سھلا: اے اللہ! تیری ہی آسان کردہ آسانی، آسانی ہے۔

(اسے حاکم نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا)۔

حدیث ۱۰۲-اللھم لاطیر الا طیرك ولا خیر الاخیرك: اے خدا تیری دی ہوئی نحوست کے سوا کوئی نحس نہیں اور تیرے خیر کے سوا کوئی خیر نہیں۔

اسے امام احمد نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کیا۔

حدیث ۱۰۳-اللھم لاعیش الاعیش الاخرہ: اے خدا آخرت کی زندگی کے سوا کوئی زندگی نہیں۔

اسے شیخین نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا۔

حدیث ۱۰۴- اللھم احینی مسکینا وامتنی مسکینا واحشرنی فی زمرۃ المساکین: اے خدا مسکینی پر زندہ رکھ اور مسکینی پر موت دے اور مسکینوں کے زمرے میں حشر فرما۔

اسے ترمذی نے انس سے اور ابن ماجہ نے ابوسعید سے اور طبرانی نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا اور ابن جوزی اور ابن تیمیہ نے ادعا کیا کہ یہ موضوع ہے حالانکہ جیسا کہ یہ دونوں کہتے ہیں۔ ویسا نہیں ہے۔

حدیث۱۰۵- اللھم اعنی علی الدین بالدنیا وعلی الاخرۃ بالتقوی :
اے خدا دنیا میں دین پر اور آخرت میں تقویٰ پر میری اعانت فرما۔
اسے دیلمی نے سیّدنا علی اور سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث۱۰۶- ان اللہ طیب لایقبل الا طیباً : بلاشبہ اللہ طیب ہے اور طیب ہی کو قبول فرماتا ہے۔
اسے مسلم نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۰۷-ان اللہ کتب الغیرۃ علی النساء والجھاد علی الرجال فمن صبرت بھن کان لھا اجر شھید: بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے غیرت کو عورتوں پر اور جہاد کو مردوں پر فرض کیا اب جو عورتیں غیرت پر صبر کریں ان کے لئے شہید کا ثواب ہے۔
اسے طبرانی نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۰۸- ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم: بلاشبہ اللہ نے تم پر حرام کی ہوئی چیزوں میں تمہاری شفا نہیں رکھی ہے۔
اسے حاکم نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اور ابویعلیٰ اور ابن حبان نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا۔

حدیث۱۰۹- ان اللہ یبغض السائل الملحف: بلاشبہ اللہ تعالیٰ گڑگڑا کر لوگوں سے سوال کرنے والے کو ناپسند کرتا ہے۔
اسے ابونعیم نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱۰- ان اللہ یحب کل قلب حزین :اللہ تعالیٰ ہر غمزدہ دل کو محبوب رکھتا ہے۔
اسے طبرانی نے سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱۱-ان اللہ یحب الشاب التائب :بلاشبہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے

نوجوان کومحبوب رکھتا ہے۔

اسے ابوالشیخ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱۲-ان اللہ یحب اذا عمل احد کم عملاً ان یتقنہ :بلاشبہ اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے جب تم میں سے کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اس پر یقین رکھتا ہے۔

اسے ابویعلیٰ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور ابن عساکر نے بطریق عبدالرحمٰن بن حسان از امہ سیرین اخت ماریہؓ روایت کیا۔

حدیث۱۱۳- ان اللہ یحب الملحین فی الدعا :بلاشبہ اللہ تعالیٰ دعا میں گڑگڑانے والے کومحبوب رکھتا ہے۔

اسے ابوالشیخ نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث۱۱۴-ان اللہ ملائکۃ فی الارض ینطق علی السنۃ بنی آدم بما فی المزمن الخیر و الشر :بے شک زمین میں اللہ کے فرشتے بنی آدم کی ان بولیوں کوجن میں وہ نیکی وبدی کرتے ہیں سمجھتے ہیں۔

اسے دیلمی نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱۵-ان اللہ ینزل الرزق علی قدر المؤنۃ وینزل الصبر علی قدر البلاء :اللہ تعالیٰ رزق کوبقدر مشقت ومحنت اور صبر کو بلا کی مقدار پر اتارتا ہے۔

اسے ابن لال نے ''مکارم الاخلاق'' میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱۶- ان اللہ یحب الرجل المشعرانی ویکرہ امرأۃ المشعرانیۃ:

اللہ تعالیٰ بکثرت بال والے آدمی کو پسند کرتا ہے اور بالوں والی عورت کو ناپسند کرتا ہے۔

عبدالغفار فارسی ''مجمع الغرائب'' میں کہتے ہیں کہ ایک حدیث میں ہے کہ:

ان اللہ یحب الرجل الزب ویبغض المرأۃ الزباء: اللہ تعالیٰ بکثرت بالوں والے مرد کو پسند کرتا ہے اور بکثرت بالوں والی عورت سے ناراض ہوتا ہے۔

حدیث ۱۱۷- ان اللہ یعطی العبد علی قدر نیتہ: اللہ تعالیٰ بندے کو اس کی نیت کی مقدار پر عطا فرماتا ہے۔

دیلمی نے ابی موسیٰ کی حدیث کو مرفوعاً روایت کیا کہ نیۃ المؤمن خیر من عملہ وان اللہ عزوجل لیعطی عبد علیٰ نیتہ مالا یعطیہ علی عملہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے کیونکہ اللہ عزوجل بندے کی نیت پر اتنا دیتا ہے جتنا اس کے عمل پر اسے نہیں دیتا۔

یہ اس لئے ہے کہ نیت میں ریا کا دخل نہیں ہوتا اور عمل میں ریا شامل ہو جاتا ہے۔

حدیث ۱۱۸- ان اللہ یدعوا الناس یوم القیامۃ بامھاتھم ستر امنہ علی عبادہ: روز قیامت اللہ تعالیٰ لوگوں کو ان کی ماؤں کے نام سے پکارے گا تاکہ اسے اپنے بندوں پر مستور رکھے۔

اسے طبرانی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱۹- ان ابن آدم لحریص علی مامنع منہ: انسان کو جس چیز سے روکا جائے اسی کا وہ حریص ہوتا ہے۔

اسے دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۲۰- ان احق ما اخذتم علیہ اجرا کتاب اللہ: تم جس پر اجر لو گے ان میں سب سے زیادہ مستحق کتاب اللہ ہے۔

اسے امام بخاری نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۲۱- ان ابخل الناس من بخل بالسلام: لوگوں میں وہ سب سے زیادہ بخیل ہے جو سلام کرنے میں بخیل ہے۔

اسے ابویعلیٰ نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۲۲-ان السوء الناس سرقة الذی یسرق من صلاته :لوگوں میں وہ چور بہت برا ہے جو اپنی نماز کو چراتا ہے۔

اسے امام احمد نے سیّدنا ابی قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۲۳-ان فی المعاریض لمندوحة عن الکذب :بلاشبہ جھگڑے میں جھوٹ سے آلودہ ہوتا ہے۔

اسے ابن سنی اور ابونعیم نے عمران بن حصین سے ابونعیم نے سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۲۴-ان بجواب الکتاب احقا کرد السلام: خطا کا جواب ایسا ہی لازم ہے جیسا کہ سلام کا جواب۔

اسے دیلمی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۱۲۵- ان لصاحب الحق مقالا: بلاشبہ حق والے کو بولنے کا حق ہے۔

اسے شیخین نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث۱۲۶- ان المیت یوذیه فی قبره ما کان یوذیه فی بیته :بلاشبہ مردے کو وہ چیز تکلیف پہنچاتی ہے جو اسے اس کے گھر میں تکلیف پہنچاتی ہے۔

اسے دیلمی نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے بلاسند روایت کیا۔

حدیث۱۲۷-ان من الناس مفاتیح للخیر مغالیق للشروان من الناس مفاتیح للشر مغالیق للخیر فطوبی لمن جعل اللہ مفاتیح الخیر علی یدیه:

کچھ لوگوں کے پاس بھلائی کی کنجیاں ہوتی ہیں جن سے برائیاں بند ہوتی ہیں اور کچھ لوگوں کے پاس برائی کی کنجیاں ہوتی ہیں جن سے بھلائی رکتی ہے تو اسے خوشی ہو جس کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی کی کنجیاں دی ہیں۔

اسے ابن ماجہ نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۲۸- ان اللہ یکرہ الحبر السمین :اللہ تعالیٰ تنومند فربہ جسم والے یہودی عالم کو ناپسند کرتا ہے۔

ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں سعید بن جبیر سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن صیف سے فرمایا تجھے خدا کی قسم ہے کیا تو نے توریت میں نہیں پایا کہ اللہ تعالیٰ موٹے عالم کو ناپسند کرتا ہے؟ کیونکہ وہ ''حبر سمین'' یعنی موٹے جسم والا عالم تھا اور بیہقی نے الشعب میں کعب سے روایت کی انہوں نے کہا:

ان اللہ یبغض اھل البیت اللحمین و الحبر السمین :اللہ تعالیٰ بیت اللحم والے اور موٹے جسم والے یہودی عالم سے ناراض ہوتا ہے۔

اور بخاری نے اپنی تاریخ میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ انہوں نے فرمایا:

ایاکم و البطنة فی الطعام و الشراب فانھا مفسدة للجسد تورث السقم' مکسلة عن الصلوٰة و علیکم بالقصد فیھما فانھا اصلح الجسد وابعد من السرف و ان اللہ لیبغض الحبر السمین :مسلمانو تم اپنے شکموں کو بہت زیادہ کھانے پینے سے بچاؤ کیونکہ یہ جسم میں فساد اور بیماری پیدا کرتی اور نماز سے سست بناتی ہے۔ تم ان میں میانہ روی اختیار کرو کیونکہ یہ جسم کو درست رکھتی ہے۔ بلاشبہ فربہ جسم والے عالم سے خدا ناراض ہوتا ہے۔

حدیث۱۲۹-انت و مالك لابیك :تم اور تمہارا مال تمہارے باپ کا ہے۔

اسے ابو یعلیٰ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور طبرانی نے الصغیر میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۰- انا امت امیت لانکتب و لا نحسب :ہم مادر زاد امی ہیں' ہم (دنیاوی استاد کے سکھائے سے) نہ لکھتے ہیں اور نہ حساب کرتے ہیں۔

اسے شیخین نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۱-انما حر جهنم علی امتی مثل الحمام: حقیقت یہ ہے کہ میری امت پر جہنم کی گرمی حمام کی مانند ہے۔

اسے طبرانی نے سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۲-انما العلم بالتعلم: علم وہی ہے جو پڑھایا جائے۔

اسے طبرانی نے سیّدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۳- انما یعرف الفضل لاهل الفضل اهل الفضل:

بلاشبہ صاحب فضیلت کی فضیلت کو صاحب فضیلت ہی جانتے ہیں۔

اسے دیلمی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔

حدیث۱۳۴- انما یرحم الله من عباده الرحماء: بلاشبہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے بہت زیادہ رحم کرنے والوں پر ہی رحم فرماتا ہے۔

اسے شیخین نے سیّدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۵-انصرا خاك ظالماً او مظلوماً: اپنے ظالم یا مظلوم بھائی کی مدد کرو۔

اسے امام بخاری نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۶-انفق' انفق علیك: خرچ کرو کہ تم پر بھی خرچ کیا جائے۔

اسے امام بخاری نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۷-انفق بلا لا ولا تخش من ذی العرش اقلالا:

بے فکر ہو کر خرچ کرو اور صاحب عرش اللہ سے کمی کا خوف نہ کرو۔

اسے بزار نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۱۳۸- اهل القرآن هم اهل الجنة و خاصة:

قرآن پر عمل کرنے والے ہی خصوصیت کے ساتھ جنتی ہیں۔

اسے ابن ماجہ اور امام احمد نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۳۹-اول مایسئل العبد عن الصلوٰۃ:

بندے سے سب سے پہلا سوال نماز کے بارے میں ہوگا۔

اسے حاکم نے ''الکنی'' میں سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اور ابوداؤد کے نزدیک اسی کی مثل تمیم داری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔

حدیث ۱۴۰-اولی الناس بی یوم القیامۃ اکثر ھم علٰی صلوٰۃ :روز قیامت امت میں سب سے زیادہ میرے قریب' مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والے ہوں گے۔

اسے ابن حبان اور ترمذی نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۴۱-ایاک وما یعتذر منہ: ایسے کام سے بچو جس کی بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

اسے حاکم نے ''المستدرک'' میں سیّدنا سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً اور طبرانی نے ''الاوسط'' میں سیّدنا ابن عمر اور جابر سے مرفوعاً اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں ابن ابو ایوب سے مرفوعاً روایت کیا ان سب کے لفظ یہی ہیں اور دیلمی نے سیّدنا انس سے مرفوعاً یہ روایت کیا کہ **ایاک و کل امر یعتذر منہ**: تم ہر ایسے کام سے بچو' جس کی بعد میں معذرت کرنی پڑے۔

حافظ ابن حجر نے ''زہر الفردوس'' میں اسے حسن کہا اور امام بخاری نے ''اپنی تاریخ'' میں اور امام احمد نے ''الایمان'' میں اور طبرانی نے ''الکبیر'' میں عمدہ سند کے ساتھ سعد بن عمارہ انصاری سے جو کہ بنی سعد ابن بکر کے بھائی ہیں اور انہوں نے صحبت اٹھائی ہے۔ موقوفاً روایت کیا کہ

انظر الی ما یعتذر منہ من القول والفعل فاجتنبہ: ایسے قول وفعل سے جس کی معذرت کرنی پڑے غور کرو اور اس سے بچو۔

اور ابونعیم نے دوسری سند کے ساتھ انہیں سے مرفوعاً روایت کیا اور امام احمد نے

اپنی سند میں ابوالعالیہ سے اور حبیب بن حرث سے مرفوعاً روایت کیا کہ

ایاك ومایسوء الاذن: جو بات کانوں کو بری لگے اس سے بچو۔

اور ابن سعد نے ''الطبقات'' میں عاص بن عمرو طفاری سے انہوں نے اپنی چچی سے روایت کی کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئیں تو انہوں نے حضور سے عرض کیا مجھے کوئی نصیحت فرمایئے جس سے اللہ مجھے نفع بخشے۔ آپ نے فرمایا: ایاك وما یسوی الاذن ثلاثا (جو (بات) کان کو بری لگے اس سے بچو اسے تین مرتبہ فرمایا) نیز انہوں نے ہے سعید بن جبیر سے روایت کیا کہ فرمایا: ایاك وما یعتذر منه فانه لا یعتذر من خیر:

ایسی باتوں سے بچو جن کی معذرت خواہی کرنا پڑے' کیونکہ بھلائی میں معذرت خواہی نہیں ہے۔

اور صابونی نے ''الماتین'' میں اور ابن عساکر نے بطریق شہر بن حوشب از سعد بن عبادہ نقل کیا کہ انہوں نے اپنے فرزند کو نصیحت کی کہ ایاك و کل شیء یعتذر منه یعنی ہر اس چیز سے بچو جس سے معذرت خواہی کرنی پڑے۔

اور امام احمد نے ''الزہد'' میں بطریق عکرمہ بن خالد نقل کیا کہ انہوں نے اپنے لڑکے سے فرمایا: ایاك وما یعتذر منه من القول والعمل وافعل ما بدالك یعنی جس سے معذرت خواہی کرنی پڑے ایسے قول و عمل سے بچو اور اس کے سوا جو چاہو کرو۔

امام احمد نے بطریق علی بن زید روایت کی کہ سعید بن مالک نے اپنے بیٹے سے فرمایا: ایاك وما یعتذر منه فانه لایعتذر من خیر یعنی معذرت خواہی کرنے والی باتوں سے بچو کیونکہ بھلائی میں معذرت ہی نہیں ہے' نیز سفیان سے یہ روایت نقل کی کہ انہوں نے کہا مجھے معلوم ہوا۔ کہ معاذ بن جبل نے فرمایا: ایاك وما یعتذر منه یعنی معذرت خواہی کرنے والی باتوں سے بچو' اور ابن عساکر نے میمون بن مہران سے نقل کیا کہ انہوں نے کہا مجھ سے حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمایا کہ میری چار باتوں کو یاد رکھنا:

۱- بادشاہوں کی صحبت اختیار نہ کرنا۔
۲- نیکی کا حکم کرنا اور برائی سے بچنے کی تلقین کرنا۔
۳- اپنی بیوی کے قریب نہ جانا جب وہ قرآن کریم کی تلاوت کر رہی ہو۔
۴- صلہ رحمی کو قطع نہ کرنا کیونکہ وہ تم سے کٹ جائے گا' اور آج کوئی ایسی بات نہ کرنا جس کی کل اسے معذرت کرنی پڑے۔

حدیث ۱۴۲- **ایاك و الطمع**: حرص ولالچ سے اپنے آپ کو بچاؤ۔
اسے حاکم نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا اور اتنا زیادہ کیا کہ "**فان الفقر ا الحاضر**" (بلاشبہ محتاجی موجود ہے)

حدیث ۱۴۳- **ایاکم وخطر الدمن**: دمن کے خطر سے اپنے کو بچاؤ۔

حدیث ۱۴۴- **الایمان یزید وینقص**: (محاسن) ایمان کم وبیش ہوتے رہتے ہیں۔
اسے امام احمد نے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۴۵- **الائمة من قریش**: امامت وخلافت قریش میں ہے۔
اسے امام احمد نے ابو بردہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۴۶- **ان من المعصمة ان لاتجد**: بیشک معصومیت سے نہیں پاسکتا۔
عبداللہ بن احمد نے "زوائد الزھد" میں عون بن عبداللہ سے نقل کیا کہ انہوں نے فرمایا اس کی مراد یہ ہے کہ دنیا کی کسی چیز کو عصمت کے ذریعہ حاصل کرنا چاہو تو تم اسے نہیں پاسکتے۔

حدیث ۱۴۷- **اسجد للقرد فی زمانه**: کسی زمانہ میں بندر کو سجدہ کیا گیا۔
اسے ابونعیم نے "الحلیہ" میں طاؤس سے نقل کیا انہوں نے کہا ایسا کہا گیا ہے' پھر انہوں نے اسے بیان کیا۔ انتہیٰ

حرف الباء

حدیث۱- الباذنجان لما اکل له: بینگن کے کیا کہنے؟ جب آپ نے اسے کھایا۔

یہ باطل اس کی کوئی اصل نہیں اور عوام میں سے جو یہ کہتے ہیں کہ انه اصح من حدیث ماء زمزم لما شرب له ۔ یعنی یہ زمزم کے پانی کے پینے کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے، جب کہ آپ نے اسے پیا تھا تو یہ ان کی بڑی ہی سخت اور بری خطا و غلطی ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اس کی سند سے واقف نہیں، مگر یہ تاریخ بلخ میں ہے جو کہ موضوع ہے۔انتہیٰ

حدیث۲-بدأ الاسلام غریباً وسیعود کما بدأ: غریبوں مسافروں سے اسلام شروع ہوا اور عنقریب انہیں کی طرف لوٹے گا جیسا کہ شروع ہوا۔

اسے امام مسلم نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۲- البرکة مع اکابرکم: برکت، تمہارے اکابر کے ساتھ ہے۔

اسے ابن حبان اور حاکم نے بیان کر کے دونوں نے صحیح کہا اور اسے بزار نے ''الاقتراح'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے صحیح کہا اور ابن عدی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۳-بعثت لاتمم مکارم الاخلاق: مجھے مکارم اخلاق کو پورا کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے۔

اسے امام مالک نے ''الموطا'' میں اور طبرانی نے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور امام احمد نے معاذ بن جبل سے نقل کیا۔

حدیث۴-البلاء مو کل بالمنطق: مصیبت وبلا گفتگو پر موقوف ہے۔

اسے ابن لال نے ''مکارم اخلاق'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیلمی نے ابوالدرداء سے روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور دیلمی نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور امام احمد نے ''الزہد'' میں انہیں سے موقوفاً اور ابن سمعانی نے اپنی تاریخ میں علی مرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ سے مرفوعاً روایت کیا۔ اس حرف کے تحت مزید احادیث یہ ہیں:

حدیث۵-باکروابالصدقة فان البلاء لا یتخطی الصدقة:
صدقہ کے ساتھ صبح کیا کرو کیونکہ بلاء صدقہ پر چھا نہیں سکتی۔

اسے طبرانی نے ''الاوسط'' میں سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے اور ابوالشیخ نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۶- البحر طبق من جهنم: بحر جہنم کا ایک طبقہ ہے۔
اسے امام احمد نے یعلیٰ بن امیہ سے روایت کیا۔

حدیث۷- البخیل من ذکرت عنده فلم یصل علی:
بخیل وہ ہے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔
اسے ترمذی نے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۸-بسم اللہ فی اول التشهید: گواہی دینے میں سب سے پہلے بسم اللہ ہے۔

حدیث۹- بنی الدین علی النظافة :دین کی بنیاد نظافت (پاکیزگی وصفائی) پر ہے۔

العراقی تخریج الاحیاء میں کہتے ہیں میں نے اسے ان لفظوں سے نہ پایا بلکہ ابن حبان کی ''الضعفاء'' میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ ہے کہ

تنظفوا فان الاسلام نظیف: پاکیزگی وصفائی حاصل کرو کیونکہ اسلام سراپا پاکیزگی وصفائی ہے۔

اور طبرانی میں ''الاوسط'' میں بسند ضعیف سیّدنا ابن مسعود سے یہ ہے کہ النظافة یدعوا الی الاسلام (ستھرائی اسلام کی طرف بلاتی ہے) اور اس سے زیادہ قریب وہ روایت ہے جسے ترمذی نے سعد بن ابی وقاص سے مرفوعاً بیان کیا ہے کہ

ان اللہ نظیف یحب النظافة فنظفوا افنیتکم: اللہ تعالیٰ پاکیزہ ہے اور پاکیزگی کو پسند کرتا ہے تو تم اپنے جسم ولباس اور اپنے گھر کو پاکیزہ رکھو۔

حدیث۱۰-بورك لامتی فی بکورھا: میری امت کے لئے ان کی صبحوں میں برکت رکھی گئی ہے۔

اسے طبرانی نے ''الاوسط'' میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱- بئس مطیئت الرجل زعوا: لوگوں کے گمان میں پیچیدگیاں پیدا کرنے والا بہت برا ہے۔

امام احمد وابوداؤد نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۱۲-بین کل اذانین صلوٰة- ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے۔
شیخین نے عبداللہ بن مغفل سے روایت کیا۔

حدیث۱۳-بعثت بجوامع الکلم واختصر لی الکلام اختصارا:
مجھے جوامع کلم کے ساتھ مبعوث فرمایا گیا اور میرے لئے کلام بہت مختصر کر دیا گیا۔
بیہقی نے ''الشعب'' میں اور ابویعلیٰ نے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۴-بعثت بالحنیفیة السمحة: مجھے مکمل طور پر یکسوئی کے ساتھ مبعوث کیا گیا۔

امام احمد نے ابی امامہ سے روایت کیا۔

حرف التاء

حدیث۱- تختموا بالعقیق فانه ینفی الفقر:
عقیق کے ساتھ انگوٹھی پہنو کیونکہ یہ محتاجی کو دور کرتا ہے۔

اسے دیلمی نے متعدد سندوں کے ساتھ سیّدنا انس، عمر، علی اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے روایت کیا اور المطرزی کی ''یوافیت'' میں ہے کہ ابراہیم مربی نے اس کے بارے میں ان سے پوچھا تو فرمایا صحیح ہے اور کہا کہ یائے تحتیہ کیساتھ بھی مروی ہے یعنی اسکنوا بالعقیق واقیموا به: عقیق کے ساتھ سکون حاصل کرو اور اسی سے (دل کو) قائم رکھو۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عدی نے سند ضعیف کے ساتھ سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا کہ تختموا بالعقیق فانه مبارك۔
عقیق کے نگینہ کی انگوٹھی پہنو کیونکہ یہ برکت والی ہے۔ انتہیٰ

حدیث۲-ترك العشاء بهرمة: عشاء کو چھوڑنے والا بھگوڑا ہے۔

اسے ابن ماجہ نے جابر سے اور ترمذی نے انس سے روایت کیا اور دونوں کی سندیں ضعیف ہیں اور الصبغانی نے کہا کہ موضوع ہیں۔

حدیث۳-تزوجوا فقراء یغنکم الله: محتاج لوگ نکاح کریں اللہ تعالیٰ انہیں تونگر کردے گا۔

اس کی سند معروف نہیں، لیکن صحیح میں ابن حبان اور حاکم سے ہے: ثلاثة حق علی الله ان یغنیهم الناکح یستعفف (اللہ پر تین حق ہیں) جن کی بنا پر اللہ انہیں تونگر کرتا ہے ایک نکاح کرنے والا اگر پاکیزہ رہنا چاہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ مصنف پر کتابت کی زیادتی ہے

ورنہ دراصل **یعینھم اللہ** ہے یعنی عین کے ساتھ اعانت سے ہے۔ اسی کے قریب ترین وہ روایت ہے جسے دیلمی نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا کہ **تزوجوا النساء فانھن یاء تین بالمال** (عورتوں سے نکاح کرو کیونکہ وہ (خدا کے یہاں سے) مال لاتی ہیں۔

اس کی دلیل میں یہ حدیث بھی ہے کہ **التمسوا الوزق بالنکاح** (رزق کو نکاح سے تلاش کرو) جسے دیلمی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۴-**تفکروا فی کل شیء ولا تتفکروا فی اللہ** :ہر چیز میں غور وفکر کرو مگر کنہِ ذات باری میں تفحص نہ کرو۔

اسے ابن شیبہ نے ''کتاب العرش'' میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور ابونعیم نے ''الحلیہ'' میں مرفوعاً بلفظ **تفکروا فی خلق اللہ ولا تفکروا فی اللہ** ۔ (اللہ کی مخلوق میں فکر کرو مگر ذات باری کی کنہ میں تفحص نہ کرو) روایت کیا۔

حدیث۵-**تقول النار یوم القیامۃ للمومن یامومن جرفقد اطفاء نورك لھبی** :روز قیامت مومن سے جہنم کی آگ کہے گی گزر جا کیونکہ تیرے نور ایمان سے میری آگ کی لپٹ ختم ہوتی ہے۔

ابن عدی نے یعلی بن امیہ سے نقل کر کے کہا کہ وہ منکر ہے اور ترمذی الحکیم نے نوادر الاصول میں بیان کیا۔

حدیث۶-**تمکث احداکن شطر وھرھا لا تصلی** :ایک زمانہ تک زندہ رہنے والی بعض عورتیں نماز ادا کرتیں۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور ابن جوزی نے کہا کوئی نہیں جانتا اور امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ باطل ہے اور بیہقی نے کہا میں نے اسے تلاش کیا یہ مجھے نہ ملی اور نہ اس کی سند ہی کو پایا۔

قلت: اب اس حرف کے مزید احادیث بیان کئے جاتے ہیں:

حدیث۷-تعلموا الفرائض فانه نصف العلم: فرائض کو سیکھو کیونکہ یہ نصف علم ہے۔

ابن ماجہ نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۸-تهادو اتحابوا: باہم تحفے دو تا کہ باہمی محبت بڑھے۔

طبرانی نے ''الاوسط'' میں سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث۹-تمعددوا واخشوشنوا وامشوا حفاة:

طبرانی نے عبد ابن حدرد سے روایت کیا۔

حدیث۱۰-التائب من الذنب کمن لاذنب له:

گناہ سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

ابن ماجہ نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اور دیلمی نے سیّدنا انس اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور طبرانی نے الکبیر میں ابو سعید رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔

حدیث۱۱-التدبیر نصف المعیشة والتودو نصف العقل والهم نصف الهرم وقلة العیال احد یسارین:

تدبر کرنا آدھی زندگی ہے اور دوستی کرنا آدھی عقل ہے اور غم کرنا نصف بڑھاپا ہے اور عیال کی کمی ہے، دونوں میں جو آسان ہو۔

دیلمی نے سیّدنا انس سے روایت کیا اور امام احمد نے ''الزہد'' میں یونس بن عبید سے روایت فرمائی کہ کہا گیا ہے ''التودو الی الناس نصف العقل احسن المسئله نصف العلم والاقتصاد فی المعیشة یلقی عنك المؤنة'' یعنی لوگوں سے محبت ودوستی کرنا آدھی عقل ہے اور اچھا مسئلہ نصف علم ہے اور زندگی میں میانہ روی اختیار کرنا آدھی مشقت کو تم سے دور کرتا ہے۔

حدیث۱۲-التکبیر جزم: خدا کی کبریائی یقینی ہے۔

اسے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں ابراہیم نخعی سے اس اضافہ سے بیان کیا والتسلیم جزم والقراۃ جزم والا ذان جزم یعنی سلام پھیرنا یقینی ہے قرأت کرنا یقینی ہے اور اذان کہنا یقینی ہے اور انہیں نے دوسری سند سے ان سے روایت کی کہ تکبیر پر یقین رکھنے سے مراد یہ ہے کہ کسی قسم کا شک وتردد نہ ہو۔

حرف الجیم

حدیث۱-الجار قبل الدار الرفیق قبل الطریق والزاد قبل الرحیل: گھر سے پہلے پڑوسی کو سفر سے پہلے ساتھی کو اور کوچ سے پہلے سفر خرچ کی جستجو کرو۔

اسے خطیب نے ''الجامع'' میں علی رافع بن خدیج سے بسند ضعیف روایت کیا۔

حدیث۲-جبلت القلوب علی حب من احسن الیھا وبغض من اساء الیھا: جو اس سے اچھا سلوک کرے اس کی محبت اور جو اس سے برا سلوک کرے اس سے نفرت پر قلوب مجبور کیے گئے۔

اسے بیہقی نے ''الشعب'' میں ابن مسعود سے مرفوعاً اور موقوفاً روایت کر کے کہا' یہ محفوظ ہے اسے ابن عدی نے کہا کہ یہ معروف ہے۔

حدیث۳-الجماعت رحمت والفرقت عذاب ۔جماعت رحمت ہے اور اس سے جدائی عذاب ہے۔

امام احمد نے نعمان بن بشیر سے روایت کیا اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث۴- الجنت تحت اقدام الامھات: ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔

اسے امام مسلم نے سیدنا انس سے روایت کیا۔

قلت: بقیہ اس حرف کی حدیثیں مندرج ہیں۔

حدیث۵- جنبوا مساجدکم مجانینکم وصبیانکم:

اپنی مسجدوں کو پاگلوں اور بچوں سے محفوظ رکھو۔
ابن ماجہ نے واثلہ بن اسقع سے اور طبرانی نے ابوالدرداء اور ابوامامہ سے روایت کیا۔

حدیث۶-الجمعة حج المساكين:
نماز جمعہ مسکینوں کا حج ہے۔
ابن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷- الجبن والجرأة غرائز يضعها الله حيث يشاء:
بزدلی اور بہادری طبعی چیز ہے اسے اللہ جہاں چاہتا ہے رکھتا ہے۔
ابویعلی نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۸- المجالس وسط الحلقه ملعون:
گھیرے کے درمیان (تکبریا بغیر اجازت) بیٹھنا لعنت کا موجب ہے۔
ابوداؤد و ترمذی نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۹- الجبروت في القلب:
قوت وطاقت دل میں ہے۔
ابن لال نے ''مکارم اخلاق'' میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۰-الجالب مرزوق والمحتكر ملعون:
نفع لینا نعمت ہے اور غلہ کو روکے رکھنے والا ملعون ہے۔
ابن ماجہ نے سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف الحاء

حدیث۱-حب الدنيا رأس كل خطيئة: دنیا کی محبت ہر گناہ کی جڑ ہے۔
بیہقی نے ''الشعب'' میں مراسیل حسن سے مرفوعاً اور ابن ابی الدنیا ''مکائد الشیطان'' میں مالک بن دینار کے کلام سے اور بیہقی نے ''الزہد'' میں عیسیٰ بن مریم اور ابن

یونس کے کلام سے اور تاریخ مصر میں سعد بن مسعود کے کلام سے روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو موضوعات میں شمار کرایا گیا ہے اور اس پر شیخ الاسلام ابن حجر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ابن المدینی نے مراسیل حسن کی تعریف کی ہے اور ان کے نزدیک اس کی سندیں حسن ہیں' اور اس حدیث کو دیلمی بروایت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے لائے ہیں' اور اسے اپنی سند میں لکھا ہے' مگر انہوں نے اس کی سند کو بیان نہیں کیا' اور یہ حدیث تاریخ ابن عساکر میں سعد بن مسعود صدفی تابعی سے ان لفظوں سے مروی ہے حب الدنیا راس کل الخطاء یعنی ہر خطا کی بنیاد دنیا کی محبت ہے۔ انتہیٰ

حدیث۲- حبب الی من دنیا کم ثلاث الطیب والنساء وجعلت قرة عینی فی الصلوٰة: تمہاری دنیا کی تین چیزیں مجھے محبوب کرائی گئی ہیں' خوشبو' عورتیں اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں کی گئی۔

اسے نسائی اور حاکم نے سیّدنا انس سے بدون لفظ ثلاث کے روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور یہ بعض دیگر سندوں سے بیہقی نے اپنی سنن میں بلفظ انما حبب الی آخرہ نقل کیا۔

حدیث۳- حبك للشیء لعیمی ویصم:

تمہیں کسی چیز کی محبت اندھا بہرہ بنادیتی ہے۔

اسے ابوداؤد نے ابوالدرداء سے روایت کیا اور موقوف ہونا زیادہ قرین ہے' اور معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ثابت نہیں ہے۔

حدیث۴-الحسن والحسین سید اشباب اهل الجنة:

(امام) حسن وحسین جنتی نوجوانوں کے سردار ہیں۔

اسے ترمذی نے ابوسعید سے اروابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

اب مزید کچھ حدیثیں اسی حرف کی بیان کرتا ہوں۔

حدیث۵-ماکسوا الباعت فانھم لازمة لھم:

مال روک کر بیچنے والوں کو مٹادو کیونکہ ان کے لئے کوئی عہد نہیں ہے۔

اس روایت کی کوئی اصل نہیں ہے اور مسند ابویعلیٰ میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے مرفوعاً ہے کہ المغبون لا ماجور لا محمود: مال کو روک کر بیچنے والے نہ اجر پائیں گے اور نہ یہ عمل محمود ہے۔

اسے ابوالقاسم بغوی نے اپنی "معجم" میں بروایت کامل ابن طلحہ ابی ہشام نقاد سے بیان کیا کہ انہوں نے کہا کہ میں بصرہ سے سامان لے کر سیّدنا حسین بن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہما کی خدمت میں آیا تو انہوں نے مال کو جلد فروخت کرنے کی تلقین فرمائی میں نے کہا:

اے ابن رسول اللہ! میں بصرے سے مال اس لئے لایا ہوں کہ اسے اس وقت تک روکوں کہ لوگ اس کی طرف دوڑ کر آئیں۔ اس پر آپ نے فرمایا مجھے میرے والد ماجد نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث بیان فرمائی ہے کہ المغبون لا ماجور ولا محمود (مال کو روک کر بیچنے والا نہ اجر پائے گا اور نہ یہ محمود ہے) امام بغوی کہتے ہیں کہ راوی حدیث کامل ابن طلحہ کا یہ وہم ہے' کیونکہ دوسرے راوی نے ابی ہشام سے یہ نقل کیا ہے کہ میں مال لے کر علی بن حسین رضی اللہ عنہما کے پاس آیا۔ ابوسعید حسن بن علی عدوی نے اسے کامل سے روایت کیا اور اس میں علی بن ابی طالب زیادہ کیا مگر انہوں نے اس روایت کو امام حسن رضی اللہ عنہ سے منسوب کیا ہے نہ کہ امام حسین رضی اللہ عنہ سے پھر میں نے شیخ الاسلام ابن حجر کے خط میں دیکھا جسے انہوں نے منتخب طیورات کے سلسلہ میں مرویات کے ضمن میں بیان کیا جو کہ "بالاسناد" صخر سے مروی ہے کہ فرمایا ماکسوا اھل الاسواق فانھم انذال (بازار میں مال کو روک کر بیچنے والوں کو تنبیہ کرو کیونکہ یہ ذلیل حرکت ہے) اور ابن محمد حسن بن جوہری "مشیخہ" میں سند قوی کے ساتھ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ کہا گیا کہ ماکسوا الباعة فانھم لاخلاق لھم (مال روک کر بیچنے والے کو خبردار کرو کیونکہ ان کا کوئی اخلاق نہیں ہے)

حدیث۶- حب الوطن من الایمان: وطن کی محبت ایمان کا جز ہے۔
میں اس کی سند سے واقف نہیں۔
حدیث۷- حسن السوال نصف العلم: عمدگی سے مسئلہ پوچھنا نصف علم ہے۔
دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
حدیث۸- حسن العهد من الایمان: عمدگی سے وعدے کو پورا کرنا ایمان کا جزو ہے۔
حاکم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔
حدیث۹- وجفت الجنة بالمکارہ وجفت النار بالشھوات:
جنت کی راحت تکلیفوں کے بدلے اور جہنم کی مشقت شہوتوں کے بدلے ہے۔
اسے بخاری نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث۱۰- الحدة تعتری خیار امتی:
حدت میری امت کے بہتر لوگوں کو تجلی بنا دیتی ہے۔
ابویعلیٰ اور طبرانی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور دیلمی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث۱۱- الحکمة ضالة المؤمن: حکمت و دانائی مومن کی گمشدہ چیز ہے۔
ترمذی نے سیّدنا ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔
حدیث۱۲- الحیاء من الایمان: یعنی حیاء ایمان کا حصہ ہے۔
شیخین نے سیّدنا ابن عمر سے روایت کیا۔
حدیث۱۳- الحلف خدعة او ندم: یعنی قسم یا تو دھوکا ہے یا شرمندگی۔
ابن ماجہ نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
حدیث۱۴- الحرب خدعة: یعنی لڑائی دھوکا ہے۔

شیخین نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۵- حکمی علی الواحد حکمی علی الجماعة:
یعنی ایک پر میرا حکم جماعت پر میرا حکم کرنا ہے۔
اس کی سند کوئی نہیں جانتا۔

حدیث۱۶-الحجامة فی نقرة الراس تورث النسیان: سر کی چندیا پر پچھنے لگوانا بھول پیدا کرتا ہے۔
دیلمی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۷-الخرم سوء الظن: یعنی یقین برا گمان ہے۔
ابوالشیخ نے لغو سند کے ساتھ علی سے موقوفاً روایت کیا اور قضاعی نے ''مسند الشہاب'' میں عبدالرحمٰن بن عائذ سے مرفوعاً روایت کیا اور بیہقی نے ''شعب الایمان'' میں حکم بن عبدالرحمٰن سے نقل کر کے کہا کہ عرب کہا کرتے تھے کہ
العقل تجارب والخرم سوء الظن:
عقل تجربہ کراتی ہے اور یقین برے گمان لاتا ہے۔

حرف الخاء

حدیث۱-الخال وارث من لاوارث لہ: جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ماموں وارث ہے۔
ابوداؤد نے بروایت مقدام بن معدی کرب بیان کیا اور ابن معین نے اسے ضعیف کہا۔

حدیث۲-خذوها یابنی طلحة خالدة تالدة لا نیز عهائکم الا ظالم:
اے اولاد طلحہ اسے (کلید کعبہ) لے لو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تم سے ظالم کے سوا کوئی نہ چھین سکے گا۔
اسے طبرانی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۳- خص بالبلاء من عرف الناس : جس نے لوگوں کو جان لیا' وہ بلاؤں کے ساتھ خاص ہو گیا۔

دیلمی نے سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۴- خلق الله التربة يوم السبت :اللہ تعالیٰ نے مٹی کو ہفتہ کے دن پیدا فرمایا:

امام مسلم ونسائی نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۵-الخلق كلهم عيال الله واجهم اليه انفعهم لعياله:

ساری مخلوق خدا کی عیال ہے اس کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہے' جو اس کے عیال کے لئے زیادہ نافع ہو۔

بیہقی نے الشعب میں اور ابو یعلیٰ نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور اس کی سند ضعیف ہے' اور ابن عدی نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۶-خیر كم بعد المأتين كل خفيف الحاذ قيل يارسول الله وما خفيف الحاذ قال من لا اهل له ولا مال: تم میں سے بہتر دو سو سال کے بعد ہر خفیف الحاذ ہے کسی نے پوچھا: یارسول اللہ! خفیف الحاذ کیا ہے فرمایا وہ جس کے نہ اہل وعیال ہو اور نہ مال و دولت ہو۔

ابو یعلیٰ نے حذیفہ بن الیمان سے روایت کیا۔

حدیث۷-الخير عادة: یعنی نیکی کرنا خصلت ہے۔

اسے ابو نعیم نے حلیہ میں سیّدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۸-خير الذكر الخفی وخير المنال مايكفی :

بہترین ذکر آہستہ کرنا اور بہترین مال وہ ہے جو کفایت کرے۔

بیہقی نے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اب میں مزید حدیثیں اس حرف کی بیان کرتا ہوں۔

حدیث۹- خذوا شطر دينكم عن الحميراء:

حمیرا سے اپنے دین کے نصف طریقے سیکھو (حمراء سے مراد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہیں)

میں اس کی سند سے واقف نہیں اور حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ''مختصر احادیث ابن حاجب'' کی تخریج کے ضمن میں فرمایا کہ یہ حدیث بہت ہی غریب ہے بلکہ یہ حدیث ہی منکر ہے۔ ان سے ہمارے شیخ حافظ ابو الحجاج مزی نے دریافت کیا تو فرمایا اسے کوئی نہیں جانتا اور فرمایا کوئی بھی اس کی سند سے واقف نہیں ہے اور ہمارے شیخ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ ایسی واہی حدیث ہے جس کی سند کوئی نہیں جانتا۔ انتہی

لیکن ''مسند الفردوس'' میں حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ خذوا ثلث دینکم من بیت عائشة: یعنی ام المومنین حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے اپنے دین کا تہائی حصہ سیکھو'' مگر اس کی سند کا تذکرہ نہیں کیا ہے۔

حدیث ۱۰- خیر کن الیسر کن صداقاً:

عورتوں میں سب سے بہتر وہ ہیں جو بھلائی کی خوگر ہیں۔

طبرانی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۱- خیر المجالس اوسعها: بہترین مجالس وہ ہیں جو خوب کشادہ ہوں۔

ابوداؤد نے سیّدنا ابوسعید سے روایت کی۔

حدیث ۱۲- خیر الغذاء بواکره: تازہ کھانا بہترین غذا ہے۔

دیلمی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۳- خیار کم احسنکم قضاء:

تم میں بہتر وہ ہے جو ضرورتوں کو خوب پورا کرے۔

شیخین نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۴- خیار امتی حداؤ هم الذین اذا غضبوا رجعوا:

میری امت کے بہتر لوگ وہ ہیں جو باز رہنے والے ہیں۔ یعنی جب غصہ کرتے

ہیں تو باز آ جاتے ہیں۔

طبرانی نے ''اوسط'' میں سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۵۔ خیر المجالس ما استقبل به القبله:

قبلہ رو ہو کر بیٹھنے والی محفل بہترین مجلس ہے۔

طبرانی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۱۶۔ خیر الاسماء ماحمد وما عبد: بہترین نام وہ ہیں جس میں حمد الٰہی ہو اور اس میں اپنی بندگی کا اظہار ہو۔

میں اس کی سند سے واقف نہیں۔ معجم طبرانی میں ابوزہیر ثقفی سے ہے کہ اذا سمیتم فعبدوا یعنی جب تم نام رکھو تو اس میں بندگی کا اظہار ہو۔

نیز ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً انہوں نے یہ بھی روایت کیا: احب سماء الی الله مایعبدله' یعنی اللہ کو وہ نام محبوب ہیں جس میں اس کی بندگی ظاہر کی گئی ہو۔

اور اس کی سند ضعیف ہے۔

حدیث ۱۷۔ الخراج بالضمان: خراج ضمانت کے ساتھ ہے۔

یہ رباعیات عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہے۔

حدیث ۱۸۔ خیر الامور اوساطها: بہترین کام اس کا وسط ہے۔

ابن سمعان نے اپنی تاریخ میں بروایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ایسی سند سے بیان کیا جس کا حال کوئی نہیں جانتا اور ابن جریر نے اپنی تفسیر میں مطرف ابن عبداللہ اور یزید بن مرہ جعفی کے کلام کے ضمن میں بیان کیا اور ابویعلیٰ' وہب بن منبہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ہر ایک کے دو کنارے اور ایک وسط ہوتے ہیں جب کوئی ایک کنارے کو پکڑتا ہے تو دوسرا کنارہ جھک جاتا ہے' لیکن جب درمیان کو پکڑتا ہے تو دونوں کنارے اعتدل پر رہتے ہیں۔ لہٰذا تم پر لازم ہے کہ ہر چیز کے وسط کو لیا کرو۔''

حدیث ۱۹۔ خیر خلکم خل خمر کم:

تمہارا سرکہ وہ بہتر ہے جو تمہاری شراب کا سرکہ بن جائے۔

بیہقی نے المعرفت میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے کہا کہ اس کی سند قوی نہیں ہے۔

حدیث۲۰- الخیر فی وفی امتی الی یوم القیامة:

بہتری مجھ میں ہے اور قیامت تک میری امت میں ہے۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ میں اس کی سند کو نہیں جانتا۔ انتہیٰ

حرف الدال

حدیث۱- الدال علی الخیر کفاعله:

نیکی کی رہنمائی کرنے والا اس نیکی کے کرنے والے ہی کی مانند ہے۔

بزار نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام مسلم نے سیّدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں سے روایت کیا کہ:

من دل علی خیر فله' مثل اجر افاعله:

جس نے نیکی پر رہنمائی کی تو اس کے لئے اس کے کرنے والے کے برابر ثواب ہے۔

حدیث۲-الدنیا سجن المومن وجنة الکافر:

دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے۔

امام مسلم و ترمذی نے سیّدنا ابو ہریرہ سے امام احمد نے سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اس اضافہ کے ساتھ کہ فاذا فارق الدنیا فارق السجن (یعنی مسلمان جب دنیا کو چھوڑتا ہے تو قید خانہ سے نکل جاتا ہے) روایت کیا۔ اس حرف کی مزید حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث۳-داووا مرضاکم بالصدقه :اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو۔

طبرانی نے ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے اور دیلمی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۴-دع مایریبك الی مایریبك:

جو تمہیں شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر اس طرف ہو جاؤ جس میں تمہیں شک نہ ہو۔

ترمذی ونسائی نے سیّدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے اور طبرانی نے واثلہ بن اسقع سے اور ابونعیم نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵-دفن البنات من المکرمات: لڑکیوں کو عزت کے ساتھ دفن کرو۔

طبرانی نے ''اوسط'' میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۶-الدعایرد البلاء: یعنی دعا بلاؤں کو دور کر دیتی ہے۔

اسے ابوالشیخ نے سیّدنا ابوہریرہ اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث۷-الدنیا دارمن لادارله ومال من لامال له ولهایجمع من لا عقل له:

دنیا اس کا گھر ہے جس کا (آخرت میں) گھر نہیں اور وہ مال ہے جس کا (آخرت میں) مال نہیں اور اس سے وہ دل لگاتا ہے جسے عقل نہ ہو۔ (رواہ احمد عن سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا)

حدیث۸- الدنیا متاع وخیر متاعها المرأة الصالحه:

دنیا سامان ہے اور اس کا بہترین سامان نیک بیوی ہے۔

امام مسلم نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا:

حدیث۹- الدنیا جیفة والناس کلابها

دنیا مردار ہے اور لوگ اس کے کتے ہیں۔

ابوالشیخ نے اپنی تفسیر میں بروایت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ موقوفاً بیان کیا کہ الدنیا جیفة فمن ارادها فلیصبر علی مغالطة الکلاب یعنی دنیا مردار ہے جو اسے چاہتا

ہے تو اسے چاہئے کہ کتوں کے ساتھ میل جول پر قناعت کرے۔"

اور دیلمی نے بروایت سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤد علیہ السلام پر وحی فرمائی

یاداؤد مثل الدنیا کمثل جیفة اجتمعت علیها الکلاب یجرونها افتحب ان تکون کلباً مثلهم فتجر معهم:

اے داؤد! دنیا اس مردار کی مانند ہے جس پر کتے جمع ہوں اور اسے پھاڑ کھا رہے ہوں' کیا تم پسند کرو گے کہ ان جیسے کتے ہو کر ان کے ساتھ پھاڑ کھانے والے بنو۔"

حدیث۱۰۔**الدین النصیحت قالو المن قال للّٰہ ولرسوله وآئمة المسلمین وعامتهم:**

دین سراپا نصیحت ہے صحابہ نے دریافت کیا کس کے لئے؟ فرمایا اللہ کے لئے اور اس کے رسول کے لئے اور مسلمانوں کے اماموں کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے۔

(رواہ العلم عن تمیم الداری)

حدیث۱۱۔**الدیك الابیض صدیقی:** سفید مرغ مجھے پیارا ہے۔

ابن ابی اسامہ اور ابوالشیخ' ابن حبان نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے کہا کہ یہ منکر ہے۔ انتہیٰ

حرف الذال

حدیث۱۔**زکٰوة الارض یبها:** زمین کی پاکی اس کی خشکی میں ہے۔

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ البتہ یہ محمد بن حنفیہ کا قول ہے جسے ابن جریر نے "تہذیب الآثار" میں بیان کیا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں انہیں محمد بن حنفیہ سے روایت کیا۔ نیز اسے ابی جعفر اور ابو قلابہ سے بھی روایت کیا۔ انتہیٰ

حرف الراء

حدیث۱-رفع عن امتی الخطا والنسیان وما استکرھوا علیہ:

میری امت سے خطا اور بھول اور جس پر انہیں مجبور کیا جائے اس سے مواخذہ اٹھا لیا گیا ہے۔

ابن ماجہ ابن حبان اور حاکم نے روایت کیا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کو ان لفظوں سے صحیح کہا کہ ان اللہ رفع الحدیث یعنی اللہ نے مواخذہ اٹھالیا ہے اور ابن عدی نے ابی بکرہ سے ان لفظوں سے حدیث نقل کی رفع اللہ عن ھذا الامت ثلاثا الخطاء والنسیان والامر یکرھون علیہ ۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اس امت سے تین باتیں اٹھالی ہیں۔ خطا' بھول اور وہ کام جس پر اسے مجبور کیا جائے۔''

حدیث۲-الرؤیا علی رجل طائر مالم تعبیر فاذاعبرت وقعت:

آدمی پر خواب جب تک تعبیر نہ لے پرواز رہتا ہے پھر جب تعبیر لے لے تو واقع ہو جاتا ہے۔

ابوداؤد وترمذی نے روایت کر کے صحیح قرار دیا اور ابن ماجہ نے ابو رزین سے روایت کیا۔

حدیث۳- الرؤیا للشرك الاصغر: خواب بہت چھوٹا شرک ہے۔

طبرانی نے شداد بن اوس سے روایت کیا۔

قلت: اسی حرف کی مزید حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث۴-رأس الحکمة مخافة اللہ: دانائی کی بنیاد اللہ کا خوف ہے۔

ابن لال نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵-رأس العقل بعد الایمان باللہ التوددالی الناس:

اللہ پر ایمان لانے کے بعد عقلمندی کی جڑ لوگوں سے محبت کرنا ہے۔

ابونعیم نے سیّدنا انس اور سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۶-ریح الولد من ریح الجنة: اولاد کی خوشبو جنت کی خوشبو کا جز ہے۔
طبرانی نے ''الصغیر'' میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷-ردجواب الکتاب حق کرد السلام:
خط کا جواب دینا' سلام کے جواب دینے کی مانند حق ہے۔
ابن لال نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ابونعیم نے سیّدنا انس سے روایت کیا۔

حدیث۸-رضاء اللہ فی رضاء الوالدین وسخطه فی سخط الوالدین:
اللہ کی خوشنودی والدین کی خوشنودی میں اور اس کی ناراضی والدین کی ناراضی میں ہے۔
ترمذی نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۹-الرؤیا بالاول عابر: یعنی خواب پہلے معبر کی تعبیر کے ساتھ ہے۔
ابن ماجہ نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۰-الرزق یطلب العبد کما یطلبه اجله:
رزق بندے کو اسی طرح تلاش کرتا ہے جس طرح اس کی موت اسے تلاش کرتی ہے۔
طبرانی نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱-رحم اللہ من قال خیرا اوصمت:
اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو بھلائی کی بات کہے یا وہ خاموش رہے۔
دیلمی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں سے روایت کیا: رحم اللہ من تکلم فغنم اوسکت فسلم یعنی اللہ رحم کرے جو اچھی بات کرے وہ اچھا ہے یا خاموش رہے وہ محفوظ ہے۔

حدیث۱۲- رجعنا من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر قالوا وما الجهاد الاکبر قال جهاد القلب:

اب ہم چھوٹے جہاد سے بڑے جہاد کی طرف لوٹتے ہیں صحابہ نے پوچھا بڑا جہاد کیا ہے: فرمایا کہ دل کا جہاد ہے۔

حافظ ابن حجر ''تسدید القوی'' میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث لوگوں کی زبانوں پر مشہور ہے حالانکہ یہ ابراہیم بن عبلہ کے کلام کا جز ہے جو نسائی کی ''الکنی'' میں مروی ہے۔ انتہیٰ

واقول- علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادی اپنی تاریخ میں سیّدنا جابر کی حدیث میں روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غزوہ کی واپسی پر صحابہ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا: **قد متم خیر مقدم وقد متم من الجهاد الاصغر الی الجهاد الاکبر قالوا وما الجهاد الاکبر یا رسول اللہ؟ قال مجاهدة العبد هواه** یعنی تمہارا نکلنا کتنا اچھا نکلنا ہے کہ اب تم جہاد اصغر سے جہاد اکبر کی طرف جا رہے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! جہاد اکبر کیا ہے؟ فرمایا وہ اپنی خواہشات سے بندہ کا جہاد کرنا ہے۔

حدیث۱۳-رحم اللہ من زارنی وزمام ناقة بیده:

اللہ کی اس پر رحمت ہو جو میری زیارت کرے درانحالیکہ کے سواری کی لگام اس کے ہاتھ میں ہو۔

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ انتہیٰ

حرف الزاء

حدیث۱- زر غبا تزدد حبا: ہر ہفتہ زیارت کرو محبت بڑھے گی۔

(ناغہ کر کے زیارت کیا کرو اس سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے)

بزار اور بیہقی نے ''الشعب'' میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور دونوں نے اسے ضعیف قرار دیا' اور دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور ابن عدی نے ''الکامل'' میں چودہ مقامات پر اسے نقل کیا اور ہر جگہ اسے ضعیف قرار دیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نیز یہ حدیث سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ' انس' جابر' حبیب بن مسلمہ' ابن عباس' ابن عمر' ابوذر اور سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہم سے بھی مروی ہے۔ اسی حرف کی مزید حدیثیں:

حدیث۲- **زینوا اصواتکم بالقرآن**: قرآن کریم کے ساتھ اپنی آوازوں کو مزین کرو۔

حکم وغیرہ نے براء سے نقل کیا۔

حدیث۳- **زینوا اعیادکم بالتکبیر**: اپنی عیدوں کو تکبیروں سے آراستہ کرو۔

طبرانی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۴- **الزکٰوۃ قنطرۃ الاسلام**: زکوٰۃ اسلام کا پل ہے۔

طبرانی نے ابوالدرداء سے روایت کیا۔

حدیث۵- **الزنا یورث الفقر**: یعنی زنا کاری' محتاجی کو لاتی ہے۔

دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حرف السین

حدیث۱- **سافروا تصحوا**: یعنی سفر کرو' صحت مند رہو گے۔

امام احمد نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور طبرانی نے ابن عباس سے اور قضاعی نے ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔

حدیث۲- **السعید من وعظ بغیرہ** : نیک بخت وہ ہے جو دوسرے سے نصیحت

پکڑے۔

رامہرزی نے ''الامثال'' میں زید بن خالد اور عقبہ بن عامر سے روایت کیا اور ابن جوزی نے کہا یہ ثابت نہیں ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقبہ کی بہت طویل حدیث ہے جسے دیلمی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے اور بلاشبہ یہ لفظ سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً وارد ہیں جسے ابن ماجہ نے اور بیہقی نے ''المدخل'' میں بیان کیا ہے اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے موقوفاً بھی مروی ہے جسے سعید بن منصور نے اپنی سنن میں روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث۳- **السلطان ظل اللہ فی الارض**: بادشاہ زمین میں خدا کا سایہ ہوتا ہے۔

بیہقی نے ابن سیرین سے مرفوعاً اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کی اور دارقطنی کہتے ہیں کہ کعب سے مروی ان کا اپنا قول کہنا زیادہ صحیح ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ لفظ ابوبکرہ کی حدیث میں بھی مرفوعاً وارد ہیں، جسے ترمذی نے نقل کیا اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً منقول ہیں، جسے دیلمی اور ابوالشیخ نے نقل کیا اور سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے دیلمی اور ابوالشیخ نے روایت کیا اور سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہیں، جسے ابوالشیخ نے نقل کیا اور سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے بھی مرفوعاً مروی ہیں جسے ابونعیم نے نقل کیا۔ انتہیٰ

حدیث۴- **سید العرب علی**: یعنی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ عرب کے سردار ہیں اسے ابونعیم نے ''حلیہ'' میں حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور اسے حاکم نے ''المستدرک'' میں سیّدتنا عائشہ صدیقہ اور جابر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں بیان کیا اور ذہبی نے اپنی ''مختصر'' میں اسے موضوع کہا اور ابن عساکر نے قیس بن حازم سے مرسلاً یہ روایت کی کہ:

انا سید ولد آدم وابوك سید كهول العرب وعلی سید شباب العرب: میں اولادِ آدم کا سردار ہوں اور تمہارے والد عرب کے بوڑھوں اور علی عرب کے جوانوں کے سردار ہیں (اس حدیث سے فضیلت حضرت صدیق وحضرت علی رضی اللہ عنہما معلوم ہوتی ہے)۔ اس حرف کی بقیہ حدیثیں یہ ہیں:

حدیث۵-سبقك بها عكاشه : یعنی تم سے اس معاملہ میں عکاشہ سبقت لے گئے۔ شیخین نے ابن عباس سے روایت کیا۔

حدیث۶-سددوا وقاربو: یعنی سیدھے رہو اور قریب کرو۔
شیخین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث۷- السفر قطعة من العذاب: یعنی سفر عذاب کا ایک ٹکڑا ہے۔
امام بخاری نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۸-سیدالقوم خادمهم: یعنی قوم کا سردار ان کا خادم ہے۔
ابن ماجہ نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۹- السلام قبل الكلام: یعنی سلام کرنا بات کرنے سے پہلے ہے۔
(رواہ الترمذی عن جابر)

حدیث۱۰- السعید من سعد فی بطن امه:
نیک بخت وہ ہے جو اپنی ماں کے بطن سے نیک ہو والشقی من شقی فی بطن امه: اور بدبخت وہ ہے جو اپنی ماں کے شکم سے بدبخت ہو۔
طبرانی نے "الصغیر" میں اور بزار نے بسند صحیح سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱-السماح رباح والشر شؤم: بہادری وفاداری ہے اور بدی بدقسمتی۔

دیلمی نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۲-سبقت رحمتی غضبی: یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

شیخین نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حرف الشین

حدیث۱- الشتاء ربیع المومن : موسم سرما مومن کی فصل بہار ہے۔

ابو یعلیٰ نے سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۲-شیبتنی ھود واخواتھا:

مجھے قوم ہود کی اور اس کی طرح دوسری اقوام کی ہلاکت خیزیوں نے بوڑھا کر دیا۔

بزار نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور ''الاقتراح'' میں اسے صحیح کہا اور دار قطنی نے اسے معلول گردانا اور موسیٰ بن ہارون نے اسے منکر کہا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان لفظوں کے بارے میں کہا گیا ہے یہ موضوع ہے اور درست بھی ہے کہ اسے حسن کہا جائے اور ''التفسیر المسند'' میں اس کی سندوں کو جمع کیا گیا ہے۔ انتہیٰ واللہ اعلم

حدیث۳- الشیخ فی قوم کالنبی فی امتہ : کسی قوم میں بوڑھا شخص، اپنی امت میں نبی کی مانند پیروی کے لائق ہے۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی سند دیلمی نے ابو رافع سے بیان کی ہے۔ اس حرف کی بقیہ حدیثیں۔

حدیث۴- شاوروھن وخالفوھن :عورتوں سے مشورہ کرو اور ان کی مخالفت کرو۔

یہ باطل ہے اور اس کی کوئی اصل نہیں ہے، لیکن اس معنی میں یہ حدیث ہے کہ :طاعت النساء ندامت یعنی عورتوں کی باتوں کی پیروی کرنا ندامت و شرمندگی ہے۔

جسے ابن لال' ابن عدی اور دیلمی نے حدیث عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے نقل کیا اور ابن عدی نے حدیث ام سعید بنت زید بن ثابت سے بروایت ان کے والد سے مرفوعاً نقل کیا کہ طاعت المراۃ ندامۃ یعنی عورت کی اقتداء موجب ندامت ہے اور ابن لال نے ''بالاسناد سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ

لایفعلن احدکم امرا حتی یستشیر فان لم یجد من یستشیرہ فلیستشر امرأۃ ثم لیخالفھا فان فی خلافھا البرکۃ: ہرگز ہرگز کوئی کام بغیر مشورہ کے کوئی نہ کرے' اب اگر کوئی مشورہ دینے والا نہ ملے تو اپنی بیوی سے مشورہ لو پھر اس کے مخالف کام کر کیونکہ اس کے خلاف میں برکت ہے۔

طبرانی وحاکم نے ابوبکرہ کی مرفوع حدیث کو صحیح کہہ کر نقل کیا کہ:

هلكت الرجال حين اطاعت النساء:

مرد اس وقت ہلاک ہو جائیں گے جب عورتوں کی پیروی کرنے لگیں گے۔

عسکری نے ''الامثال'' میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ خالفوا النساء فان فی خلافھن البرکۃ (عورتوں کی مخالفت کرو کیونکہ ان کی مخالفت میں برکت ہے) اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا:

عود واالنساء فانها ضعيفة ان اطعتها اهلكتك:

عورتوں کے مشورے کا الٹ کرو کیونکہ وہ کمزور ہیں اگر تم نے اسے مان لیا تو تم ہلاکت میں پڑ جاؤ گے۔

حدیث ۵- شرار کم عزابکم: تم میں شریر لوگ تمہارے بے شادی شدہ لوگ ہیں۔

امام احمد نے ابوذر سے اور طبرانی نے عطیہ بن بشیر سے اور ابن عدی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے اور ابویعلیٰ نے جابر سے روایت کیا اور ابن جوزی اسے موضوعات میں لائے جو ان کی غلطی ہے۔

حدیث۶-شفاعتی لاهل الکبائر من امتی:

میری شفاعت میری امت کے بڑے بڑے گناہ گاروں کے لئے ہے۔

ترمذی وابوداؤد اور بیہقی نے انس وحاکم اور جابر سے اور طبرانی نے ابن عباس وابن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین سے روایت کیا اور بیہقی نے ''الشعب'' میں کعب بن عجرہ سے اور مرسل طاؤس سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ یہ مرسل حسن ہے۔ شہادت دی کہ یہ لفظ اکثر تابعین میں شائع ہے۔

حدیث۷- شهادة خزيمة بشهادة رجلين:

خزیمہ کی گواہی دو مردوں کے گواہی کے برابر ہے۔

امام احمد ابوداؤد نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۸-شفاء العی السوال: درماندگی کا علاج پوچھنا ہے۔

ابوداؤد حاکم نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۹-الشاهد یری مالا یری الغائب: موجود وہ دیکھتا ہے جو غائب نہیں دیکھتا۔

امام احمد نے سیّدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے روایت کیا۔

حرف الصاد

حدیث۱- الصحت تمتع الرزق: صحت مند رزق سے فائدہ اٹھاتا ہے۔

سند میں سیّدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی حدیث کا جز ہے اور یہ ضعیف ہے۔

حدیث۲-صلوة النهار عجماء:

دن کی نماز گونگی ہے (یعنی جہری قرأت نہیں ہے۔ (مترجم)

دار قطنی اور نووی نے کہا کہ یہ باطل ہے کوئی اصل نہیں۔

حالانکہ یہ ابوعبید کی کتاب ''فضائل قرآن'' میں ابوعبیدہ بن عبداللہ بن مسعود کے

کلام کا حصہ ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے انہیں سے ابن ابی شیبہ نے اپنی کتاب میں نقل کیا اور نیز یہ حسن سے بھی مروی ہے اور ان کا بقیہ حصہ یہ ہے کہ **وصلوٰۃ اللیل تسمع اذینك** یعنی رات کی نماز کو تمہارے کان سنتے ہیں اور سعید بن منصور نے ابی حماد بن سلیمان سے بغیر اس اضافہ کے روایت کیا۔ اسی طرح عبدالرزاق نے مجاہد سے نقل کیا اور حسن سے مروی ہے کہ کہا **صلوٰۃ النھار عجماء لا یرفع بھا الصوت الا الجمعہ والصبح ترفع:**

دن کی نماز گونگی ہے جس میں آواز بلند نہیں ہوتی بجز جمعہ کے اور صبح کو آواز بلند ہوتی ہے۔

حدیث۳-**صوموا تصحوا:** روزہ رکھو صحت مند رہو گے۔

ابو نعیم نے ''الطب'' میں سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔

اس حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث۴-**صلوۃ بسواك افضل من سبعین صلوۃ بلا سواك:**

مسواک کر کے نماز پڑھنا بغیر مسواک کے ستر نمازوں سے افضل ہے۔

الحرث نے اپنی اسند میں اور ابو یعلیٰ وحاکم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اور دیلمی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۵-**الصلوٰۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم افضل من عتق الرقاب:** نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا غلاموں کے آزاد کرنے سے افضل ہے۔

الاصبہانی نے الترغیب میں سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث۶-**صلوا علی من قال لا الہ الا اللہ وصلوا خلف من قال لا الہ الا اللہ:** ہر **لا الہ الا اللہ** کہنے والے کی نماز جنازہ پڑھو اور ہر **لا الہ الا اللہ** کہنے والے کے پیچھے نماز پڑھو: (ف: اس سے صرف اہل سنت مراد ہیں) طبرانی نے سیّدنا ابن عمر

رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۷-صدقة السر تطفئ غضب الرب:
چھپا کر خیرات کرنے سے رب کا غضب ٹھنڈا ہوتا ہے۔
ترمذی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۸-الصلوٰة عماد الدین :یعنی نماز دین کا ستون ہے۔(رواہ الدیلمی عن علی)

حدیث۹-الصبر مفتاح الفرج ھا :یعنی صبر کرنا کشادگی کی کنجی ہے۔
دیلمی نے حسین بن علی رضی اللہ عنہ سے بلاسند روایت کیا۔

حدیث۱۰-صغار قوم کبار قوم آخرین:
قوم کے چھوٹے بچے آنے والے لوگوں کے لئے بڑے ہوں گے۔
درامی وبیہقی نے ''المدخل'' میں حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور عروہ بن زبیر سے ان کا قول نقل کیا اور بیہقی نے عمرو بن عاص سے موقوفاً روایت کیا۔

حرف الطاء

حدیث۱-طلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمت:
تحصیل علم (دین) ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔
سیّدنا انس' جابر' ابن عمر' ابن عباس' علی اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم سے یہ مروی ہے اور ہر سند میں کلام ہے۔ سب سے عمدہ سند' قتادہ وثابت کی ہے جو سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہے اور مجاہد کی ہے جو سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ہے اور ابن ماجہ نے کثیر بن شنظیر سے بروایت محمد بن سیرین از انس روایت کیا ہے اور یہ راوی کثیر مختلف فیہ ہے لہٰذا یہ حدیث حسن ہے اور ابن عبدالبر نے کہا ہے کہ اس حدیث کی تمام سند میں معلول ہیں۔ پھر یہ کہ اسحٰق ابن راھویہ کا اس کی سند میں کلام کرنا بھی مروی ہے۔ بایں ہمہ اس کے معنی

صحیح ہیں اور بزار نے اپنی سند میں کہا ہے کہ یہ حدیث سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے واہی سندوں کے ساتھ مروی ہے۔ اور جو روایت ابراہیم بن سلام از حماد بن سلیمان از ابراہیم نخعی از انس مروی ہے وہ حسن ہے کیونکہ ابن سلام راوی کو ہم نہیں جانتے بجز ابو عاصم کے اور اسے ابن جوزی نے ''منہاج القاصدین'' میں بسند ابی بکر بن ابی داؤد از جعفر بن مسافر از یحییٰ بن جان از سلیمان ابن قرم از ثابت بنانی از حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے۔ ابن ابوداؤد کہتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے' وہ کہتے تھے کہ طلب العلم فریضة اس سند سے بڑھ کر صحیح نہیں ہے اور المزی کہتے ہیں کہ یہ حدیث بہت سی طرق سے مرتبہ حسن کو پہنچتی ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ دیلمی بیان کرتے ہیں کہ یہ حدیث ابی ابن کعب' حذیفہ بن یمان' سلمان' سمرہ بن جندب' معاویہ بن عبدہ' ابی ایوب' ابوہریرہ' عائشہ بنت صدیق' عائشہ بنت قدامہ اور ام ہانی رضی اللہ عنہم وعنہن سے بھی مروی ہے اور باعتبار مخارج یہ احادیث متواترہ میں ظاہر ہوتی ہے اور بیہقی نے ''المدخل'' میں کہا ہے کہ علم کی مراد کو اللہ ہی زیادہ جانتا ہے چونکہ علم عام اتنا وسیع ہے کہ اسے ہر بالغ و عاقل جاہل نہیں گھیر سکتا۔ یا علم خاص مراد ہو جو خواص کا درجہ ہے یا اس سے مراد ہر مسلمان پر عائد کردہ فرائض کا علم ہو۔ یہاں تک وہ بعد کفایت اس میں موجود ہو' پھر یہ کہ ابن مبارک سے مروی ہے کہ اس حدیث کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اس سے وہ مراد نہیں ہے جو تم چاہتے ہو بلکہ وہ طلب علم فرض ہے جو اس کے دینی امور میں واقع ہوتا ہے تو وہ اسے اتنا خاص کرے کہ اسے اس کا علم ہو جائے۔ انتہی

حدیث۲-طلب الکسب الحلال فریضة: حلال روزی حاصل کرنا فرض ہے۔

بیہقی نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ علامہ سیوطی کہتے ہیں کہ اسے طبرانی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت کیا

ہے۔انتہیٰ۔

حدیث۳-**طلب الحق غربت**:حق کا طلب کرنا غربت ہے۔

الانصاری نے منازل السائرین میں بسند حضرت جنید از سری از معروف کرخی از جعفر بن محمد از آباءہ مرفوعاً روایت کی اور کہا کہ یہ غریب ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسی سند سے دیلمی نے روایت کیا اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں مسلسل صوفیاء سے اس سند کے ساتھ روایت کیا۔انتہیٰ

حدیث:۴-**طعام البخیل داع و طعام السخی شفاء**:

بخیل کا کھانا بیماری ہے اور سخی کا کھانا شفا ہے۔

ابن عدی نے بروایت مالک از نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل کر کے کہا یہ ثابت نہیں ہے کیونکہ بہت سے مجہول راوی ہیں اور اسے ضعیف قرار دیا اور مالک کے نزدیک یہ باطل ہے۔

اس حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث۵-**الطلاق بیدمن اخذ بالساق**:

طلاق اس (شوہر) کے ہاتھ میں ہے جس نے پنڈلی پکڑی۔

اسے ابن ماجہ نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔انتہیٰ

حرف الظاء

حدیث۱- **الظالم عدل اللہ فی الارض ینتقم من الناس ثم ینتقم اللہ منہ**:

ظالم زمین میں اللہ کا انصاف ہے جو لوگوں سے انتقام لیتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ اس سے انتقام لے گا۔

زرکشی نے کہا کہ میں نے اس کی سند نہ پائی۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے معنی میں وہ روایت ہے جسے طبرانی نے ''اوسط'' میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً نقل کیا کہ:

ان اللہ یقول انتقم فمن ابغض بمن ابغض ثم اصیر کلاالی النار:

بیشک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ برے کے ذریعہ بروں کا انتقام لیتا ہے پھر سب کو جہنم میں ڈال دیتا ہے۔ اس کی سند ضعیف ہے ابن عساکر نے علی بن غنام سے نقل کیا کہ کہا گیا ہے کہ

ماانتقم اللہ لقوم الابشر منھم: اللہ کسی قوم سے بدلہ نہیں لیتا مگر اس کے ذریعے جو ان میں سب سے بدتر ہو۔

اور عبداللہ بن امام احمد نے ''زوائد الزھد'' میں مالک بن دینار سے روایت کی کہ انہوں نے کہا کہ میں نے زبور میں پڑھا ہے کہ میں منافق کا انتقام منافق کے ذریعہ لیتا ہوں پھر تمام منافقوں سے انتقام لیتا ہوں۔ انہوں نے بیان کیا کہ اس کی مثل ونظیر قرآن کریم میں بھی یہ ہے کہ وکذلک نولی بعض الظالمین بعضا بما کانوا یکسبون ○ (الانعام:۱۲۹)

اسی طرح ظالموں کا والی بنا دیتے ہیں بلکہ ان کے کسب (کیے) کا۔

بقیہ اس حرف کی حدیث یہ ہے کہ:

حدیث۲- ظلم دون ظلم: ظلم پہ ظلم ہے۔

امام احمد نے ''الایمان'' میں عطاء سے مرسلاً روایت کیا۔

حرف العین

حدیث۱- العبد من طینت مولاہ: غلام اپنے آقا کے خمیر سے ہے۔

ابن لال نے ''مکارم اخلاق'' میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ان لفظوں سے نقل کی طینت المعتق من طینت مولی: غلام کا خمیر آقا کے خمیر سے ہے۔

حدیث۲-العجلہ من الشیطان :جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے۔

ترمذی نے نقل کر کے سہل بن سعد ساعدی کی حدیث سے جس کے اول میں ہے: "الاناءة من الله" اسے حسن کہا اور بیہقی نے اپنی سنن میں سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے جس کے اول میں "التأنی من الله" ہے بیان کیا اور بیہقی نے ہی سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

اذا تانیت اصبت او کدت و اذا استعجلت اخطأت او کدت:

جب تم نے اطمینان سے کام کیا تو ٹھیک رہے یا قریب قریب ٹھیک کے رہے اور جب تم نے جلد بازی کی تو تم نے خطا کی یا قریب قریب خطا کے رہے۔

حدیث۳-العدة دین یعنی عدت: (تیاریٔ جہاد دین کی بات ہے) دین میں سے ہے۔ طبرانی نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مراسیل میں ابوداؤد نے حسن سے مرفوعاً روایت کیا کہ العدة عطیة یعنی عدت عطیہ ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "الباب" میں علی مرتضٰی کرم اللہ وجہہ سے دیلمی نے روایت کیا ہے۔

حدیث۴-عرفوا و لا تعنفوا: پہچنواؤ اور جھڑکو نہیں۔

الآجری نے "اخلاق حملۃ القرآن" میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حارث اور طیالسی دونوں نے اپنی سندوں میں اور بیہقی نے "المدخل" میں ان لفظوں سے روایت کیا کہ:

علموا و لا تعنفوا فان العلم خیر لمن المعنف:

سکھاؤ اور جھڑکو نہیں کیونکہ سکھانے والا جھڑکنے والے سے بہتر ہے۔

حدیث۵-علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل:

میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح میری طرف سے تبلیغ دین

کرنے والے ہیں۔ اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث۶-العلماء ورثت الانبیاء: علماء نبیوں کے وارث ہیں۔

الاربعہ نے ابی الدرداء سے روایت کیا۔

حدیث۷-العین حق: یعنی نظر حق ہے۔

بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۸-العین تدخل الرجل القبر و الجمل القدر:

نظر آدمی کو قبر میں اور اونٹ کو ہانڈی میں پہنچا دیتی ہے۔

ابو نعیم نے ''الحلیہ'' میں سیّدنا جابر سے روایت کیا۔ اس حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث۹-عرضت علی اعمال امتی فوجدت فیھا المقبول والمردود الا الصلوٰۃ علی: میری امت کے اعمال مجھ پر پیش کئے گئے ان میں کچھ تو مقبول تھے اور کچھ مردود مگر مجھ پر درود بھیجنا یہ مقبول تھا۔

میں اس کی سند سے واقف نہ ہو سکا۔

حدیث۱۰- علی الیدما احملت حتّٰی تؤدیہ:

اس ہاتھ پر فرض ہے کہ جو لیا ہے اسے ادا کرے۔

ابوداؤد و ترمذی نے سمرہ بن جندب سے روایت کیا۔

حدیث۱۱- العلم خزائن ومفتاحھا السوال:

العلم مخفی خزانہ ہے اس کی کنجی پوچھنا ہے۔

(ابو نعیم نے سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔)

حدیث۱۲-علیکم بدین العجائز: تم پر عورتوں کا مہر ادا کرنا فرض ہے۔

دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان لفظوں سے روایت کیا کہ جس کی سند واہی ہے کہ

اذا کان آخر الزمان واختلف الاھواء فعلیکم بدین البادیت والنساء:

جب آخر زمانہ ہوگا تو خواہش مختلف ہو جائے گی' لہٰذا تم پر دین مہر جنگل کی عورت ہو یا شہری بیوی ادا کرنا فرض ہے۔

حدیث ۱۳۔ عورۃ سترت ومؤنت کیفیت مغد موت البنت:

شرم کی پردہ پوشی کی گئی کفالت کا بوجھ اٹھالیا گیا بوقت بیٹی کے مرنے کے۔

ابن ابی الدنیا نے ''کتاب العرائس'' میں بطریق قتادہ روایت کیا کہ سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کو جب ان کی صاحبزادی کے انتقال کی خبر ملی تو فرمایا:

الحمدللہ ھذہ عورۃ ستر ھا اللہ ومؤنۃ کفلھا اللہ واجر ساقۃ اللہ الینا ۔ تمام تعریفیں خدا کے لئے اللہ نے شرم کی پردہ پوشی کی اور اللہ نے کفالت کا بوجھ اٹھا لیا اور اللہ نے ہماری طرف اس کا اجر ارسال فرمایا:

حدیث ۱۴۔ العلم فی الصغر کالنقش فی الحجر:

بچپن کی تعلیم ایسی ہے جیسے پتھر کی لکیر۔ (یعنی جیسے پتھر پہ نقش)

بیہقی نے ''المدخل'' میں ان لفظوں سے امام حسن رضی اللہ عنہ کا قول نقل فرمایا اور اسماعیل بن رافع سے مرفوعا مرسلاً ان لفظوں سے روایت کی کہ

من تعلم وھو شاب کان کرمم فی حجر ومن تعلم فی الکبر کان کالکاتب علی ظھر الماء ۔

جس نے جوانی کے زمانہ میں علم حاصل کیا وہ گویا پتھر میں نقش کرنے کی مانند ہے اور جس نے بڑھاپے میں علم حاصل کیا وہ گویا پانی کی سطح پر لکھنے والے کی مانند ہے۔

اور طبرانی نے ''الکبیر'' میں بسند ضعیف سیّدنا ابوالدرداء سے مرفوعاً روایت کیا کہ

مثل الذین یتعلم العلم فی صغرہ کالنقش علی الحجر ومثل الذین یتعلم العلم فی کبرہ کالذی یکتب علی الماء :ان لوگوں کی مثال جو بچپن میں علم

حاصل کرتے ہیں ایسی ہے جیسے پتھر پر نقش کرنا اور ان لوگوں کی مثال جو بڑھاپے میں علم حاصل کرتے ہیں ایسی ہے جیسے پانی پر کوئی لکھے۔

حدیث ۱۵-عودوا کل بدن اعتاد: ہر ایک کی عیادت کرو جو بیمار ہو جائے۔

ابو محمد خلال نے حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً بلفظ ''عودوا بدن'' روایت کیا۔

حدیث ۱۶-العداوة فی الاھل والحسد فی الجیران:

گھر والوں میں عداوت ہوتی ہے اور ہمسایوں میں حسد۔

بیہقی نے ''الشعب'' میں بشر بن حرث سے ان کے قول سے یہ لفظ نقل کئے۔

العداوة فی القرابت والحسد فی الجیران والمنفعة فی الاخوان:

رشتہ داروں میں عداوت ہمسایوں میں حسد اور بھائیوں میں منفعت ہوتی ہے۔

حدیث ۱۷-عدو الالمرء من یعمل بعمله: آدمی کا دشمن اس کا وہ عمل ہے جسے وہ کرے۔

ابو نعیم نے ''الحلیہ'' میں سفیان بن عیینہ سے نقل کیا کہ جب وہ مکہ مکرمہ آئے تو وہاں قبیلہ منکدر کا ایک شخص فتویٰ دے رہا تھا۔ تو انہوں نے بھی قیام کر کے فتویٰ دینا شروع کر دیا۔ اس پر اس منکدری شخص نے کہا یہ کون ہے جو ہمارے شہروں میں فتویٰ دیتا ہے۔ اس پر سفیان نے اس کو ایک خط لکھا کہ مجھے ابن دینار نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حدیث بیان کی کہ انہوں نے فرمایا توریت میں لکھا ہوا ہے کہ عدوی الذی یعمل بعملی (میرا دشمن وہی ہے جو میرا عمل ہوگا) اس پر اس منکدری شخص نے ان سے زبان روک لی۔

حدیث ۱۸-العدو العاقل ولا الصدیق الاحمق:

عقلمند دوست دشمن ہوتا ہے نہ کہ راز دان دوست۔

وکیع نے ''الغرر'' میں سفیان سے روایت کی کہ انہوں نے کہا ابو حازم کہا کرتے

تھے کہ:

لان یکون لی عدو صالح احب الی من ان یکون لی صدیق حاسد:
اگر کوئی نیکوکار شخص میرا دشمن ہو تو وہ میرے حاسد دوست سے زیادہ محبوب ہے۔

حرف الغین

حدیث۱-**الغناء ینبت النفاق فی القلب کما ینبت الماء البقل :**
گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے جس طرح پانی اناج کو پیدا کرتا ہے۔
امام نووی کہتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے مگر میں کہتا ہوں کہ اسے دیلمی نے سیّدنا انس وابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ باقی حدیثیں اس حرف کی یہ ہیں:

حدیث۲-**غسل الاناء وطهارة الغناء یورثان الغنی:**
برتنوں کو صاف کرنا اور بدن کے زوائد سے جسم کو پاک کرنا تونگری لاتا ہے۔
دیلمی نے بغیر ذکر سلسلہ بیان کیا۔

حدیث۳-**الغنی غنی النفس:** تونگری نفس کی بے نیازی ہے۔
(رواہ الشیخان عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ)

حدیث۴-**الغیرة من الایمان:** غیرت کھانا ایمان کی نشانی ہے۔
(رواہ الدیلمی عن ابی سعید)

حرف الفاء

حدیث۱-**الفاتحه لما قرأت له:** جب تم اس کے لئے پڑھو تو فاتحہ پڑھو۔
بیہقی نے "الشعب" میں بیان کیا۔
قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ "الشعب" میں اس حدیث کا کوئی وجود نہیں ہے البتہ اس میں یہ ہے کہ **فاتحه الکتاب شفاء من کل داء :**

سورہ فاتحہ ہر مرض کی شفا ہے۔

اسے عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے نقل کیا اور ابو الشیخ کی کتاب ''الثواب'' میں عطاء سے مروی ہے کہ فرمایا:

اذا اردت حاجت فاقرأ فاتحة الكتاب حتىٰ تختمها لقضى ان شاء الله تعالىٰ: جب کوئی ضرورت درپیش ہو تو سورہ فاتحہ پڑھو اس کے ختم ہونے سے پہلے انشاءاللہ تمہاری ضرورت پوری ہو جائے گی۔ (بقیہ حدیثیں)

حدیث۲- **فرمن المجذوم فرارك من الاسد:**

کوڑھی سے ایسے بھاگو جیسے تم شیر سے بھاگتے ہو۔

شیخین نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

اثر(۳) **في بيته يوتى الحكمت هو من امثال العرب مشهورة:**

اس کے گھر میں دانائی رکھی گئی ہے۔

یہ مثل عرب کی مشہور مثالوں میں سے ہے اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں شعبی سے نقل کیا کہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اور ابی ابن کعب رضی اللہ عنہ کے مابین کسی بات میں بحث ہو رہی تھی تو ان دونوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو اپنے مابین حکم طے کیا' پھر یہ دونوں ان کے مکان پر تشریف لائے۔ پھر جب آمنا سامنا ہوا تو سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا ہم تمہارے پاس اس غرض سے آئے ہیں کہ تم ہمارے درمیان فیصلہ کر دو اور فرمایا **في بيته يوتى الحكمة** اس کے گھر میں دانائی رکھی گئی ہے۔ پھر یہ دونوں بیٹھ گئے اور انہوں نے دونوں کے درمیان فیصلہ کیا۔

حرف القاف

حدیث۱- **قدر الله لمقادير قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة:**

اللہ تعالیٰ نے تقدیروں کو آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مقدر فرمایا دیا تھا۔ (رواہ العلم عن ابن جابر)

حدیث۲-قدس العدس علی لسان سبعین نبیا:
ستر نبیوں کی زبانوں پر مسور کی تقدیس رہی ہے۔
طبرانی نے واثلہ بن اسقع سے نقل کیا۔ حالانکہ یہ باطل ہے۔ اس کے بطلان کی صراحت ابن مبارک لیث بن سعد اور متاخرین میں سے ابوموسیٰ مدینی نے کی ہے۔
حدیث۳-القلب بیت الرب: یعنی دل خدا کا گھر ہے۔ یہ بے اصل ہے۔
حدیث۴-قیلوا فان الشیاطین لاتقیل:
دوپہر کے کھانے کے بعد لیٹا کرو کیونکہ شیاطین قیلولہ نہیں کرتے۔
بزار نے انس سے روایت کی۔ (بقیہ احادیث)
حدیث۵-قل الحق وان کان مراً: حق کہو اگر چہ تلخ ہو۔ (رواہ احمد بن ابی زر)
حدیث۶-قدموا قریشا و لا تقدموھا:
قریش کو آگے بڑھاؤ۔ ان سے تم آگے نہ بڑھو۔
طبرانی نے عبداللہ بن صاب سے اور ابونعیم نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۷-قید و العلم بالکتاب: تحریر کے ذریعہ علم کو گھیرلو۔
(رواہ الطبرانی وغیرہ عن ابن عمر)
حدیث۸-قلب المومن حلو یحب الحلاوۃ: مومن کا دل شیریں ہے، وہ شیرینی کو پسند کرتا ہے۔
بیہقی نے ''الشعب'' میں اور دیلمی نے ابی امامہ سے روایت کیا۔
حدیث۹-قاضی فی الجنۃ و القاضیان فی النار:
ایک قاضی جنتی ہے اور دو قاضی جہنمی۔

بیہقی نے بریدہ کی حدیث سے روایت کیا۔

حدیث۱۰- قوام امتی بشرارھا:

میری امت کا قیام ان کے شریر لوگوں کی وجہ سے ہے۔

امام احمد نے میمون بن سنباذ سے روایت کیا۔

حرف الکاف

حدیث۱- کان وضوءہ لایبل اخمری : آپ کا وضو ایسا ہوتا کہ زمین پر کیچڑ نہ ہوتی۔

ابوداؤد نے ذی مخبر سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے تو لم یلث منہ التراب (مٹی گارا نہ بنتی)

حدیث۲- کاد الفقران یکون کفراً و کلو الحسدان یغلب القدر:
قریب ہے کہ مفلسی کفر کو پہنچا دے اور قریب ہے کہ حسد تقدیر پر غالب آ جائے۔
ابونعیم نے "حلیہ" میں بروایت انس رضی اللہ عنہ نقل کیا۔

حدیث۳- کل عام ترذلون :ہر آئندہ سال پہلے سے کم تر ہے۔

یہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا کلام ہے' جو کہ ان کے اپنے رسالہ میں ہے اور اسی معنی میں بخاری کی حدیث ہے کہ لایاتی زمان الا والذی بعدہ شر منہ (زمانہ نہیں آتا مگر یہ کہ اس کے بعد کا زمانہ پہلے سے برا ہوتا ہے) اور بمران نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا انہوں نے فرمایا:

مامن عام الایحدث الناس بدعت ویمیتون سنۃ حتی تمات السنن وتحیا البدع:

یعنی کوئی سال ایسا نہیں آ رہا جس میں لوگ بدعت نہ پیدا کرتے ہوں اور سنت کو نہ فنا کرتے ہوں یہاں تک کہ سنتیں فنا ہو جائیں گی اور بدعتیں زندہ۔

حدیث۴- کما تدین تدان: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

ابن عدی نے بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور امام احمد نے ''الزھد'' میں بروایت ابوالدرداء موقوفاً اور بیہقی نے ''الزھد'' میں ابوقلابہ سے مرفوعاً مرسلاً روایت کیا۔

حدیث۵- کما تکونوا یولی علیکم: جیسے تم ہوگے ویسے ہی تم پر حاکم ہوں گے۔

ابن جمیع نے ''معجمہ'' میں بروایت ابوبکرہ اور بیہقی نے ''الشعب'' میں بروایت یونس ابن اسحاق عن ابی مرفوعاً نقل کر کے کہا یہ منقطع ہے۔

حدیث۶- کنت کنزا لا اعرف فاحببت ان اعرف فخلقت خلقًا فعرفتھم بی فعرفونی۔ لا اصل لہ:

میں مخفی خزانہ تھا کوئی نہ جانتا تھا پھر میں نے پسند کیا کہ اپنے آپ کو پہچان کراؤں تو میں نے مخلوق کو پیدا فرمایا: پھر انہیں اپنی پہچان کروائی تو وہ مجھے پہچان گئے۔

یہ بے اصل ہے۔

حدیث۷- کنت نبیا و آدم بین الماء والطین:

میں اس وقت بھی نبی تھا جبکہ آدم پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

ان لفظوں کے ساتھ یہ بے اصل ہے۔ البتہ ترمذی میں یہ ہے کہ: متی کنت نبیا قال و آدم بین الروح والجسد یعنی جب بھی نبی تھا فرمایا جب کہ آدم روح اور جسم کے مابین تھے اور صحیح ابن حبان اور حاکم میں عرباض بن ساریہ کی یہ حدیث ہے کہ انی عند اللہ لمکتوب خاتم النبیین وان آدم المنجدل فی طینتہ یعنی میں اللہ کے حضور یقیناً خاتم النبیین لکھا ہوا تھا درآنحالیکہ آدم اپنے خمیر میں ہی تھے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عوام اس میں اتنا زیادہ کرتے ہیں کہ وکنت نبیا ولا ارض ولا ماء ولا طین یعنی میں اس وقت بھی نبی تھا جب کہ نہ زمین تھی نہ پانی اور نہ مٹی تھی۔ (حالانکہ یہ بھی بے اصل ہے)

حدیث۸-الکیس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت:
عقلمند وہی ہے جس نے اپنے آپ کو جان لیا اور عمل وہی ہے جو مرنے کے بعد کام آئے۔
حاکم نے بروایت شداد بن اوس نقل کر کے صحیح کہا اور ذہبی نے اسے ضعیف کہا۔
(اب بقیہ حدیثیں نقل ہیں)

حدیث۹- کانك بالدنیا ولم تکن وبالآخرة ولم تزل:
دنیا کے ساتھ ایسے بن جاؤ گویا تم ہو ہی نہیں اور آخرت کے ساتھ ایسے ہی ہو جاؤ کہ ہمیشہ ہی رہنا ہے۔
میں اس کے مرفوع ہونے پر واقف نہیں۔ اسے ابو نعیم نے عمر بن عبدالعزیز سے روایت کیا۔

حدیث۱۰- کان الله ولا شیء غیره: ہمیشہ سے اللہ ہی ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں۔
حاکم و ابن حبان نے بروایت بریدہ نقل کیا۔

حدیث۱۱- کل آت قریب: ہر آنے والا وقت قریب ہے۔
ابن ماجہ نے بروایت ابن مسعود رضی اللہ عنہما اثناء حدیث نقل کیا۔

حدیث۱۲- کبر کبر: یعنی بڑائی کرنا بہت بڑائی ہے۔
شیخین نے بروایت سہل بن ابی حثمہ نقل کیا۔

حدیث۱۳- کنت اول النبیین فی الخلق وآخرهم فی البعث:
باعتبار تخلیق میں نبیوں میں سب سے پہلا نبی ہوں اور باعتبار بعثت ان کا آخر۔
ابن حاتم نے اپنی تفسیر میں اور ابو نعیم نے ''الدلائل'' میں سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۴- کن من خیار النساء علی حذر: عورتوں کو پسند کرنے میں خوف

زدہ رہو۔

عبداللہ بن امام احمد نے ''زوائد الزہد'' میں اسماء ابن عبید سے نقل کیا انہوں نے کہا کہ حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے فرزند سے فرمایا:

یابنی استعذ باللہ من شرار النساء کن من خیار ھن علی حذر فانھن لا یسار عن الی خیر بل ھن الی الشراسرع:

اے میرے فرزند عورتوں کی شرارتوں سے خدا کی پناہ مانگو' ان کو پسند کرنے میں خوف زدہ کہ رہو کیونکہ عورتیں بھلائی میں جلدی نہیں کرتیں بلکہ وہ برائی کی طرف تیزی سے دوڑتی ہیں۔

حدیث ۱۵- کل یؤخذ من قولہ ویترك الا النبی صلی اللہ علیہ وسلم:

ہر ایک کی بات میں اختیار ہے کہ مانو یا نہ مانو مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قول میں۔

عبداللہ بن امام احمد نے ''زوائد الزہد'' میں بطریق عکرمہ از ابن عباس رضی اللہ عنہم نقل کیا انہوں نے فرمایا کسی انسان پر جبر نہیں کہ کسی کی بات مانے یا نہ مانے لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ نہیں ہے۔

حدیث ۱۶- کنت احسب الرجلین تحملان البطن فاذا البطن تحمل الرجلین:

میرا خیال تھا کہ دونوں پاؤں پیٹ کے بوجھ سہارتے ہیں مگر معلوم ہوا کہ پیٹ ہی دونوں پاؤں کا بوجھ اٹھاتا ہے۔

الحرث ابن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں سیّدنا عمرو بن سراقہ صحابی سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک لشکر کی طرف بھیجا راہ میں انہیں بھوک نے بے تاب کیا' تو عرب کے ایک قبیلہ نے ان کی مہمان نوازی کی جب چلنے لگے تو اس وقت یہ

کہا۔ واللہ اعلم۔

حدیث۱۷-انه كفى بالله من نصرة ان يرى عدوه يعصى الله:

مومن کے لئے یہ نصرۃ الٰہی کافی ہے کہ وہ اپنے دشمن کو دیکھے کہ وہ اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے۔

الخرائطی نے ''مکارم الاخلاق'' میں بروایت جعفر الاحمر نقل کیا۔

حرف اللام

حدیث۱-للسائل حق وان كان على فرس:

سائل کا (تم پر) حق ہے اگر چہ وہ گھوڑے پر سوار ہو۔

ابوداؤد وامام احمد نے سیّدنا امام حسین بن علی رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور اسے احمد نے ''الزہد'' میں سالم بن ابی الجعد سے روایت کیا انہوں نے کہا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بلاشبہ سائل کا یقینی حق ہے اگر چہ وہ چاندی سے مزید گھوڑے پر سوار ہو کر آئے اور ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بطریق ابوھدبہ از سیّدنا انس روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

ان اتاك سائل على فرس باسط كفيه فقد وجب الحق ولو بشق تمرة:

اگر تمہارے پاس گھوڑے پر سوار ہاتھ پھیلا کر سائل آئے تو حق واجب ہو جاتا ہے اگر چہ کھجور کا ایک ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔

حدیث۲- لعن الله المغنى والمغنى له:

گانے والے پر اور اس کے گوانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح نہیں ہے۔

حدیث۳-لما خلق الله العقل قال اقبل فاقبل ثم قال له ادبر فادبر فقال ماخلقت خلقاً اشرف منك قبلك آخذ ربك اعطی :

جب خدا نے عقل کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: سامنے ہوتو وہ سامنے ہوگئی پھر فرمایا پشت پھیر (تو اس نے پشت پھیر دی اس پر فرمایا میں نے تجھ سے بڑھ کر بزرگ کسی چیز کو پیدا نہیں کیا' لہٰذا اب تیری ہی وجہ سے پکڑوں گا اور تیری ہی وجہ سے عطا کروں گا۔

یہ قول کذب وموضوع ہے بالاتفاق۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ زرکشی نے اس میں ابن تیمیہ کی پیروی کی ہے' حالانکہ میں نے اس کی ایک پاکیزہ اصل پائی ہے جسے عبداللہ بن امام احمد نے ''زوائد الزھد'' میں اس طرح روایت کیا کہ ہمیں علی بن مسلم سے بروایت سیار از جعفر از مالک ابن دینار از امام حسن حدیث پہنچی ہے انہوں نے اسے مرفوع بیان کیا کہ:

ماخلقت خلقا احب الی منك' بك آخذ وبك اعطی:

میں نے اپنے نزدیک تجھ سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق پیدا نہ کی تیری وجہ سے پکڑوں گا اور تیری وجہ سے عطا کروں گا۔

حالانکہ یہ حدیث مرسل جید الاسناد ہے اور یہ معجم میں ہے۔

طبرانی نے ''الاوسط'' میں بروایت ابی امامہ اور بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ موصولاً دونوں کو ضعیف اسناد سے نقل کیا ہے۔ انتہیٰ

حدیث۴-لن یغلب عسر یسرین: ہرگز ہرگز تنگی دو آسانیوں پر غلبہ نہ پا سکے گی۔

حاکم نے بروایت سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا۔

حدیث۵-لو صدق السائل ما افلح من ردہ:

اگر سائل کو صدقہ دیا تو اس کے رد کرنے سے بھلا کام نہ کیا۔

ابن عبدالبر نے ''الاستذکار'' میں بروایت حسین بن علی رضی اللہ عنہما اور بروایت

سیدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا نقل کیا اور امام احمد نے فرمایا اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث۶-لو کان الدنیا و ما عبیطا کان قوت المؤمن منها حلالا:

اگر دنیا خون عبیط بن جائے تو مومن کے لیے اس کھانا حلال ہوگا۔ یہ قول ہے سندو بے اصل ہے۔

حدیث۷-لو ان الدنیا تزن عند اللہ جناح بعوضت ماسقی کافرا منها شربت ماء:

اگر تم خدا کے نزدیک دنیا کو تو لو تو مچھر کے ایک پر کے برابر ہے اور اس سے جتنا کافر کو پانی پلایا گیا وہ ایک گھونٹ پانی کے برابر ہے۔

ترمذی و حاکم نے بروایت سہل بن سعد نقل کر کے صحیح کہا اور ذہبی نے اسے ضعیف قرار دیا۔

حدیث۸-لووزن خوف المومن ورجاء ہ لا عتدلا:

اگر تم مومن کے خوف وامید کو وزن کرو تو دونوں کو برابر پاؤ گے۔

اس کی کوئی اصل وسند نہیں ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے عبداللہ بن امام احمد نے زوائد الزہد میں ثابت بنانی سے ان کا قول بلفظ کا ناسواء (دونوں برابر ہوں گے) روایت کیا ہے۔ انتہیٰ

حدیث۹-لو وزن ایمان ابی بکر بایمان الناس لرجع ایمان ابی بکر:

اگر سیّدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کو تمام لوگوں کے ایمانوں کے ساتھ وزن کیا جائے تو سیّدنا ابوبکر کا ایمان یقیناً سب سے زیادہ ہوگا۔

کہا گیا ہے کہ یہ سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے اسی طرح ان سے معاذ بن مثنیٰ

نے زیادات مسند مسدد میں نقل کیا اور اسے ابن عدی نے ''الکامل'' میں بروایت ابن عمر رضی اللہ عنہما مرفوعاً نقل کیا۔ انتہیٰ

حدیث ۱۰- لو یعلم الناس مافی الحلبة لاشتروها بوزنها ذهبًا: اگر لوگ جانتے کہ دودھ میں کیا فوائد ہیں تو یقیناً اسے سونے کے بدلے خریدتے۔

ابن عدی نے بروایت معاذ بن جبل روایت کیا حالانکہ یہ ضعیف ہے۔ بلکہ میں کہتا ہوں کہ یہ موضوع ہے۔ انتہیٰ

حدیث ۱۱- لیس الخبر کالمعاینة: خبر مشاہدہ کی مانند نہیں ہے۔

امام احمد اور ابن حبان وحاکم نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور طبرانی نے الاوسط میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا' بقیہ حدیثیں

حدیث ۱۲- للبیت رب یحمید: خانہ کعبہ کا مالک خدا ہے وہی اس کی حمایت کرے گا۔

یہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کا کلام ہے جسے انہوں نے ہاتھیوں والے ابرھہ سے فرمایا تھا جب کہ آپ نے اس سے اپنے مال کی واپسی کے لئے کہا تھا۔ اس پر ابرھہ نے آپ سے کہا تھا آپ مجھ سے اپنے مال کی واپسی کا تو مطالبہ کرتے ہیں مگر مجھ سے انہدام خانہ کعبہ کے قصد سے باز آنے کا مطالبہ نہیں فرماتے حالانکہ وہ تمہارے نزدیک بڑی عزت وشرافت والا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ان للبیت ربا یحمید (بے شک خانہ کعبہ کا مالک خدا ہے وہی اس کی حمایت فرمائے گا)

حدیث ۱۳- لدوا للموت وابنوا للخرب:

موت کو فراموش کر کے بربادی کے لئے عمارتیں بناتے ہیں۔

بیہقی نے ''الشعب'' میں بروایت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور ترمذی نے مرفوعاً اور ابو

نعیم نے حلیہ میں بروایت ابوذر موقوفاً اور امام احمد نے الزھد میں بروایت عبدالواحد نقل کیا۔ انہوں نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس کے بعد اسے بیان کیا۔

حدیث ۱۴-لکل مقام مقال: ہر جگہ بحث کی جا سکتی ہے۔

الخطیب نے الجامع میں ابوالدرداء سے موقوفاً اور بیہقی نے شعب الایمان میں' الخرائطی نے ''مکارم الاخلاق'' میں ابوالطفیل سے موقوفاً روایت کیا اور ابن عدی نے ابوالطفیل سے اتنا زیادہ کیا کہ لکل زمان رجال یعنی ہر زمانہ میں صاحب کلام لوگ ہوتے ہیں۔

حدیث ۱۵-لو کان جریج فقیھا لاجاب امه:

اگر جریج فقیہ ہوتے تو اپنی ماں کے پکارنے پر جواب دیتے۔

بیہقی نے الشعب میں حوشب فہری سے روایت کیا۔

حدیث ۱۶-لن یفاء قوم ولو امرھم امرأة:

وہ قوم ہرگز فلاح نہ پائے گی' جس نے اپنا حاکم عورت کو بنالیا۔

امام بخاری وترمذی نے ابوبکرہ سے روایت کیا۔ انتہیٰ

حرف المیم

حدیث ۱-ماء زمزم لما شراب له: زمزم ہی کا پانی ہے جبکہ آپ نے اسے پیا۔

ابن ماجہ نے بسند جید جابر رضی اللہ عنہ سے اور خطیب نے تاریخ میں اس سند سے جس کی صحت دمیاطی نے کی روایت کیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے المنقری نے بھی صحیح کہا اور امام نووی نے اسے ضعیف قرار دیا اور حافظ ابن حجر نے بسبب جابر رضی اللہ عنہ سے منقول ہونے کے اسے حسن کہا اور یہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مرفوعاً مروی ہے'

جسے حاکم نے نقل کیا اور دار قطنی نے عبداللہ بن عمر سے مرفوعاً روایت کیا اور بیہقی نے معاویہ سے موقوفاً ذکر کیا اور اسے فاکہی ''اخبارِ مکہ'' میں لائے ہیں اور دیلمی نے صفیہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ ماء زمزم شفاء لكل داء زمزم کا پانی ہر مرض کی شفا ہے۔ اس کی سند تو بہت ہی ضعیف ہے۔ انتہیٰ

حدیث۲-ماترك القاتل على المقتول من ذنب:

قاتل، مقتول پر کوئی گناہ نہیں چھوڑتا۔

ابن کثیر فرماتے ہیں: یہ بے اصل ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس معنی میں یہ حدیث ہے کہ ان السيف محاء للخطايا ۔ ''تلوار گناہوں کو مٹاتی ہے'' جسے امام احمد و ابن حبان نے بروایت عقبہ بن عامر نقل کیا، اور دیلمی و ابونعیم سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ

قتل الصبر لايمر بذنب الامحاه:

ظلماً قتل ہونے والا گناہ کے ساتھ نہیں گزرے گا، مگر یہ کہ وہ محو ہو جائیں گے۔

اور سعید بن منصور مرسلاً عمرو بن شعیب سے روایت کرتے ہیں کہ

من قتل صبراً كان كفارة لخطاياه:

جو ظلماً مارا گیا یقیناً وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو گیا۔

اور بیہقی شعب الایماں میں اوزاعی سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا:

من قتل مظلوماً كفر عنه كل ذنب: جو ظلماً مارا گیا وہ اس کے ہر گناہ کا کفارہ ہو گیا۔

اور یہ قرآن میں بھی ہے کہ:

فی اريد ان تبوا باثمی واثمك (المائدہ:۲۹): میں چاہتا ہوں کہ تو میرے اور اپنے گناہ اٹھا کر واپس ہو۔

حدیث۳-مامن نبی الابعد الاربعین: ہر نبی چالیس برس کے بعد نبی ہوتا ہے۔

ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں یہ موضوع ہے۔

حدیث۴-ماافلح صاحب عیال قط: صاحب عیال کبھی فلاح نہ پائے گا۔

ابن عدی فرماتے ہیں کہ یہ ابن عیینہ کا کلام ہے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی نسبت منکر ہے۔

حدیث۵- مانقص مال من صدقة: یعنی خیرات سے مال کم نہیں ہوتا۔

امام مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا:

حدیث۶- ماوسعنی سمائی ولاارضی ولکن وسعنی قلب عبدی المومنین: میں نہ اپنی زمین میں سما سکا' اور نہ اپنے آسمان میں' لیکن میں اپنے مومن بندوں کے دل میں سما گیا۔

یہ بے اصل ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام احمد نے الزھد میں وہب بن منبہ سے روایت کیا:

ان الله فتح السموات لحزقیل حتی نظر الی العرش فقال حزقیل سبحانك ما اعظمك یارب فقال الله ان السموات والارض ضعفن ان یسعنی ووسعنی قلب المومن الوداع اللین: اللہ تعالیٰ نے حزقیل کے لئے آسمانوں کو کھولا یہاں تک کہ انہوں نے عرش تک دیکھا اس پر حزقیل نے کہا پاکی ہے تجھے اے رب تیری کتنی بڑی شان ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: آسمان وزمین تو کمزور ہیں مجھے کہاں سما سکتے ہیں' میری تو دودھ اٹھانے والے مومن کے دل میں گنجائش ہے۔

حدیث۷-مثل امتی مثل المطر لایدری اوله خیرام اخره خیر: امت کی مثال بارش کی مانند ہے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے اول میں خیر ہے یا آخر

میں۔

ترمذی نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ اور ابن حبان نے سیّدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور ابن عبد البر نے اسے حسن کہا اور امام نووی نے تاریخ میں اسے ضعیف قرار دیا۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے طبرانی نے الکبیر میں عمار سے بھی ان لفظوں سے روایت کیا کہ **مثل امتی کمطر یجعل اللہ فی اولہ خیر وفی آخرہ خیر** :میری امت کی مثال بارش کی مانند ہے اللہ نے اس کے اوّل میں بھلائی رکھی ہے یا اس کے آخر میں بھلائی اور پہلے لفظوں کے ساتھ بزار نے عمرو ابن حصین سے بسند حسن روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بجز سند حسن کے کوئی ایسی روایت نہیں ہے اور طبرانی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کیا اور تاریخ ابن عساکر میں بطریق ابن ابی ملیکہ از عمر و از عثمان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **امتی امت مبارکۃ لایدری اولھا خیر او آخرھا** یعنی میری امت برکت والی امت ہے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے اول میں برکت ہے یا اس کے آخر میں۔ انتہیٰ

حدیث ۸- **الجالس بالامانت**: مجلس میں بیٹھنے والے کو امین ہونا ضروری ہے۔

ابوداؤد نے جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۹- **مداد العلماء افضل من دم الشھداء**:

علماء کے دوات کی روشنائی شہیدوں کے خون سے افضل ہے۔

یہ حسن بصری کے کلام کا حصہ ہے اور مرفوعاً بایں الفاظ روایت کرتے ہیں کہ:

وزن جر العلماء بدم الشھداء فرجح علیھم:

علماء کے علم کو شہیدوں کے خون کے ساتھ وزن کرو تو وہ ان پر غالب ہوگا۔

خطیب فرماتے ہیں کہ یہ موضوع ہے۔

حدیث۱۰- المرء علی دین خلیلہ: آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے۔

ابوداؤد و ترمذی نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اسے حسن کہا اور ابن جوزی نے غلطی کی ہے کہ اسے موضوعات میں ذکر کیا۔

حدیث۱۱- مدارات الناس صدقۃ: لوگوں کی خاطر مدارت کرنا صدقہ ہے۔

ابن حبان نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۲- المستشار موتمن:

جس سے مشورہ لیا جائے وہ بات اس کے پاس امانت ہے۔

الاربعہ نے ابوہریر رضی اللہ عنہ سے نقل کیا اور ترمذی نے اسے حسن کہا۔

حدیث۱۳- المرء کثیر باخیہ: آدمی اکثر اپنے بھائی کی خصلت پر ہوتا ہے۔

دیلمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۴- مصر کنانۃ اللہ فی ارض ما طلبیھا عدو الا اھلکہ اللہ:

شہر مصر خدا کی زمین کا محفوظ حصہ ہے جس دشمن نے اسے تسخیر کرنے کا ارادہ کیا اللہ نے اسے ہلاک کر دیا۔

یہ روایت بے اصل ہے لیکن طبرانی میں کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے ہے اذا فتحت مصر فاستوھوا بالمقیط خیرا فان لھم ذمۃ۔ جب مصر مفتوح ہوا تو قبطیوں سے بھلائی کرنے کا حکم دیا کیونکہ ان کے لئے ذمہ ہے اور اس کی اصل مسلم میں ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ کتاب الخطط میں کہا گیا ہے کہ بعض کتب الٰہیہ میں مذکور ہے کہ ساری زمین مصر خزانہ ہے' جو اس سے برا ارادہ کرتا ہے اللہ اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا ہے اور کعب احبار سے مروی ہے کہ سرزمین مصر فتنوں سے محفوظ ملک ہے جو اس سے برا ارادہ کرتا ہے اللہ اسے منہ کے بل اوندھا گرا دیتا ہے اور ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل مصر کمزور لشکری ہیں ہر ایک انہیں زیر کر سکتا ہے'

مگر اللہ تعالیٰ نے ان کی کفالت اپنے ذمہ لے لی ہے۔ تبع بن عامر کلاعی کہتے ہیں کہ معاذ بن جبل نے مجھے اس کی خبر دی تو میں نے انہیں اس کی خبر دی جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی اور لفظ کنانہ شام میں وارد ہے۔

ابن عساکر نے عون بن عبید اللہ ابن عتبہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے وہ چیز سنائی جسے اللہ تعالیٰ نے بعض نبیوں (علیہم السلام) پر نازل فرمائی تھی اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "الشام کنانتی" شام میری حفاظت میں ہے: فاذا غضبت علی قوم رمیتها منها بسهم ۔ پھر جب میں قوم پر ناراض ہوتا ہوں تو ان پر تیروں کی بارش کراتا ہوں۔ انتہیٰ

حدیث ۱۵- المعدة بیت الداء والحمیت راس الدواء:

معدہ بیماری کا گھر ہے اور پرہیز کرنا علاج کی جڑ ہے۔

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔ البتہ یہ بعض طبیبوں کا کلام ہے۔

قلت: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی الدنیا نے کتاب الصحت میں وھب بن منبہ سے روایت کیا کہ انہوں نے کہا تمام طبیبوں کا اجماع ہے کہ علاج کی جڑ پرہیز ہے اور داناؤں کا اجماع ہے کہ دانائی کی جڑ خاموش رہنا ہے اور خلال نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا کہ الازم دواء والمعدة بیت الادواء وعودوا بدنا ما اعتاد یعنی انگور علاج ہے اور معدہ بیماریوں کا گھر اور جسم کا علاج کرو جتنا ممکن ہو۔ انتہیٰ

حدیث ۱۶- من احب شیئا اکثر من ذکرہ:

جو جس چیز سے زیادہ محبت رکھتا ہے وہ اس کا ذکر کثرت سے کرتا ہے۔

دیلمی نے حضرت سیّدتنا عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث ۱۷- من اخلص اللہ اربعین یوماً تفجرت ینابیع الحکمۃ من قلبه علی لسانه:

جو چالیس دن اخلاص الٰہی میں گزارے تو اس کے دل سے اس کی زبان پر حکمت کی باتیں پھوٹنے لگتی ہیں۔

امام احمد نے الزھد میں مکحول سے مرفوعاً و مرسلاً روایت کیا اور سند ضعیف کے ساتھ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابونعیم نے بطریق مکحول از ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ موصولاً روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث ۱۸-من ازداد علما ولم یزددنی الدنیا زھد الم یزدد من اللہ الا بعدا: جو علم کو بڑھاتا ہے اور دنیا میں زہد کو نہیں بڑھاتا' وہ اللہ سے دوری ہی کو زیادہ کرتا ہے۔

(رواہ الدیلمی عن علی)

حدیث ۱۹-من اعان ظالماً سلط علیہ:

جو ظالم کی مدد کرتا ہے اللہ اسی کو اس پر مسلط کرتا ہے۔

دیلمی نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس کی سند بیان نہیں کی۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں اس کی سند بطریق حسن بن علی رضی اللہ عنہما بیان کی اور ابن زکریا نے سعید بن عبدالجبار کرابیسی از حماد بن سلمہ از عاصم از زر از ابن مسعود رضی اللہ عنہم سے مرفوعاً نقل کیا **من اعان ظالما سلطه اللہ علیہ** جس نے ظالم کی مدد کی اللہ اسی کو اس پر مسلط کرتا ہے۔

حدیث ۲۰- من استوی یوماہ فھو مغبون (الحدیث بطولہ)

جو دو دن تک کامل بے ہوش رہے وہ مغبون ہے۔

دیلمی نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ ضعیف ہے۔

حدیث ۲۱-من اکتحل بالاثمد یوم عاشوراء لم تومد عینہ:

جو دسویں محرم کو سرمہ لگائے اس کی آنکھ کبھی نہ دکھے گی۔

حاکم نے بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما نقل کر کے کہا کہ یہ منکر ہے۔

حدیث۲۲-من اکل مع مغفور غفر له :

جو بخشے ہوئے کے ساتھ کھائے وہ بخشا ہوا ہے۔

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث۲۳-من اهدى اليه هدية فجلساوه شر كاوه فيها:

جو ہدیہ کسی طرف بھیجا جائے تو اس کے تمام ہم نشیں اس میں اس کے شریک ہیں۔

طبرانی نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے اور علقہ بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بصیغہ تمریض روایت کیا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عقیلی سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اسے بیان کرتے ہیں اور ابن جوزی جو اسے موضوعات میں لاتے ہیں تو انہوں نے خطا کی ہے۔

حدیث۲۴- من بلغه عن الله شيء فيه فضيلت تاخذبه ايمانا ورجاء وثابه اعطاء الله ذلك وان لم يكن كذلك :

جس کو اللہ کی جانب سے ایسی چیز پہنچے جس میں فضیلت ہو پھر وہ یقین اور اس کے ثواب کی امید کے ساتھ مان لے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ ثواب عطا فرمائے گا اگرچہ وہ ایسا نہ ہو۔

ابن عبدالبر سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور ابوالشیخ ''مکارم الاخلاق'' میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں۔

حدیث۲۵-من بنى فوق مايكفيه كلف يوم القيمة ان يحمله على عاتقه:

جو اپنی ضرورت و کفالت سے زائد مکان بنائے بروز قیامت اللہ تعالیٰ اسے مجبور کرے گا کہ وہ اسے اپنے کندھے پر اٹھائے۔

ابونعیم نے الحلیہ میں سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۲۶- من بورك فی شیء فیلزمه :

جو کسی چیز میں برکت کے لئے دعا مانگے تو اللہ اس میں برکت دیتا ہے۔

ابن ماجہ نے بروایت انس وعائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما نقل کیا۔

حدیث ۲۷- من تزوج امراة لما لها احرمه الله مالها وجمالها:

جو کسی عورت سے اس کے مال کی وجہ سے نکاح کرے تو اللہ اس پر اس کے مال وجمال کو حرام کردیتا ہے۔

کوئی اس کی سند سے واقف نہیں۔

حدیث ۲۸- من تشبه بقوم فهو منهم:

جو جس قوم کی مشابہت اختیار کرے وہ انہی میں سے ہے۔

ابوداؤد نے بسند ضعیف ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث ۲۹- من جمع مالا من نهادش اذهب الله فی فهابر:

جو جور وظلم سے دولت جمع کرتا ہے اللہ اسے ضائع فرمادیتا ہے۔

علامہ سبکی فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور یہ نادر کتابوں میں ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن نجار تاریخ بغداد میں ''بالاسناد'' ابوسلمہ حمصی سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من اصابها مالا مع ممن نهادش ازهبه الله فی نهابر:

جسے جور وظلم کے ذریعہ دولت ملتی ہے اللہ اسے ضائع فرمادیتا ہے۔

حدیث ۳۰- من حدث حدیثا فعطس عنده فهو حق:

جب کوئی بات کر رہا ہو تو کوئی اس کے پاس چھینک دے تو یہ حق ہے۔

ابویعلیٰ نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور امام نووی نے اپنے فتاوی میں حسن کہا: اور جس نے اس حدیث کو باطل کہا اس نے خطا کی اور طبرانی میں سیّدنا

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اصدق الحدیث ماعطس عندہ: وہ بات بہت صحیح ہے جس کے پاس کوئی چھینکے نہیں۔

حدیث۳۱- من حفظ علی امتی اربعین حدیثا

جو میری امت میں سے چالیس حدیثیں یاد کرے۔"

امام نووی کہتے ہیں کہ اس کی تمام سندیں ضعیف ہیں۔

حدیث۳۲-من زارنی وزارابی ابراھیم فی عام واحد دخل الجنة :

جس نے میری اور میرے والد حضرت ابراہیم کی ایک سال میں زیارت کی وہ جنت میں داخل ہوگا۔

امام نووی فرماتے ہیں باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث۳۳-من سئل عن علم فکتمه الجمه الله یلجام من نار یوم القیامة:

جس سے کوئی علمی مسئلہ پوچھا جائے پھر وہ اسے چھپائے تو اللہ بروز قیامت جہنم کی آگ کی لگام دے گا۔

ابوداؤد و ترمذی نے نقل کر کے حسن کہا اور ابن ماجہ و حاکم نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے صحیح کہا اور حاکم نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے صحیح کہا۔

اور ابن ماجہ نے بروایت سیّدنا انس اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہما سے بسند ضعیف نقل کیا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طبرانی نے سیّدنا ابن عمر اور سیّدنا ابن مسعود اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث۳۴-من صمت نجا: یعنی جو خاموش رہا نجات پائی۔

یہ غریب ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے ترمذی نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث ۳۵- من ظلم ذمیا کنت خصمه:

جس نے ذمی پر ظلم کیا میں اس سے بدلہ لوں گا۔

ابوداؤد نے بسند حسن ان لفظوں سے روایت کیا۔

الامن ظلم معاهدًا او انتقصه حقه فوق طاقته او اخذ منه شيئا بغير طيب نفس فانا خصمه يوم القيمة:

مگر جو معاہد پر ظلم کرے یا اس سے مدعہدی کرے یا اس کی برداشت سے زیادہ تکلیف دے یا اس سے بغیر اس کی رضا کے کچھ لے تو میں قیامت میں اس سے جھگڑا کروں گا۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ابونعیم اور ابن مندہ دونوں نے المعرفت میں عبداللہ بن جراد سے مرفوعاً روایت کیا کہ:

من ظلم معاهدا مقرا بذمته مو ديا لجزيته كنت خصمه يوم القيامة:

جس نے معاہد پر ظلم کیا اور وہ اس کے ذمہ کا اقراری ہو اور اس کو جزیہ دینے والا ہو تو میں قیامت میں اس کا بدلہ لوں گا۔

اور ''مسند الفردوس'' میں سیّدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً ہے کہ انا خصمه يوم القيمة عن اليتيم والمعاهد ومن اخاصمه اخصمه: بروز قیامت میں یتیم اور معاہد کی طرف سے مقابل ہوں گا اور جو ان سے جھگڑا کرے اس سے جھگڑا کروں گا۔ انتہیٰ

حدیث ۳۶-من عرف نفسه فقد عرف ربه:

جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ ثابت نہیں ہے اور ابن سمعانی کہتے ہیں کہ یہ یحییٰ بن

معاذ رضی اللہ عنہ کا کلام ہے۔

حدیث ۳۷-من عزبغیر اللہ ذل:

جس نے خدا کی سی عزت غیر اللہ کی کی وہ ذلیل ہے۔

ابو نعیم حلیہ میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں میں روایت کرتے ہیں

من اعتز بالعبد اذله الله:

جو بندگی کے طور پر کسی مخلوق کی عزت کرے اللہ اسے ذلیل کرے گا۔

حدیث ۳۸- من عشق فعف فکتم ممات فھو شھید:

جس نے عفت کے ساتھ عشق کیا اور اسے چھپائے ہوئے مر گیا تو وہ شہید ہے۔

اس کی متعدد سندیں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہیں۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے حاکم نے تاریخ نیشاپور میں اور خطیب نے تاریخ بغداد میں اور ابن عساکر نے تاریخ دمشق میں نقل کیا ہے اور خطیب سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے یہ بھی ان لفظوں سے روایت کرتے ہیں کہ

من عشق فعف ثم مات مات شھیدا:

جس نے عشق کیا اور پاکباز رہا پھر مر گیا تو وہ شہید کی موت مرا۔

اور دیلمی بغیر سند کے ابوسعید رضی اللہ عنہ سے لاتے ہیں کہ

العشق من غیر ریبة کفارة للذنوب: بغیر شک کے عشق گناہوں کا کفارہ ہے۔انتہیٰ

حدیث ۳۹-من لعب بالشطرنج فھو ملعون: جو شطرنج سے کھیلے وہ ملعون ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث ۴۰-من وسع علی عیالہ یوم عاشورہ وسع اللہ علیہ سائر سنت:

جو محرم کی دسویں کو اپنی عیال پر رزق کی فراخی کرے اللہ اس پر تمام سال فراخی کرتا ہے۔

یہ ثابت نہیں ہے البتہ یہ محمد بن منتشر کا کلام ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نہیں نہیں بلکہ یہ ثابت ہے اور صحیح ہے' جسے بیہقی نے "الشعب" میں سیّدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابو ہریرہ' ابن مسعود اور جابر رضی اللہ عنہم سے روایت کیا اور کہا کہ ان سب کی اسناد ضعیف ہیں لیکن جب ایک کو دوسرے سے ملایا جائے قوۃ کا فائدہ دیتی ہے اور حافظ ابوالفضل عراقی "امامیہ" میں سیّدنا ابو ہریرہ سے متعدد طریقوں سے جن میں سے بعض کو حافظ ابوالفضل بن ناصر نے صحیح کہا لائے ہیں اور اسے ابن جوزی نے الموضوعات میں بروایت سلیمان بن ابی عبداللہ سے ذکر کر کے کہا کہ سلیمان مجہول ہیں' حالانکہ ابن حبان نے سلیمان کو ثقات میں ذکر کیا ہے۔ فرمایا کہ ان کی رائے میں یہ حدیث حسن ہے اور فرمایا اس کی سند بشرط مسلم جابر سے بھی ہے جسے ابن عبدالبر نے "الاستذکار" میں بروایت زبیر از جابر بیان کیا ہے اور یہ سب سے صحیح سند ہے اور فرمایا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے بھی مروی ہے۔ دار قطنی "الافراد" میں سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ پر موقوف لائے ہیں اور اسے ابن عبدالبر نے بسند جیدً بیان کیا اور اسے الشعب میں محمد بن منتشر سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ اس میں کلام کیا گیا ہے پھر انہوں نے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کلام کو عراقی نے امامیہ میں جمع کیا ہے اور میں نے اس مجموعہ کا خلاصہ "التعقبات علی الموضوعات" میں جمع کیا ہے۔ انتہیٰ

حدیث ۴۱- المومن مراۃ المومن والمومن اخو المومن :

مومن مومن کا آئینہ ہے اور مومن' مومن کا بھائی ہے۔

طبرانی و بزار نے سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور ابن مبارک نے "البر" میں سیّدنا حسن سے روایت کیا۔

حدیث ۴۲- المومن للمؤمن کالبنیان یشد بعضھم بعضا:

مومن مومن کے لئے مثل دیوار کے ہے۔ جو ایک دوسرے کو مضبوط و قوی کرتا ہے۔
شیخین نے ابو موسیٰ سے روایت کیا۔

حدیث ۴۳- المومن یالف ولا خیر فیمن لایالف ولایولف:

مومن محبت کرتا ہے اور اس شخص میں بھلائی نہیں جو نہ خود محبت کرے اور نہ دوسرا کوئی اس سے محبت کرے۔

حاکم نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اب بقیہ احادیث بیان کرتا ہوں۔

حدیث ۴۴- مااجتمع الحلال والحرام الاغلب الحلال الحرام:

حلال و حرام یکجا نہیں ہوتے مگر یہ کہ حرام پر حلال غالب آ جائے۔

العراقی نے "تخریج المنہاج" میں کہا کہ اس کی کوئی اصل نہیں اور ابن سبکی نے "الاشباہ والنظائر" میں بیہقی سے نقل کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو جابر جعفی نے جو کہ مرد ضعیف ہے شعبی سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کیا جو کہ منقطع ہے۔

حدیث ۴۵- مارآہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن:

جسے تمام مسلمان اچھا خیال کریں۔ تو وہ خدا کے نزدیک بھی اچھا ہے۔

امام احمد نے سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث ۴۶- من امسی کالا من عمل یدیہ امسی مغفورًا لہ:

جس نے اپنے ہاتھ کے عمل میں کل گذشتہ گزارو وہ کل گذشتہ ہی بخشا گیا۔

ابن عساکر نے سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا اور اس کی ایک سند بروایت ابان از انس مرفوعاً یہ ہے کہ

من بات کالا من طلب الحلال بات مغفورا لہ:

"جس نے حلال کمائی سے شب گزاری اس نے بخشش کے ساتھ شب گزاری"۔

حدیث ۴۷- من سالک التھم اتھم: جو تہمت کے راستوں پر چلا متہم ہو

جائے گا۔

خرائطی ۔نے مکارم الاخلاق میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے موقوفاً ان لفظوں سے روایت کیا

من اقا کم نفسه مقام التهمت فلا یلومن من اساء به الظن:

جو اپنے آپ کو مقام تہمت میں کھڑا کرے تو اسے ملامت نہ کرو جو اس سے برا گمان رکھے۔

حدیث ۴۸- من حو سب عذب: جس کا حساب ہوا وہ عذاب میں ہے۔
شیخین نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث ۴۹- من تواضع لغنی لا حل غناء ذهب ثلثا دینه:
جس نے تونگر کی اس کی تونگری کی بناپر تواضع کی تو اس کا دوتہائی دین جاتا رہا۔
بیہقی نے الشعب میں سیّدنا ابن مسعود سے روایت کیا اور انس رضی اللہ عنہ سے ان لفظوں میں مروی ہے

من اصبح حزینا علی الدنیا اصبح ساخطا علی ربه ومن اصبح یشکو مصیبة فانما یشکو ربه ومن دخل علی غنی نتضعضع له ذهب ثلثا دینه: جس نے دنیا پر غمزدگی پر غمزدگی میں صبح کی تو اس نے اپنے رب کی ناراضی میں صبح کی اور جس نے اپنی مصیبت کی شکوہ سنجی میں صبح کی بلاشبہ اس نے اپنے رب کا شکایت کی اور جو کسی تونگر کے پاس گیا تو اس نے خود کو خطرے میں ڈال دیا اور اس کا دوتہائی دین جاتا رہا۔

اور کہا کہ ان سب کی سندیں ضعیف ہیں پھر اسی سند کے ساتھ وہب بن منبہ سے روایت کی کہ انہوں نے کہا میں نے اسی کے مطابق توریت میں پڑھا ہے اور دیلمی نے سیّدنا ابوذر سے روایت کیا کہ

لعن الله فقیرا تواضع لغنی من اجل ماله من فعل ذلك منهم فقد

ذهب ثلثا دينه: اللہ تعالیٰ اس فقیر پر لعنت کرے جس نے کسی مالدار کی اس کے مال کی وجہ سے تواضع کی جس نے ایسا کیا بلاشبہ اس کا دوتہائی دین چلا گیا۔

اور اسے ابن جوزی الموضوعات میں لائے ہیں تو وہ راضی پر نہیں ہیں۔

حدیث ۵۰-من ترك شيئا لله عوضه الله خير امنه:

جس نے کسی چیز کو لوجہ اللہ چھوڑا اللہ تعالیٰ اس سے بہتر اسے بدلہ دے گا۔

امام احمد نے بعض صحابہ سے مرفوعاً ان لفظوں میں نقل کیا

انك لاتدع شيئا اتقاء الله الا اعطا ك الله خيرا منه: بلاشبہ تم نے خدا کے خوف سے جو بھی کچھ ترک کیا اللہ تعالیٰ تمہیں اس سے بہتر بدلہ دے گا۔

اور ابن عساکر نے سیّدنا ابن عمر سے مرفوعاً روایت کیا کہ

ماترك عبدالله امرا لايتركه الا الله الا عوضه الله منه ماهو خير له منه في دينه ودنياه: کوئی بندہ بجز رضائے الٰہی کے کوئی کام نہ چھوڑے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس سے بہتر اس کے دین و دنیا میں بدلہ عنایت فرماتا ہے۔

اور الاصبہانی اپنی کتاب ''الترغیب'' میں ابی ابن کعب سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ ماترك عبدشيئالا يدعه الا الله الا اتاه الله بماهو خير اله منه کوئی بندہ رضائے الٰہی کے لئے جو کچھ ترک کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اس سے بہتر کے ساتھ عطا فرماتا ہے۔

حدیث ۵۱- من زار قبري وجبت له شفاعتي:

جس نے میرے روضہ کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

ابن ابی الدنیا' طبرانی' دارقطنی اور ابن عدی نے بطریق سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما روایت کیا اور ذہبی کہتے ہیں کہ اس کی تمام سندیں نرم ہیں جو کہ ایک دوسرے سے مل کر قوی ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ بعض ان کے راویوں میں متہم بالکذب ہیں سب سے بہتر حاطب کی حدیث ہے وہ یہ کہ

من زار نی بعد موتی فکا نما زارنی فی حیاتی:

جس نے میری زیارت میرے وصال کے بعد کی گویا اس نے میری اسی حیات میں زیارت کی۔

اسے ابن عساکر وغیرہ نے روایت کیا

حدیث۵۲-**من اشتری مالم یرہ فھو ما یختارا اذاراہ :**

جس نے بے دیکھے مال کو خریدا تو اسے اختیار ہے جب اسے دیکھے۔

سعید بن منصور اور بیہقی اپنی سنن میں مکحول سے مرسلاً روایت کرتے ہیں۔ پھر دوسری سند سے مرفوعاً ابو ہریرہ سے روایت کرکے کہا کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

اور دار قطنی نے اسے روایت کرکے کہا کہ یہ باطل ہے۔

حدیث۵۳-**من توضاء علی طھر کتب اللہ لہ عشر حسنات:**

جس نے وضو پر وضو کیا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھتا ہے۔

ابوداؤد نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۵۴-**من حج ولم یزرانی فقد جفانی:**

جس نے حج کیا اور میرے روضہ کی زیارت نہ کی اس نے ظلم کیا۔

ابن عدی، دار قطنی ''العلل'' میں اور ابن حبان ''الضعفاء'' میں اور خطیب ''رواۃ مالک'' میں بہت ضعیف سند کے ساتھ سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں۔

حدیث۵۵:**من تزوج فقد احرزشطر دینہ فلیق اللہ فی شطرا لاخیر:**

جس نے نکاح کرلیا اس نے اپنا آدھا دین محفوظ کرلیا بقیہ دوسرے آدھے دین کے لئے خدا سے ڈرتے رہو۔

ابن جوزی العلل میں بسند ضعیف سیّدنا انس سے نقل کرتے ہیں اور یہ طبرانی کی اوسط میں یوں ہے **فقد استکمل الایمان** (تو اس کا ایمان مکمل ہوگیا) اور ''المستدرک'' میں یوں ہے:

من رزقه الله امرأة صالحة فقداعانة على شطر دينه:

جس نے اللہ کا رزق اپنی نیک بیوی کو دیا تو اس نے اپنے آدھے دین کی مدد کی۔

حدیث۵۶- **من لم تنهه صلاته عن الفحشاء والمنكر لم يزددبها من الله الا بعد:** جسے اس کی نماز بدی اور برائی سے نہ روکے تو ایسی نماز اسے خدا سے دور کرتی ہے۔

طبرانی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں عمران بن حصین سے، ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سیّدنا ابن مسعود سے اور ''مرسل حسن'' میں اور امام احمد نے ''الزہد'' میں سیّدنا ابن مسعود سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث۵۷- **من مات من امتی یعمل عمل قوم لوط نقله الله اليهم حتى يحشر معهم:** جو میری امت کا فرد قوم لوط کا سا عمل کرتے ہوئے مرجائے تو اسے اللہ تعالیٰ انہیں کی طرف منتقل کر دیتا ہے اور انہیں کے ساتھ ان کا حشر ہوگا۔

دیلمی نے بغیر ذکر سند، سیّدنا انس سے نقل کیا اور تاریخ ابن عسکر نے بسند از وکیع نقل کر کے کہا کہ میں نے سنا ہے کہ فرمایا:

من مات وهو يعمل قوم لوط صاربه قبره حتّٰى يصيرهم ويحشر يوم القيامة معهم: جو مرجائے اس حال میں کہ وہ قوم لوط کا سا عمل کرتا ہے تو اس کی قبر قوم لوط کے ساتھ ملا دی جاتی ہے اور قیامت میں انہیں کے ساتھ اٹھے گا۔

حدیث۵۸- **من عمل بما علم ورثه الله علم ما لم يعلم:**

جو شخص اپنے علم پر عمل کرے تو اللہ تعالیٰ اسے وہ علم عطا فرماتا ہے جسے وہ جانتا بھی نہیں۔

ابونعیم نے حلیہ میں سیّدنا انس سے ان لفظوں میں روایت کیا اور ابوالشیخ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ

من تعلم علمًا تعمل به حقتا الله ان يعلمه مالم يكن يعلم:

جس نے علم سیکھا اور اس پر عمل کیا تو اللہ کے کرم پر حق ہے کہ وہ اسے وہ سکھائے جو وہ نہیں جانتا۔

اور ابو یعقوب بغدادی کی کتاب "روایت الکبار عن الصغار" میں سفیان سے مروی ہے کہ

من عمل بما یعلم وفق لما لایعلم:

جو عمل کرے جتنا اس نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ اسے اس علم کی توفیق دیتا ہے جسے وہ نہیں جانتا۔

حدیث ۵۹-منهومان لایشبعان طالب علم وطالب دنیا:

دو بھوکے ایسے ہیں جو کبھی سیر نہیں ہوتے ایک علم کا طالب دوسرا دنیا کا طالب۔

طبرانی نے الکبیر میں بسند ضعیف سیّدنا ابن مسعود سے روایت کیا اور بزار نے بسند ضعیف سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور بیہقی نے المدخل میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے اور دوسرے طریقہ سے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اس زیادتی سے روایت کیا کہ **لایستویان اما صاحب الدنیا فتیمانی الطغیان واما صاحب العلم فیزداد رضاء الرحمن:** یعنی یہ دونوں برابر نہیں ہوتے' لیکن دنیا دار سرکشی میں غرق ہو جاتا ہے اور طالب علم اللہ کی خوشنودی میں میں بھرپور ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد عبداللہ بن مسعود نے آیہ کریمہ پڑھی:

کلاان الانسان لیطغیٰ ○ ان راٰہ استغنیٰ ○ (العلق:۶'۷) ہرگز نہیں بلاشبہ انسان سرکشی میں ہے۔ اسے دیکھ کر بے پرواہو جاتا ہے۔

اور دوسرے کے بارے میں پڑھا: **انما یخشی اللہ من عبادہ العلمٰؤا :** بلاشبہ بندگان خدا میں سے علماء ہی خشیت الٰہی رکھتے ہیں۔

حدیث ۶۰- الموت کفارة لکل مسلم ۔ ہر مسلمان کے لئے موت کفارہ ہے۔

بیہقی نے الشعب میں سیّدنا انس سے روایت کیا۔

اور ابوبکر بن عراقی نے اسے صحیح کہا اور امامیہ میں عراقی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث ایسے طریقوں سے پہنچی ہے جس سے یہ حسن کے مرتبہ کو پہنچ جاتی ہے اور ابن جوزی نے اسے الموضوعات میں بیان کیا تو یہ ان کی خطا ہے۔ واللہ اعلم

حدیث ۶۱-المسلمون عند شروطهم: مسلمان ان کی شرطوں کے قریب ہیں۔

ابوداؤد نے سیّدنا ابوہریرہ سے روایت کیا۔

حدیث ۶۲-المرض ينزل جملة واحدة والبرء ينزل قليلا قليلاً:
مرض ایک دم اترتا ہے اور تندرستی آہستہ آہستہ اترتی ہے۔

دیلمی و حاکم نے تاریخ میں بطریق عبداللہ بن حرث صنعانی از عبدالرزاق از معمر از زہری از عائشہ رضی اللہ عنہا مرفوعا روایت کیا۔

حرف النون

حدیث ۱-الناس بزمانهم اشبه منهم بآبائهم:
لوگ اپنے زمانہ کے ساتھ ہیں کچھ لوگ ان میں سے اپنے آباء کے زیادہ مشابہ ہوں گے۔

الصریفینی نے اپنی بعض کتابوں میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بیان کیا۔

حدیث ۲-نبات الشعر فی الانف امان من الجذام:
ناک میں بالوں کا اگنا کوڑھ سے امان ہے۔

حدیث ۳-نعم الدواء الارز: بہترین دواء چاول ہیں۔
دیلمی نے سیّدنا انس سے روایت کیا' یہ رغبت دلانے کے لئے کہا۔

حدیث۴- نعم العبد صھیب لو لم یخف اللہ لم یعصہ:
صہیب کتنا اچھا بندہ ہے اگر خدا کا خوف کرتا تو گناہ نہ کرتا۔
اس کی اصل نہیں ہے لیکن حلیہ میں سیّدنا ابن عمر سے مرفوعاً ہے کہ
ان سالما شدید الحب اللہ لو لم یخف اللہ ما عصاہ
بے شک سالم کو اللہ سے از حد محبت ہے اگر اللہ کا خوف نہ ہوتا تو وہ اس کی نافرمانی نہ کرتے۔

حدیث۵- نعم الصھر القبر: بہترین رشتہ دار قبر ہے۔
کسی نے اس کی سند نہ پائی اور الفردوس میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہے کہ نعم الکفاء القبر للجاربت تجربہ کے لئے قبر کیسی عمدہ کافی ہے اور اس کی سند میں جگہ خالی چھوڑ دی۔
علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور ''الطیوریان'' میں اپنی سند سے علی بن عبداللہ سے مروی کہ فرمایا نعم الاختنان القبور یعنی قبر و مردہ دونوں بہترین سہلیاں ہیں۔
حدیث۶- نعمتان مغبون فیھا کثیر من الناس الصحت و الفراغ:
دو نعمتیں نقصان رساں ہیں اس میں بکثرت لوگ مبتلا ہیں ایک صحت دوسری فراخی۔

امام بخاری نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔
حدیث۷-نیۃ المؤمن خیر من عملہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔
بیہقی نے الشعب میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور یہ ضعیف ہے اور اس کی اور سند نوربں بن سمعان سے بھی ضعیف ہے۔ اسی حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث۸-الناس نیام فاذا ماتو اانتبھوا:

لوگ سو رہے ہیں پھر جب مر جاتے ہیں تو خبردار ہوتے ہیں۔ یہ علی مرتضٰی کے قول کا حصہ ہے۔

حدیث۹-الناس مجزیون باعما لهم ان خیر افخیر وان شرافشر:
لوگوں کو ان کے عملوں کا بدلہ دیا جائے گا اگر نیک ہے تو اچھا ہے اور اگر بد ہے تو برا ہے۔

ابن جریر نے اپنی تفسیر میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث۱۰- الندم توبة: شرمندگی توبہ ہے۔

امام احمد و ابن ماجہ نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۱۱-نصرة الله للعبد خیر من نصرته لنفسه:
اللہ کی نصرت کسی بندے کے لئے اپنی جان کے لئے اس کی نصرت سے بہتر ہے۔
ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں وہب بن ورد سے روایت کیا فرمایا اللہ تعالیٰ بنی آدم سے فرماتا ہے جب تم پر ظلم کیا جائے تو صبر کرو اور میری نصرت پر راضی رہو کیونکہ میری نصرت تیرے لئے بہتر ہے کہ تمہاری جان کے لئے تمہاری مدد کروں اور اسے عبداللہ بن امام احمد نے ''زوائد الزہد'' میں انہیں سے روایت کر کے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ توریت میں لکھا ہے پھر اسے بیان کیا۔

حرف الھاء

حدیث۱- الهرم نصف الهرم ۔غم آدھا بڑھاپا ہے۔

دیلمی نے بطریق عبدالواحد بن غیاث از حماد بن سلمہ از عمرو بن شعیب از ابیہ از جدہ مرفوعاً روایت کیا۔

حدیث۲-هما جنتك ونارك یعنی والدین: ماں باپ تمہاری جنت اور دوزخ ہیں۔

ابن ماجہ نے بروایت علی بن زید از قاسم از ابی امامہ رضی اللہ عنہم مرفوعاً نقل کیا۔

حرف الواوٗ

حدیث۱- الوحدة خير من جليس السوء: تنہا رہنا بری صحبت سے بہتر ہے۔

حاکم نے سیّدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۲-الولد سر ابيه: بیٹا اپنے باپ کا بھید ہی ہوتا ہے۔

اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔

حدیث۳-ولدت فی زمان الملك العادل:

میں انصاف پسند بادشاہ کے زمانہ میں پیدا ہوا۔

جھوٹ اور باطل ہے۔

قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ بیہقی نے شعب الایمان میں فرمایا کہ ہمارے مشائخ میں سے ابوعبداللہ حافظ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جو جاہل لوگ کہتے ہیں کہ میں عادل بادشاہ نوشیرواں کے زمانہ میں پیدا ہوا۔ اس قسم کی روایت کے بطلان میں گفتگو فرمائی ہے۔ پھر بعض صالحین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے حافظ ابوعبداللہ کی گفتگو کے بارے میں استفسار کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث کی تکذیب وبطلان میں ان کی تصدیق فرمائی اور فرمایا میں نے کبھی ایسا نہ فرمایا۔ انتہی

مزید یہ کہ بعد نماز ذکر کرنے کی حدیث کے قضیہ میں انہوں نے رد نہیں کیا جب کہ بعضوں نے اس کا انکار کیا ہے۔ حالانکہ یہ بات ایسی نہیں۔ تو یہ مسند عبد بن حمید میں ہے۔ اس حرف کی بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں

حدیث۴-الولد مجبنة ومبخلة: اولاد بزدل اور بخیل بناتی ہے۔

ابن ماجہ نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کیا۔

حدیث۵-الوضوء علی الوضوء نور علی نور :وضو پر وضو کرنا نور علی نور ہے۔

العراقی نے ''تخریج الاحیاء'' میں کہا کہ میں اس پر واقف نہیں اور ابن حجر کہتے ہیں: یہ حدیث ضعیف ہے۔ اسے رزّین نے اپنی سند میں بیان کیا۔

حدیث٦- ویہ.:اسم شیطان' شیطان کا نام ویہ ہے۔

النوقائی نے ''معاشرۃ الاھلین'' میں سیّدنا ابن عمر سے روایت کیا اور ابن ابی سعید کی کتاب میں سعید بن میتب سے روایت کیا کہ ہر چیز توڑو گے تو اس کے آخر میں دیہ ہو گا۔

حدیث۷- الوضوء مما خرج ولیس مما دخل:

بدن انسان سے ہر چیز کے نکلنے پر وضو ہے اور جو داخل ہو اس سے نہیں۔

سعید بن منصور نے اپنی سنن میں سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث۸-وای داء ادوا من البخل: کون سی بیماری ہے جو بخل سے دور ہوتی ہے۔

شیخین نے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث۹-وای وضوء افضل من الغسل ۔

کون سا وضو ہے جو غسل سے افضل ہے۔

حاکم نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۱۰-وای وضوء اعم من الغسل :

کون سا وضو ہے جو غسل سے زیادہ عام ہے۔

عبدالرزاق' علقمہ سے ان کا قول اور حاکم' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً وای

وضوء افضل من الغسل نقل کرتے ہیں اور عبدالرزاق سیّدنا ابن عمر سے موقوفاً بلفظ اتم من الغسل اور بلفظ اسبع من الغسل روایت کرتے ہیں۔

حرف لا

حدیث۱-لاتغضبوا ولا تسخطوا فی کسر الانیة فان لها آجالا کآ جال الانس : نہ غصہ کرو اور نہ ناراض ہو برتن کے ٹوٹنے پر کیونکہ اس کی بھی ایسی ہی موت ہوتی ہے جیسے انسان کی موت مقرر ہے۔

ابو موسیٰ المدینی کتاب الصحابہ میں الصعق سے روایت کرتے ہیں اس کی سند ضعیف ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابونعیم حلیہ میں "بالاسناد" کعب بن عجزہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لاتضربوا اماء کم علی انائکم فان بها آجالا کآجال الناس: اپنے برتنوں کے ٹوٹنے پر باندیوں کو نہ پیٹو کیونکہ ان کی بھی موت کا وقت ہے جس طرح انسان کی موت کا وقت ہے۔

حدیث۲-لاتقولوا قوس قزح فان قزح هو الشیطان ولیکن قولوا قوس الله: تم قوس قزح نہ کہا کرو کیونکہ "قزح" شیطان کا نام ہے لیکن قوس اللہ کہا کرو۔

ابونعیم نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔

حدیث۳-لاتکرهوا الفتن فان فیها حصاد المنافقین:
فتنوں کو برا نہ جانو کیونکہ اس میں منافقین کی جڑیں کٹتی ہیں۔

دیلمی نے سیّدنا علی رضی اللہ عنہ کی حدیث بلفظ فانها تبین المنافقین (کیونکہ ان سے منافقین ظاہر ہوتے ہیں) روایت کیا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں اس کا انکار کیا ہے اور ابن وہب نے نقل کیا ہے کہ ان

سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا یہ باطل ہے۔ انتہیٰ

حدیث۴- لاراحت للمومن دون لقاء ربه:

خدا کے دیدار کے سوا مومن کے لئے کسی میں راحت نہیں ہے۔

وکیع نے الزہد میں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

علاوہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے "فردوس" میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً لاتے ہیں لیکن اس کی سند ذکر نہیں کی۔ انتہیٰ

حدیث۵- لاصلوٰۃ لجار المسجد الافی المسجد:

مسجد کے سوا مسجد کے قریبی جگہ میں نماز کا ثواب نہیں۔

دارقطنی نے سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنن سعید بن منصور میں انہیں سے موقوفاً مروی ہے کہ مسجد کے سوا مسجد کے قریبی جگہ میں نماز مقبول نہیں ہوتی۔ جب کہ وہ فارغ یا صحیح ہو کسی نے دریافت کیا جار المسجد (مسجد کی قریبی جگہ) سے کیا مراد ہے؟

فرمایا جہاں تک اذان کی آواز سنائی دے اور اسی کتاب میں دوسری سند سے ان سے ہی موقوفاً مروی ہے کہ من کان جار المسجد فسمع النداء ولا یجیب الصلوٰۃ فلا صلوۃ له الا من عذر۔ جو شخص مسجد کے قریب رہتا ہو اور وہ اذان کی آواز سن کر نماز کے لئے نہ آئے تو اس کی نماز نہیں ہوتی مگر عذر سے۔ انتہیٰ

حدیث۶- لاغیبة لفاسق: فاسق کے عیب کو بیان کرنا غیبت نہیں ہے۔

اس کی بکثرت اسناد ہیں۔ امام احمد نے منکر کہا۔ دارقطنی، خطیب اور حاکم نے باطل کہا اور بیہقی نے اپنی سنن میں سیدنا انس سے بلفظ من القی جلباب الحیا وفلا غیبة جس نے شرم دلانے کے لئے پردہ کھولا وہ اس کے لئے عیب نہیں ہے۔

اسے روایت کر کے کہا کہ اس کی سند ضعیف ہے اور ابوالفضل نے بھی اسے ضعیف قرار دیا اور الشعب میں بروایت جارود از بہز بن حکیم از ابیہ از جدہ روایت کی کہ متی

ترعون عن ذكر الفاجر هتكوه يحذره الناس ۔فاجر کے ذکر سے تمہارا مقصود یہ ہو کہ اس کی برائی بیان کرنے سے لوگ اس سے محفوظ رہیں گے۔ تو اس کی سند بھی ضعیف ہے۔ پھر ہروی نے ''ذم الکلام'' میں کہا یہ حدیث حسن ہے بہز سے ایک اور سند بیان کی جس میں ''ليس الفاسق غيبة'' کے لفظ ہیں۔

حدیث ۷-لا وجع الاوجع العين لاهم الاهم الدين:

کوئی درد نہیں بجز آنکھ کے درد کے اور کوئی غم نہیں بجز دین کے غم کے

امام احمد فرماتے ہیں کہ اس کی کوئی اصل نہیں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ معجم طبرانی صغیر میں سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ انتہیٰ

حدیث ۸-لایابی الکرامت الاحمار: بجز گدھے کے کوئی کرامت کا انکار نہیں کرتا۔

دیلمی نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کر کے کہا' کہا گیا ہے کہ یہ سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بیہقی نے الشعب میں سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث ۹-لایکذب المرٔ الامن مهانت نفسه:

اپنے آپ کو ذلیل کرانے کے سوا کوئی آدمی جھوٹ نہیں بولتا۔

دیلمی نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔

حدیث ۱۰-لایلدغ المومن من حجر مرتین:

کوئی مومن ایک سوراخ سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا۔

امام بخاری نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ بقیہ اس حرف کی حدیثیں بیان کرتا ہوں۔

حدیث ۱۱-لاتظهر الشماتت لاخيك فيرحمه الله ويبيتليك:

اپنے بھائی کو شرمندہ کرنے والی بات کو ظاہر نہ کرو' اللہ تعالیٰ اس پر تو رحم فرمائے اور

تمہیں اس میں مبتلا کر دے۔

ترمذی نے واثلہ بن اسقع سے روایت کر کے حسن کہا اور ابن عساکر نے اپنی تاریخ میں نافع سے روایت کیا کہ لوگ سیّدنا ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کی کمان میں جہاد کر رہے تھے تو کچھ لوگوں نے شراب پی لی' اس پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھا کہ انہیں کوڑے مارو۔ پھر لوگ انہیں عار دلانے لگے تو وہ شرمندہ ہوتے یہاں تک کہ انہوں نے گھر میں بیٹھے رہنے کو لازم کر لیا۔ اس پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو لکھا کہ انہیں شرم نہ دلاؤ' ورنہ تم بھی اس بلاء میں مبتلا ہو جاؤ گے۔

حدیث ۱۲- **لا یغنی قدر من قدر**: تقدیر کے ڈرنے سے تم بے نیاز نہ ہو جاؤ۔
امام احمد و حاکم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا۔

حدیث ۱۳- **لا تمارضوا فتمرضوا**: کسی کو بیمار نہ بتاؤ کہ واقعی وہ بیمار ہو جائے۔

دیلمی نے وہب بن قیس ثقفی سے اس اضافہ کے ساتھ روایت کیا کہ **ولا تحقروا قبورکم فتموتوا**۔ تم اپنی قبروں کی توہین نہ کرو۔ تم بھی مر جاؤ گے۔

حدیث ۱۴- **لا صغیرة مع الاصرار ولا کبیرة مع الاستغفار**:
اصرار کے ساتھ صغیرہ نہیں رہتا اور استغفار کے ساتھ کبیرہ نہیں رہتا۔

ابن منذر نے "تقییدہ" میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے موقوفاً اور دیلمی نے سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے موقوفاً روایت کیا۔

حدیث ۱۵- **لا یتعلم العلم مستحی ولا متکبر**: مستحی اور متکبر علم نہیں حاصل کر سکتا۔

یہ قول مجاہد کا سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جسے ان سے امام بخاری نے اپنی صحیح میں نقل کیا۔

حدیث ۱۶- **لا ادری نصف العلم**: آدھے علم کو میں نہیں جانتا۔

دارمی اور بیہقی نے ''المدخل'' میں شعبی سے ان کا قول نقل کیا اور سنن سعید ابن منصور میں سیّدنا ابن مسعود سے مروی کو میں تہائی علم کو نہیں جانتا۔

حدیث ۱۷- **لاتجتمع امتی علی ضلالة**: میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہو سکتی۔

ابن ابی عاصم نے السنہ میں ان لفظوں کے ساتھ حضرت انس سے روایت کیا اور ترمذی کے نزدیک سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے یہ ہے کہ

لایجمع اللہ تعالیٰ ھٰذہ الامت علی ضلالة ابدا:

اللہ تعالیٰ نے اس امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائے گا۔

حدیث ۱۸- **لاتنظر الی من قال وانظر الی قال**:

کہنے والے کو نہ دیکھ اس کے قول کو دیکھ۔

ابن سمعانی نے اپنی تاریخ میں سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انتہیٰ

حرف الیاء

حدیث ۱- **یاساریة الجبل الجبل**: اے ساریہ پہاڑ لو پہاڑ لو۔

اسے سیّدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ممبر پر کھڑے امیر لشکر ساریہ رضی اللہ عنہ کو پکارا اور وہ نہاوند میں مصروف جنگ تھے۔ اسے بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ان کے سوا دوسروں نے بھی روایت کیا اور القطب حلبی نے اس کی صحت میں مستقل ایک کتاب تالیف فرمائی۔

حدیث ۲- **یوم صومکم یوم نحرکم**:

تمہارے روزے کا دن تمہاری قربانی کا دن ہے۔

یہ جھوٹ ہے اس کی کوئی اصل نہیں۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حدیث: **یا خیل اللہ ارکبی** ۔ اے اللہ کے گھوڑے سوار کر لے۔ عسکری نے الامثال

میں سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ حارثہ بن نعمان نے کہا: اے اللہ کے نبی! اللہ سے میرے لئے کسی گواہی کی دعا کیجئے۔ تو اس کے لئے یہ دعا فرمائی۔ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک دن آواز دی۔ اے اللہ کے گھوڑے سوار کر لے۔ تو یہ پہلا سوار تھا جس نے سواری کی اور یہ پہلا سوار تھا جس نے گواہی مانگی۔

فصل:

وہ حدیثیں جو کسی حرف میں داخل نہیں

حدیث ۱- **زیارۃ المریض بعد ثلاث**: مریض کی عیادت تین دن کے بعد ہے۔

ابن ماجہ نے سیّدنا انس سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تین دن کے بعد بیمار کی عیادت فرماتے تھے۔ اسے بیہقی نے الشعب میں ضعیف کہا اور ابن عدی نے سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے منکر کہا۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ طبرانی کے نزدیک ''اوسط'' میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ مروی ہے کہ **العیادۃ بعد ثلاث سنت**۔ تین دن کے بعد عیادت سنت ہے۔

حدیث ۲- **الارمد لایعاد**: آشوب چشم کی عیادت نہیں ہے۔

طبرانی نے اوسط میں اور بیہقی نے الشعب میں روایت کیا اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کو ضعیف کہا کہ:

ثلاث لا یعاد صاحبھن الرمد وصاحب الفرس وصاحب الدمل: تین شخصوں کی عیادت نہیں ہے ایک آشوب چشم والے کی دوسرے داڑھ کے درد والے کی تیسرے پھوڑے پھنسیوں والے کی۔

حدیث ۳- **کراھت السفر والقمر فی المحاق**:

جب چاند گھٹ رہا ہو تو سفر کرنا مکروہ ہے۔

یہ ابن جنید کے سوالات میں ہے جو ابن معین سے تھے۔ ان کی سند علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے ہے کہ وہ مکروہ رکھتے تھے کہ جب چاند عقرب میں اتر رہا ہو تو نکاح کیا جائے یا سفر کیا جائے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ میں "بالاسناد" علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ:

کان علی یکره ان یتزوج الرجل اویسا فر فی المحاق القمر اواذا انزل القمر فی العقرب: حضرت سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ مکروہ رکھتے تھے کہ کوئی شخص اس وقت نکاح کرے یا سفر کرے جب چاند گھٹ رہا یا عقرب میں اتر رہا ہو۔

اس پر یحیٰی ابن معین نے اس حدیث کا انکار نہ کیا۔ میں نے یحیٰی سے پوچھا محاق کیا ہے؟ فرمایا جب مہینہ کے ختم ہونے میں ایک دن یا دو دن رہ جائیں اور صولی نے "کتاب الاوراق" میں بطریق مامون از رشید از امامہ از ابن عباس روایت کیا کہ فرمایا مہینہ کے محاق (چاند کے غیبوبت) کے وقت میں سفر نہ کرو اور جب کہ چاند عقرب میں ہو۔

اس کی اسناد صحیح ہیں جن خلفاء نے اس سے استدلال کیا ہے وہ چار ہیں۔ انتہٰی

حدیث۴- **ربط الخیط بالا صبع لتذکر الحاجت:**

ڈورے کو انگلیوں پر لپیٹتے تا کہ ضرورت کے وقت یاد رہے۔

ابویعلیٰ نے سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی ضرورت کو چاہتے کہ بھولیں نہیں تو اپنی انگلی میں ڈورا لپیٹ لیتے تا کہ یاد رہے۔

ابو عار کہتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے اور ابن شاہین نے کہا کہ یہ منکر غیر صحیح ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اور اسے ابن عدی نے واثلہ بن اسقع سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ارادہ فرماتے کہ ضرور مستحکم رہے تو اپنی انگوٹھی پر ڈورا لپیٹ

لیتے۔انتہیٰ

حدیث۵-تلقین المیت بعد الدفن: دفن کے بعد میت کی تلقین ہے۔

اس بارے میں ایک حدیث مروی ہے جو معجم طبرانی میں بسند ضعیف مذکور ہے

حدیث۶-النهی عن تخلیل الخمر: شراب کو سرکہ بنانے کی ممانعت ہے۔

امام مسلم نے طلحہ سے روایت کیا کہ فرمایا کیا تم نے اس کا سرکہ بنایا؟ کہا نہیں۔

حدیث۷- لبس الخرقة: گدڑی پہننا ہے۔

یہ صوفیائے کرام میں مشہور ہے اور اس کی اسناد حسن بصری سے ہے کہ انہوں نے سیّدنا علی مرتضیٰ بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے گدڑی پہنی۔ ابن دحیہ نے کہا یہ باطل ہے۔

قلت: ابن صلاح نے بھی ایسا ہی کہا ہے: انتہیٰ

حدیث۸- الابدال موجود: یعنی ابدال موجود رہتے ہیں۔

مسند امام احمد میں سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ہے کہ فرمایا اس امت میں سیّدنا ابراہیم خلیل الرحمٰن کی مانند تیس ابدال رہتے ہیں جب بھی ان میں سے کوئی انتقال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی جگہ دوسرے شخص کو بدلی کر دیتا ہے۔ یہ حدیث حسن ہے۔ اس کی گواہ وہ حدیث ہے جو ابن مسعود رضی اللہ عنہما میں مذکور ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کی گواہ بکثرت احادیث ہیں جسے میں نے ''التعقبات علی الموضوعات'' میں بیان کیا ہے پھر اس بارے میں مستقل علیحدہ تالیف بھی کی ہے۔ انتہیٰ

حدیث۹- فی البقر لحومها داء والبنها شفاء:

گائے میں اس کے گوشت میں تو بیماری ہے اور اس کے دودھ میں شفا ہے۔

حاکم نے بروایت سیّدنا ابن مسعود نقل کیا اور اسے صحیح کہا کہ علیکم بالبان البقر واسمانها دایاکم ولحومها فان البانها واسمانها دواء وشفاء ولحو

مهاداء:

گائے کے دودھ اور گھی کو استعمال کرو اور اس کے گوشت سے بچو کیونکہ اس کے دودھ اور گھی میں علاج اور شفا ہے اور اس کے گوشت میں بیماری ہے۔

حلیمی فرماتے ہیں کہ یہ ہدایت اس لئے ہے کہ چونکہ حجازیوں کا مزاج خشک ہے اور گائے کا گوشت بھی خشک ہے اور اس کے دودھ اور گھی میں تری ہے (مشرکین اس سے حرمت اکل لیتے ہیں۔ اس کی وضاحت ضروری ہے کہ اہل ہند کے لئے گائے کا گوشت مضر نہیں)

حدیث ۱۰-الامر تبصغیر اللقمة و تدقیق المضغته:

لقمہ کو چھوٹا لینے اور اسے خوب چبانے کا حکم ہے۔

امام نووی فرماتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔

حدیث ۱۱-البطیخ: خربوزہ اور اس کی خوبیوں میں اور باقلہ، مسور اور چاول کے بارے میں جو حدیثیں مروی ہیں' ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہے۔

حدیث ۱۲- مٹی کے کھانے اور اس کے حرام ہونے میں جتنی حدیثیں ہیں وہ صحیح نہیں ہیں۔ اگرچہ اس بارے میں بعضوں نے مستقل کتابیں تحریر فرمائی ہیں۔

حدیث ۱۳-ان علیًا حمل باب خیبر:

بلاشبہ سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ نے قلعۂ خیبر کے دروازے کو اٹھا لیا تھا۔

حاکم نے بطریق جابر ان لفظوں سے بیان کیا کہ سیّدنا علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ جب قلعہ کے دروازے پر پہنچے تو اس کے دروازہ کے ایک پٹ کو اکھیڑ کر زمین پر ڈال دیا' بعد میں جب اسے اپنی جگہ لگانے لگے تو ستر آدمیوں نے اس میں بڑی کوشش کی۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے ابن اسحاق نے اپنی سیرت میں ابن رافع سے روایت کر کے کہا کہ سات آدمی اسے پلٹ نہ سکے۔

حدیث ۱۴- احیاء ابوی النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حتّٰی امنابه:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے والدین کو زندہ کیا اور وہ آپ پر ایمان لائے۔

اسے بعضوں نے باسناد ضعیف روایت کیا ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اسے ابن شاہین نے ''الناسخ والمنسوخ'' میں روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث ۱۵-امیر النحل علی:

شہد کی مکھی کے بادشاہ سیّدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں۔

طبرانی نے ابوذر سے اور دیلمی نے سیّدنا حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ علی یعسوب المومنین (علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ مومنوں کے یعصوب یعنی امیر النحل ہیں) علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اور ابن عسکر نے حضرت سلمان اور سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت کیا۔ انتہیٰ

حدیث ۱۶-طلب الاستفادة من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استفادہ کی خواہش کی۔

ابوداؤد و نسائی نے سیّدنا ابوسعید رضی اللہ عنہ سے اور بیہقی نے ابوالنظر اور ابویعلیٰ سے منقطعاً روایت کیا۔

حدیث ۱۷- ان الورد خلق من عرق صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اوعرق البراق له:

گلاب کا پھول حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ سے یا آپ کے براق کے پسینہ سے پیدا کیا گیا۔

مسند الفردوس اور ابن فارسی کی کتاب الریحان میں بکثرت سندیں مذکور ہیں۔ امام نووی فرماتے ہیں، صحیح نہیں ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن عساکر نے کہا کہ یہ موضوع ہے۔ انتہیٰ

حدیث ۱۸-ان المیت یری النار فی بیته سبعة ایام:

مردہ مرنے سے سات دن پہلے سے اپنے گھر میں نار جہنم دیکھ لیتا ہے۔

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ باطل اور بے اصل ہے۔

حدیث ۱۹- ابومحذورہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دوشعر موزون کر کے پڑھے:

ع لسعت حية الهوى كبدى

(میرے جگر میں خواہشوں کے سانپ نے ڈسا ہے)

ایسے دوبیت ہیں اس پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وجد آ گیا۔

ابن تیمیہ کہتے ہیں کہ باتفاق علماء حدیث یہ کذب وموضوع ہے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ دیلمی نے سیّدنا انس سے نقل کر کے کہا کہ ابوبکر عمار بن اسحاق نے اس کی تفرید کی ہے۔

حدیث ۲۰- عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تمثیل دی کہ ع ويأتيك بالاخبار من لم تزود۔

مسند امام احمد میں سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔

حدیث ۲۱- تفترق الامت علیٰ ثلاث وسبعين فرقت:

یہ امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔

ابوداؤد وترمذی' حاکم وابن حبان اور بیہقی نے ابوہریرہ وغیرہ رضی اللہ عنہم سے روایت کر کے سب نے صحیح کہا۔

حدیث ۲۲- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو چاند دکھاتے ہوئے فرمایا:

استعيذى بالله من شر هٰذه فانه الفاسق اذا وقب:

اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے شر سے پناہ مانگو کیونکہ یہ جب ڈوبتا ہے تو اندھیرا لاتا ہے۔

ترمذی نے روایت کر کے اسے صحیح کہا:

حدیث۲۳-ماحومنکم من احد الا وقد وکل به قرینه:
تم میں سے ہر ایک ساتھ اس کا قرین لگا ہوا ہے۔
اسے مسلم نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا:

حدیث۲۴-ان نوحا اغتسل فرآی ابنه ینظر الیه فدعا علیه فاسود :
حضرت نوح غسل فرمارہے تھے انہوں نے دیکھا کہ ان کا لڑکا انہیں جھانک رہا ہے آپ نے اس کے لئے بددعا کی تو وہ اندھا ہو گیا۔
حاکم نے سیّدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کر کے اسے صحیح کہا۔

حدیث۲۵- سیّدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عورتوں کی دوستی وسچائی میں مبالغہ کرنے سے منع فرمایا کیونکہ عورت مرد سے کہتی ہے یہ تیرا نہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اتیتم احدهن قنطار افلا تاخذوا منه شیئا (النساء:۲۰):
اگر تم کسی عورت کو ایک ڈھیر بھی دیدو تو تم اس سے کچھ بھی نہ لو۔
الاربعۂ امام احمد اور ابن حبان وطبرانی وغیرہ نے روایت کیا۔

حدیث۲۶-ان الشمس ردت علی علی ابن ابی طالب:
علی ابن ابی طالب پر سورج پلٹایا گیا۔
امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں اس کی اصل نہیں ہے۔
قلت: علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ اسے ابن مندہ اور ابن شاہین نے اسماء بنت عمیس کی حدیث سے اور ابن مردویہ نے سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے روایت کیا اور دونوں کی اسناد حسن ہے۔
امام طحاوی اور قاضی عیاض نے اس کو صحیح کہا ہے اور ابن جوزی نے اس کے موضوع ہونے کا ادعا کیا ہے جو کہ ان کی خطا ہے جیسا کہ میں نے مختصر الموضوعات اور تعقبات میں واضح کیا ہے۔ انتہیٰ

حدیث ۲۷- ہاروت و ماروت کے قصہ کی حدیث کو مسند امام احمد اور صحیح ابن حبان میں بسند صحیح سیّدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے نقل کیا ہے۔

علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی متعدد سندیں ہیں' جن کو میں نے التفسیر المسند اور تخریج احادیث الشفا میں بیان کیا ہے۔ انتہیٰ

حدیث ۲۸- اجتماع الخضر والیاس فی کل عام من الموسم:

ہر سال حج کے دنوں میں حضرت خضر اور الیاس علیہما السلام کا اجتماع ہوتا ہے۔

کتاب المز کی میں سیّدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا جو کہ ضعیف ہے علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔ جسے حارث بن ابی اسامہ نے اپنی مسند میں بسند ضعیف روایت کیا۔ بقیہ حدیثیں بیان کرتا ہوں

حدیث ۲۹-ان شهوة النساء تضاعف على شهوة الرجال:

عورتوں کی شہوت مردوں کی شہوت سے دونی ہے۔

طبرانی نے اوسط میں بروایت سیّدنا ابن عمران لفظوں سے نقل کیا

فضلت المرأة على الرجل بتسعة وتسعين من اللذة ولكن الله تعالىٰ القى عليهن الحياء:

عورت کو مرد کے مقابلہ میں ننانوے گنا لذت زائد دی گئی ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان پر حیاء کا پردہ ڈال دیا ہے۔

حدیث ۳۰-خرافہ کی حدیث کو ترمذی نے الشمائل میں سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات سے ایک رات گفتگو فرمارہے تھے۔ ان میں سے کسی نے کہا یہ بات خرافہ کی ہے فرمایا تم جانتی ہو خرافہ کون تھا (پھر بیان فرمایا کہ) خرافہ ایک مرد تھا' کسی بنا پر جن نے اس کو چھپا لیا پھر وہ ان میں ایک زمانہ تک رہا پھر اسے انسانوں کی طرف انہوں نے لوٹا دیا تو وہ جنات میں دیکھی ہوئی عجیب عجیب باتوں کو لوگوں میں بیان کرتا تھا۔ اس پر لوگوں نے کہا یہ خرافہ کی باتیں ہیں۔

فوائد

۱- المزی فرماتے ہیں کہ عام زبانوں پر یہ مشہور ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ اذان میں شین کو سین سے بدلا کرتے تھے۔ مگر کسی کتاب میں اس کے بارے میں کچھ وارد نہیں ہے۔

۲- ابن تیمیہ نے کہا ہے کہ یہ مشہور ہے کہ امام شافعی اور امام احمد دونوں شیبان چرواہے کے یہاں جمع ہوئے اور ایک دوسرے سے سوالات ہوئے۔

اہل معرفت کے نزدیک باتفاق یہ باطل ہے کیونکہ دونوں نے شیبان کو نہیں پایا۔

اور کہتے ہیں کہ اسی طرح وہ تذکرہ کہ امام ابو یوسف کے ساتھ رشید کے پاس جمع ہوئے۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حافظ ابن حجر نے فرمایا کہ اسی طرح وہ کوچ کرنا باطل ہے جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا رشید کی طرف کوچ کرنا منسوب ہے اور یہ کہ محمد بن حسن نے اسے ان کے قتل پر ابھارا تھا۔ اسے بیہقی نے آپ کے مناقب میں اور دوسروں نے بیان کیا۔ حالانکہ یہ موضوع اور جھوٹ ہے۔

خاتمہ

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تین تصنیفوں کے لئے کوئی اصول نہیں ہیں ایک الملاحم دوم مغازی سوم تفسیر۔ خطیب بغدادی ''الجامع'' میں فرماتے ہیں کہ یہ بات صرف ان کتابوں کے ساتھ ہی مخصوص ہیں۔ جو ان تین مخصوص مطالب کے لئے ہیں کیونکہ ان کے راویوں کے لئے عدالت کی شرط نہ ہونے اور قصاص میں زیادتی ہونے کی وجہ سے ان پر اعتماد کامل نہیں کیا جا سکتا۔ بالخصوص کتب الملاحم تو سب کی سب انہیں صفات کے ساتھ متصف ہیں اور اس باب میں ولولہ انگیز واقعات اور سنسنی خیز فتنوں کے ذکر میں احادیث ضعیفہ کے سوا سے بھی منقول کئے جاتے ہیں۔ اس لئے یہ نا قابل اعتبار ہیں اب کتب مغازی' تو انہیں واقدی نے لکھا ہے' امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹے ہیں اور ابن اسحاق کی کتابیں' اکثر اہل کتاب کی مرویات سے بھری ہوئی ہیں اور ان میں اصح روایات موجود نہیں اور بعض ذکر مغازی موسیٰ بن عقبہ کی ہیں اور کتب تفاسیر میں سے ایک کلبی کی کتاب ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ وہ شروع سے آخر تک کذب سے بھرپور ہے اور مقاتل کی کتاب اس سے قریب قریب ہے علامہ سیوطی فرماتے ہیں کہ ان میں سے کچھ صحیح کتابیں اور معتبر نسخے بھی ہیں جن کا حال ''الاتقان فی علوم القرآن'' کے آخر میں میں نے لکھا ہے اور مکمل تفصیل ''التفسیر المسند'' میں میں نے جمع کی ہیں۔ انتہیٰ

یہ اس کتاب کا آخری حصہ ہے: قال مؤلفہ رحمہ اللہ تعالیٰ: مانصہ

وعلقه مولفه عفا الله عنه فی یوم السبت خامس رجب سنة ثمانين وثمان ماته احسن الله عقبا ها بمحمد و آله آمین ۔

بمنہٖ و کرمہٖ: اس رسالہ کا ترجمہ آج ۱۴/ذی القعدہ ۱۳۸۴ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۶۵ء بروز پنجشنبہ صبح ساڑھے سات بجے ختم ہوا۔

مولیٰ تعالیٰ زادِ آخرت بنائے۔ آمین

المترجم: غلام معین الدین نعیمی غفرلہٗ